وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

الحمد لله والمنة که این کتاب سعادت انتساب سراپا خیر و برکات مجموعهٔ نجات آمنی

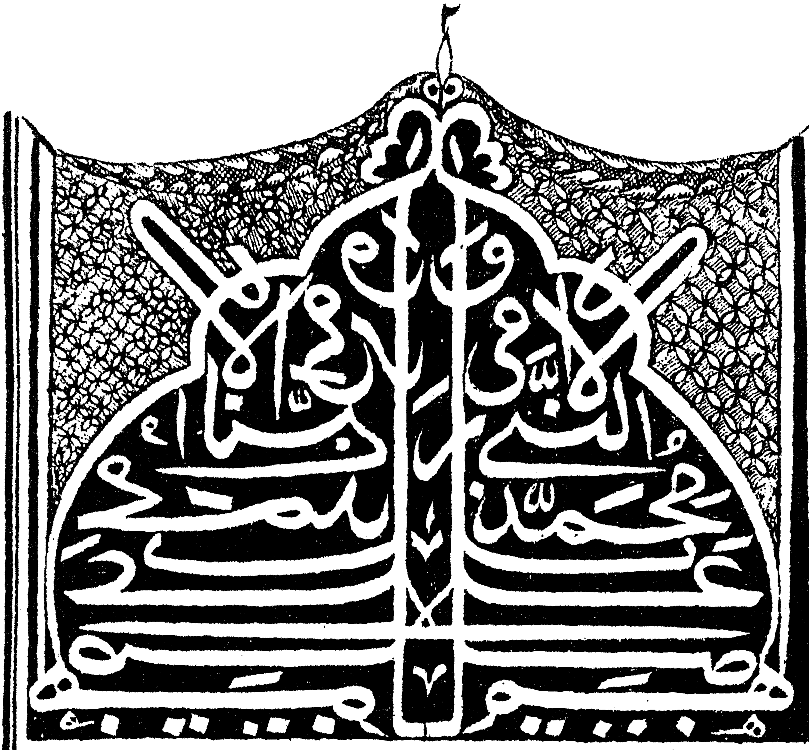
سفینة الحسنات ۱۳۰۸ھ

در

ذکر حمد و کائنات

از تالیفات جناب ماہر شریعت حقیقت آگاہ جناب قاضی مولوی محمد عبد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

طبع فی المطبع المفید العام الکائن فی بلدة آگرہ



نصلی علی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | رسولہ الکریم

حمد کے لایق وہی ہے ایک ذات — جسنے پیدا کی یہ ساری کائنات
بخشی رونق ارض کو اشجار سے — اور زینت دی شجر کو بار سے
چاند اور سورج کو بخشا اوسنے نور — رات اور دن کا کیا اوس نے ظہور
اور انجم سے فلک کو پر ضیا — صانع مطلق نے کیا کر دیا
دی اوسی نے باغ دنیا کو بہار — ہے اگر گل بوٹہ یا ہے نوکِ خار
ہے اوسی سے ساری دنیا کی نمود — جملہ عالم کا ہوا اوس سے وجود
ہے اوسیکی یاد ہمکو پر ضرور — ہے اگر ہم مین ذرا بھی کچھ شعور
حکم اوس کا مصلحت آمیز ہے — امر اوسکا محض خیر انگیز ہے
ہم رضا پر اوس کے سب راضی رہین — حکم جو فرمایا اوس پر ہم چلین

حمد و سپاس و منت بیقیاس اوس احکم الحاکمین و خالق آسمان و زمین کو سزاوار

ہے کہ جسکی قدرت بالغہ و حکمت کاملہ سے طبقاتِ افلاک بے ستون و تودۂ زمین
پانی پر بآرام و سکون برقرار ہے ونعتِ فراوان ومنقبتِ بے پایان اوس ذات
ستودہ صفات واجب التحیات کو لایق ہے کہ جسکی نور ہدایت ولمعاتِ رسالت
نے ظلماتِ کفر و ضلالت وتاریکی شرک وجہالت سطحہ عالم و عالمیانسے نیست ونابود
ومعدوم ومفقود کرکے راہ راست توحید وایمان وصراط مستقیم صدق وایقان
دکھلائی و مریضانِ معصیت وبیمارانِ ضلالت کو نوش داروے ایمان ومعجون
مفرح اسلام کہلاکر صحت کامل عطا فرمائی

غزل

نامِ مقدس آپکا ہر مرض کی شافی دوا — ہی شافعِ روزِ جزا اور دافعِ رنج و بلا
چہرہ مبارک آپکا صل علی بدر الدجی — روی منور آپکا نامِ خدا شمس الضحی
نورِ احد احمد ہوا احمد محمد ہوگیا — اک میم کے پردے مین آمشہو خود کو یون کیا
تعریف میری شاہ کی توصیف ہی اسد کی — کیا شان ہے اوس شاہ کی ہو جان و دل اوسپر فدا
باغِ نبوت کے شجر نخلِ رسالت کے ثمر — بحرِ شفاعت کے گہر مقبول درگاہِ خدا
سروِ ریاضِ دلبری شمشاد باغ بہتری — از ہر دو عالم بہتری مطلوبِ ذاتِ کبریا
حقنے تمھین کی مرحمت و نو جہانکی سلطنت — قبضے مین ہی ہر شش جہت ای سرورِ ہر دوسرا
نامِ محمد یاد کر ہر غم سے دل آزاد کر — دارِ بقا آباد کر سن لے دلا کہنا میرا
اکسیر کی گر ہے ہوس تجھکو ہوس بو الہوس — خاکِ درِ اقدس کی بس اکسیر ہے اور کیمیا
محبوب جسکو رب کہے منظور سب کہنا کرے — اوسکا کہا کب ٹل سکے ہے حکم نافذ جابجا
اوسکی صفت حافظ ہو کب صاف ہو جسکا کہ سب — یا رب تمنا ہی یہ اب اوس در کا کر مجھکو گدا
نزولِ رحمت خالق ہو لاتعد ولاتحصے — بروحِ سیدِ کونین وسرورِ دوسرا

کیونکہ ہی بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام	مومنون باہم پڑھیو تم الصلوٰۃ والسلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحٰبِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اے غلامانِ درگاہ احمدی و اے خادمانِ بارگاہِ محمدی ورد درود باعث بہبود کونین و سبب کشود مقصد دارین ہے اور فضائل وعظمت اوسکے کلام رب العزت وحدیث جناب رسالت مآب واقوال بزرگان دین وملت سے تحقق وثابت ہے اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کلام مجید وفرقان حمید مین فرماتا ہے اور گدایانِ آستانہ فیض کاشانہ نبوت کو حکم سناتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنے اللہ اور فرشتے درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی درود اور سلام بھیجو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حدیث شریف مین آیا ہے روایت کی امام احمد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا ابن عمر نے کہ جو درود بھیجے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رحمت نازل کرتا ہے اللہ تعالی اوس پر اور فرشتے لکھتے ہین اوسکے واسطے ستر رحمتین نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور بزار اور طبرانی نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار اللہ تبارک وتعالی رحمت نازل فرماتا ہے اوس پر دس بار اور دس گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اور دس درجے بہشت مین اوسکے لئے بلند کیئے جاتے ہین اور قرب الٰہی اوسکو حاصل ہوتا ہی محمد بن سلیمان نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ

وسلم جو امتی اپکا آپکی اوپر درود بھیجتا ہے تو بعوض اوسکے ستر ہزار فرشتے اوسپر
درود نہ بھیجتے ہین اور جس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجین وہ بیشک جنتی ہے۔
بزار و طبرانی معجم کبیر واوسط مین روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم نے کہ جو کوئی درود بھیجے مجھپر اور کہے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ
عِنْدَكَ فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اوسکی شفاعت مجھپر واجب ہوتی ہے اور تکمابی نے نیشاپوری سے
روایت کی کہ عطا نے فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو تین مرتبہ صبح اور تین
مرتبہ شام کو پڑھے سب گناہ اوسکے بخشے جائین اور ہمیشہ وہ خوش رہے اور دعا
اوسکی قبول ہو اور مرادین اوسکی برآوین اور دشمنون پر فتحیاب ہو اور بارگاہ
اللہ تبارک و تعالی سے اوسکو توفیق خیر دیجاوے اور رفیق ہو وہ شخص بہشت بین
مین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ درود مقدس یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
فِی النَّبِیِّیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ
الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ دارقطنی نے افرادین اور ابن بخاری نے اپنی تاریخ مین
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا مین حضور
اقدس مین حاضر تھا کہ ایک شخص حاضر دربار انور ہو کر تسلیم بجالایا جناب رسالت
مآب نے بنظر بندہ نوازی و کرم گستری اوسکو برابر پہلوے مبارک کے جگہدی
جب وہ شخص عرض و معروض کر کے رخصت ہوا تو حضور اقدس نے فرمایا کہ
یہ وہ شخص ہے کہ ثواب اسکے عمل کا تمام اہل دنیا کے ثواب کے برابر ہے جناب
صدیق اکبر نے وہ عمل آپسے دریافت کیا کہ کون عمل ہے یا رسول اللہ اپنے

فرمایا کہ یہ شخص بوقت صبح دس مرتبہ یہ درود پڑہا کرتا ہے اور یہ درود مانند درود سب خلق کے ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ كَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ کذا فی الدر المنثور اقوال بزرگان دین وتابعان ملت متین فضائل درود شریف مین بہت صادر و وارد ہین منجملہ اونکے ایک حکایت یہ ہی شیخ مجد الدین شیرازی صاحب قاموس اپنے جامع مین اور امام غزالی احیاء العلوم مین اور مولانا جمال الدین روضۃ الاحباب مین کسی بزرگ سے اور تاج الدین فاکہانی شیخ صالح سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا شیخ صالح موسی ضریر نے کہ مین ایک جماعت کے ساتہہ دریاے شور مین جہاز پر سوار ہوا تہا ناگاہ ہوائے مخالف چلی اور طوفان آیا اور جہاز تباہی مین آیا اہل جہاز زندگی سے ناامید ہوکر گریہ وزاری کرنے لگے اور شور واے ویلا بلند ہوا ایسی حالت مین مجہکو غنودگی ہوئی اور مین سو گیا دیکہا مینے جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو کہ فرماتے ہین مجہسے کہ درود صلوۃ تنجینا ہزار مرتبہ معہ اپنے رفقا کے پڑہ اسکی برکت سے نجات پاؤگے مین بیدار ہوا اور اپنے ہمراہیونسے کہا کہ یہ درود پڑہو ہم سب ملکر تین سو مرتبہ پڑہ چکے تہے کہ طوفان مٹ گیا ہوا موافق ہوئی اہل جہاز امن وامان مین آئے علاوہ ازین یہ درود اکثر مشکلات کے حل کرنیکو اکسیر اعظم ہے

نظم

بارِ غم سر سے لے اوتار درود	بے قرارون کو دے قرار درود

آفت و محنت و مصیبت مین | مونس و یار و غمگسار درود
وقت حاجت کے جو پڑے اسکو | بگڑی حالت کو دے سنوار درود
برگ ریزی ہو نخل عصیانکی | ہے خزان کے لئے بہار درود
نور توحید اوسکو حاصل ہو | جو کرے صدق سے شعار درود
ہو زیارت نصیب حضرت کی | جو پڑھے لیل اور نہار درود
بخت بیدار جنکے ہوتے ہین | پڑھنا کرتے ہین اختیار درود
مومنون بس رہو سدا کرتے | نام حضرت پہ تم نثار درود
ایخدا دمبدم تو نازل کر | روح اقدس پہ بیشمار درود

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصی | بروح سید کونین و سرور دوسرا
مومنو باہم پڑھو تم الصلوٰۃ والسلام | کیونکہ ہی بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

اے عاشقانِ روی رسالت وای فدایانِ چہرۂ نبوت مادہ تمام نیکی و درجات واصل جمیع ثواب وحسنات اور بلندی مراتب وارتفاع مناصب وروشنی ایمان ورضامندی خالق دو جہان منحصر موقوف اوپر محبت و فرمان برداری اور اطاعت وجان نثاری رسول الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین وسیلتنا فی الدین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور آبروے کونین وسرخ روئے دارین اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی فرمان برداری پر مقرر کی ہے اور آپ کے فرمان بردار اور تابعدار کو اپنا دوست فرمایا ہے قولہ تعالیٰ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنے اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو فرمان داری

اور تابعداری کرو تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوست رکھے گا تمکو
بسبب اطاعت رسول کی اللہ تعالی اور بخشیگا گناہ تمہارے غور کرو اس عظمت
اور عزت کو کہ خداوند کریم کو دوست بنانا اور خود اللہ پاک کا دوست بنا موقوف
ہے آپکی فرمان برداری اور تابعداری پر اور فرمان برداری بدون محبت
دلی اور خلوص قلبی کے ممکن نہین اور ہرگز نہین ہو سکتی اور جناب رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ جب تک مجھکو اپنی جان اور اولاد اور
املاک سے عزیز اور دوست نرکھے ایمان اوسکا کامل نہین تو معلوم ہوا کہ
اصل ایمان ورضامندی وخوشنودی رحمان محبت سرور دوجہان ہے
اب جو امت کم ہمت امور خلاف شرع اور کاروبار ناسزا اور دیدہ ودانستہ
نافرمانی اور سمجھ بوجھ کر حکم عدولی مین مبتلا ہین تو اوسکا سبب یہی ہے کہ اون
لوگون کو آپسے محبت اور عشق نہین ہے اگر محبت ہو تو کبھی نافرمانی اور حکم
عدولی نکرین کیونکہ عاشق خلاف مرضی معشوق کے کبھی کوئی کام نہین کرتا ہے
اور ہر وقت اوسکی رضامندی اور مہربانی کا امیدوار رہتا ہے اور نکم عدولی
سے ڈرتا ہے کہ مبادا محبوب ناراض ہو جاوے اور اوسکی ناراضی سے لطف
زندگی بگڑ جاوے بخیال وصال یار تمام عمر اوسکی فرمانبرداری اور تابعداری مین
مصروف رہتا ہے اور اپنی خوشی کا کام کہ جسمین یار ناراض ہو نہین کرتا
اگر بمقتضاے بشریت کوئی نافرمانی ہو بھی جاوے تو منت وزاری اور خوش
آمد ولاچاری پیش یار ظاہر کرکے اقرار کرتا ہے کہ یہ قصور معاف ہو آیندہ پھر
ایسی حرکت نکرونگا کہ تو مجھسے ناراض ہو اے اتقیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ذرا اپنے حال کو دیکہو اور افعال کیطرف خیال کرو کہ ہر امور مین کسقدر نافرمانی
اور حکم عدولی کرتے ہو مثلا جب تمکو شادی یا عقیقہ یا ختنہ یا کوئی اور کام کرنا
منظور ہوتا ہے تو کبہی حکم خدا اور رسول نہ دریافت کروگے اور جو اپنے دل
مین آویگا وہ کروگے خواہ اوسمین ایمان جاوے یا رہے اور اگر کوئی شخص منع
کرے تو اوسکا جواب یہ دیتے ہو کہ ہمارے بزرگون سے یہی رسم چلی آتی ہے
اگر ہم ایسا نکرین تو برادریکے لوگ طعنہ دین بستی کے لوگ ہسین اور بیٹا بیٹی
ماہن کا کیا ارمان نکلا ناچ رنگ بہی کرینگے منڈا بہی باندہین گے کنگنہ سہرا بہی
لٹکاوینگے اُبٹنہ تیل بہی چڑہاوینگے مہدی زیور بہی لڑکیکو پہناوینگے لگن بہی
لئے جاوین گے عورتین محلہ کی اور برادریکی جمع ہوکر ڈہول بجا گیت بہی گاوینگی
اور بازار اور گلی کوچہ مین برات کے ساتہہ گیت گاتی پہرینگی سبحان اللہ ماہن
بیٹی جورو راستے مین گیت گاتی پہرین اور باپ بیٹے بہائی خداوندکو غیرت اور شرم
نہ آوے اور علاوہ ازین بڑا ظلم یہ کرین کہ اگر خداوند کریم اولاد دیوے تو کیا
عمدہ اوسکا شکر ادا کرینگے کہ برہمن کو بلا کر اوسکی قسمت اور نحوست دریافت کرین
اور نام اوس سے دریافت کرکے رکہین اور دریافت کرین کہ یہ اولاد ہمکو مبارک
ہی یا منحوس افسوس صد افسوس دین محمدی مین ایسی تنگی اور ضعف آگیا کہ مسلمان
نام رکہنے کی بہی لیاقت نہین رکہتے اور برہمن جو اوس بچے کی نسبت کہدے
اوسکو حق سمجہہ کر یقین کرلین اور یہ ہرگز خوف نکرین کہ ان باتون سے ایمان
جاتا ہے غیب کی بات سواے خدا کے کوئی نہین جانتا اللہ تعالی خود فرماتا ہی
لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ یعنے غیب کی بات کوئی نہین جانتا سوای خداوند کریم

کی اور علاوہ ازین جسقدر رسومات ہنود و مشرکین ہین بیخوف و خطر اوسمین
ایسے شریک ہوجاتے ہین بلکہ خود کرتے ہین گویا کچھہ پرہیز ہی نہین اور نہ اوسکی
شریعت محمدی مین ممانعت ہی نماز و روزہ حج و زکوۃ تلاوت قرآن شریف صحبت
علماء تعلیم اولاد اداے حقوق سے ایسے غافل و بیخبر کہ گویا کبھی سنا ہی نہین
ماشاء اللہ کیا ایمان ہی اور کیا اسلام ہے کہائین کسکا اور گائین کسکا بندہ خدا
وامت رسول اللہ کہلائین اونکا حکم نمانین اور رسوم دشمنان دین کی اداکرین
برادری کے خوف سی خدا و رسول کو ناراض کرکے اپنی عاقبت خراب کرین
اور پیسہ برباد کرین کیا خدا اور رسول کے حکم کی قدر و منزلت برادری یا خواہش
دلی سے گئی گذری ہوگئی کہ جو دل مین آیا وہ کرنیکو مستعد اور طیار ہوگئی دل
مین خیال گذرا کہ شراب پینا چاہیئے یا چوری کرنا یا زنا یا دغا فریب جعل سازی
جھوٹی گواہی کسیکا نقصان دو آدمیون مین فساد کرادے نماز و روزہ حج و زکوۃ
جو حکم خداوند کریم ہے ادا نکرنا چاہیے اور ممنوعات شرعیہ سے پرہیز نکرنا چاہیے
اور جنکے ادا کرنیکا حکم ہے وہ ادا نکرنا چاہیے یہ سب کام بموجب خواہش دلی اور
ارادہ قلبی کے کرنیکو مستعد ہوجاتے ہین ورنہ کوئی تمسے جبراً یا قہراً تو کراتا نہین
اپنے دل کی خوشی سے کرتے ہو تو اب اپنے دل مین انصاف کرنا چاہی کہ ہم
بندے اور امت اپنے دل کے ہین یا خدا اور رسول کے اگر بندہ خدا و امت
رسول اللہ ہوتے تو بموجب اونکے حکم کے عمل کرتے اور رسومات کفار اور
جاہلون کی کہ جنکے کرنے کو اپنا دل چاہتا ہے ورنہ کفار کی جانب سے کچھہ
تقاضا تو ہے نہین ہرگز نکرتے اللہ اکبر یہ غفلت اور بے پروائی کہ بالکل ہوا

پرستی اختیار کرلی اور خداپرستی چھوڑ دی یہ امر قابل غور و تامل ہے کہ مؤذن
پانچون وقت باآواز بلند اذان کہتا ہے اور حکم خداوند جل علی سے آگاہ کرتا ہے
کہ اے امتیان محمدی واے کلمہ گویان احمدی وقت حاضری دربار خالق
زمین وآسمان مالک دوجہانکا آیا ہے دربار معلے و بارگاہ عزوعلا مین حاضر ہوکر
تعمیل حکم بجالاؤ کچھہ خیال وپروا انکے کے جدہر دل چاہتا ہے چلے جاتے ہین یا
اپنی دنیا کے کام مین مشغول رہتے ہین یا گنجفہ چوسر بیٹھے کھیلا کرتے ہین اور
یہ بھی خیال نہین کرتے کہ یہ کسکا حکم ہے اور کسکو سنایا جاتا ہے افسوس صد افسوس
اگرا دنے حاکم دنیا طلب کرے سب کاروبار ضروری چھوڑ کرا وسیوقت بہاگے
جاوین شہنشاہ دوجہانکا نقیب اداے نماز کے واسطے طلب کرے منہہ موڑ کر
چلے جاوین اور پھر آپکو امت رسول اللہ اور بندۂ حق جل علا سمجھین یہ سراسر
خیال خام اور تصور بیہودہ ہے اور مالک سے سرکشی وانحراف ہی اس موقع
پر ایک مثال لکھی جاتی ہے تا اسکو سنکر کچھہ نیک وبد سمجھین اور خداوند کریم سے
توفیق طلب کرین مثلاً ایک آدمی کے دو بیٹے ہین ایک فرمان بردار اور ایک بداطوار
فرمان بردار کو باپ جو حکم کرتا ہے فوراً وہ بسروچشم بجالاتا ہی اور بداطوار کو
جو بات کہ اوسکے حق مین بہتری کی ہو کہتا ہے تو وہ منہہ پہیر کر چلا جاتا ہی تو اب
انصاف سے کہو کہ باپ کس بیٹے سے راضی وخوش ہوکر اپنے مال ومتاع کا مالک
وارث کرے گا نافرمانکو یا فرمان بردار کو

حق کا پیارہ ہے وہی جو تابع فرمان ہی	اوسکا حامی ہر جگہہ ہر حال مین رحمٰن ہے
جو اوامر اور نواہی شوق سے لاوے بجا	اوسکو دیگا حق تعالی جنت الماوی مین جا

کیون نہین لیتا ہی جنت مفت ملتی ہی یہان
جو دئی حق نے تجھے یہ عضو یعنے پاؤن ہاتھہ
یہ دے حق نے تجھے تو کار دین کرتا نہین
جو کہ دیتا ہی اوسیکی چیز اوسکے کام مین
پھر بھلا کیا دوگے اسکا حق تعالی کو جواب
ایسی بدمستی و غفلت اور شرارت مت کرو
تو خدا سے پھر کے جائیگا کدہر آخر بتا
کیا خدا کے حکم سے ابتک نہین تجھکو خبر
انبیا کو حق نے بھیجا اور بھیجی کیون کتاب
انبیا دکھلا کے رستہ اور کتاب حق سنا
آپ کر سنتے نہین تو اوسمین ہی کسکا زیان
دین اپنا سب کیا برباد تمنے اے میان
یہ نماز پنجگانہ رونق اسلام ہے
حق تعالے نے کیا پہلے اسیکا اہتمام
توڑ ڈالا تونے سب یہ انتظام انبیا
یعنے کلمہ تو پڑہا اور دین کی شرطین ادا
آپکا کلمہ پڑہین اور حکم کو دیوین اوڑا
امتی ہونیکا دعوے کب بجا ہی آپکا
آپ تو بندے ہین دل کے دل نے جو تمسے کہا

ہو وہی ہے کیا خرچ تیرا مال و زر اسمین میان
کار دین مین کام دیتے ہین یہی ای نیک ذات
کچھہ تو کر انصاف دل مین ایسا ہوتا ہی نہین
صرف مین لاوین نہین اور خرچ بیموقع کرین
سوچئے دل مین ذرا انصاف کیجئی ای جناب
گو پرائی اپنی پاتون آگ سی تم مت بھرو
کیون بھلا دشمن ہوا ہی جانکا ای بیوفا
انبیا آئے کتابین لائے کیون ای بیہنر
تاکہ تبلادین تمہین راہ صواب و ناصواب
کر گئے خدمت کا حق اپنے سر سے وہ ادا
ہی تمہارے حق مین بد لیکن تمہین ہی کب گمان
رونق دین نبی کو میٹ کے بیٹھے ہو یہان
جسنے چھوڑا اوسکو گویا میٹا دین کا نام ہی
اپنے نبیونکے وسیلہ سی کیا یہ انتظام
دوستی کا کرکے وعدہ دشمنی کرنے لگا
جسکی نسبت حکم ہے لاوے نہین ہرگز بجا
امتی ایسا ہی کرتے ہین کہ جو تمنے کیا
امتی وہ ہی جو حضرت نے کہا اوسپہ چلا
وہ کرو کے منع اوس سے گرچہ حضرت نی کیا

پہر بہلا کیا عزت حکم نبی اسمین رہی
کچہہ رضامندی حضرت اور حق کا کچہہ خیال
یہ علامت غافلو ہرگز نہین اسلام کی
نام سے چلتا نہین ہے کام ہرگز صاحبو
کاہلی اور جاہلی اور دل پرستی دور کر
تا عذاب گور و محشر سے ملے تمکو نجات
ورنہ ہوگی دیکہنا مٹی تمہاری پہر خراب
ہو چکا رستہ خطا کا اور رضا کا حافظا

کام وہ کرتی ہو جسمین دل تمہارا ہو خوشی
کچہہ بہی آتا ہے تمہین دیکہو ذرا تم اپنا حال
یہ مسلمانی تمہاری ہے فقط اک نام کی
صرف یہ دہوکا ہی نادان نیکی مت برباد ہو
بندہ خالق بنو اور امت خیر البشر
دیکہنا بازار محشر مین نجانا خالی ہاتہہ
کچہہ نہ دیکہوگے سوائے قہر خالق اور عذاب
خوب روشن جو نشانی وہ ہوا حق سی جدا

حق تبارک و تعالی نے آپکے فرمانبرداری کی تاکید کلام مجید مین فرمائی ہے وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا یعنے جو کچہہ کہ دیوے تمکو رسول تو لیلو اوسکو یعنے جو حکم کرین وہ منظور کرو اور جس باتسے منع کرے تمکو اوسکو چہوڑدو یعنے وہ مت کرو اور نافرمانی خداوندکریم کو نہایت ناپسند ہے شیطان باوجودیکہ اسقدر مقرب تہا ایک نافرمانی کے سبب مردود ہوگیا اور بارگاہ معلے سے نکالا گیا اور نافرمانی اوسنے یہ کی کہ خداوندکریم نے اوسکو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کر شیطان نے انکار کیا اور آدم کو سجدہ نکیا اب یہ مقام غور و فکر کا ہے کہ بسبب سجدہ نکرنے حضرت آدم کے ایسا معزز و مقرب جلیل القدر معلم الملکوت کو بیعزت و ذلیل کرکے اور اپنی بارگاہ سے نکال کے رسوائی دارین کیا اور بروز قیامت داخل جہنم معہ اپنے توابع کے کیا جاویگا بہلا جو لوگ باوجود حکم اور تاکید شدید کے خداوندکریم کو سجدہ نہین کرتے اور مالک کے آگے سر نہین جہکاتے اونکا کیا حال ہوگا اے بندگان خدا اپنے مالک

کی نافرمانی کرکے خودکو مستحق وبال سخت کامت کرو دیکھو حضرت آدم نے ایکنافرمانی کی تھی باوجود مرتبہ نبوت و درجہ رسالت کے اور تمام انبیا اور اولیا اور غوث وقطب سب اونکی اولاد سے ہین جنت سے نکالے گئے لیکن حضرت آدم علیہ السلام اپنے قصور پر نادم وپشیمان ہوئے اور سالہاسال بارگاہ خداوندکریم مین عاجزی ومنت وزاری کرتے رہے بسبب عاجزی اور ندامت کے خداوندکریم نے خطا اونکی معاف کی اور درجہ قبولیت وبرگزیدگی عطا کیا اور ابلیس لعین اپنے گناہ پر پشیمان ونادم نہوا بلکہ اوترتکبر کیا آجتک مردود وملعون ہے اور قیامت تک رہیگا اسیطرح ہمسے بھی اگر بمقتضاے بشریت گناہ یا نافرمانی مالک کی ہوجاے توہمکو سنت اپنے دادا یعنی حضرت آدم کی کرنا چاہیئے کہ پشیمان ونادم ہوکر توبہ کرین نہ مثل شیطان کے سرکشی ونخوت کرکے خودکو ہلاکت مین ڈالین رباعی

سجدہ نہ کیا حضرت آدم کو اس لئے	ابلیس دیکھو راندۂ دربار ہوگیا
اب جوکہ آگے حق کے جھکاوے نہ اپنا سر	ابلیس کا بھی یار وہ سردار ہوگیا

اب کسیقدر حالات محبان رسول اکرم وعاشقان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بگوش جان سننا چاہیے اور ایام گذشتہ کا افسوس کرکے آیندہ کوچۂ محبت مین قدم رکھکے سعادت دارین حاصل کرنا چاہیے حکایت حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالی عنہ امیہ کے غلام تھے جب اونہون نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے محبت کرنے لگے امیہ اونکا دشمن ہوگیا اور اونکو گرم ریت پر لیٹا کر اسقدر کوڑے مارتا کہ بیہوش ہوجاتے اور جب ہوش مین آتے تو اونسے کہتا کہ اسلام سے پھر جا اور حضرت کی خدمت مین مت جایا کر ورنہ اسیطرح تکلیف ومصیبت

سے تجھکو ہلاک کرونگا حضرت بلال فرماتے ایک جان کیا اگر سو جان ہوون رسول اکرم کے قدمون پر نثار کردون اور حضرت اور اسلام سے نہ پہرون الغرض امیہ بہی عذاب اونپر کرتا رہا اور طرح طرح کی تکلیفین دیتا رہا آخر الامر جناب صدیق اکبر سے تکلیف و مصیبت اونکی دیکہی نہ گئی امیہ سے اونکو خرید کر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش کردیا دیکہو اونکو آپکی محبت کا نتیجہ بارگاہ الٰہی سے کیا نصیب ہوا کہ اذان غلط اونکی مقبول تھی اور قصہ اذان کا یہ ہے کہ بعض اصحاب رسول اللہ نے حضرت بلال کو منع کردیا کہ اذان تمہاری غلط ہے مت کہا کرو حضرت بلال نے اذان کہنا موقوف کردیا حضرت جبرئیل بحکم رب جلیل حضرت کی خدمت مین تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے کہ کیا سبب ہے جو آواز اذان بلال عرش پر نہین آتی یہ قبولیت اذان بلال دیکہکر سب لوگ اپنی حرکت اور جرات پر نادم و پشیمان ہوئے اور سوای حضرت بلال کے کسیکی مجال نہ تھی کہ اذان کہے وقت سکرات موت کی حضرت بلال سے اونکی بی بی نے کہا کہ افسوس اسوقت تمکو نہایت تکلیف ہے اور بڑی سختی کا وقت ہے حضرت بلال نے کہا یہ بڑے عیش و نشاط کا وقت ہی کہ اب تھوڑی دیر مین جناب رسالت مآب کی حضور مین پہونچونگا اور دیدار آپکا اور آپکے یارون کا نصیب ہوگا جنگ احد مین عمر بن معاذ شہید ہوئے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونکی والدہ پاس برسم تعزیت تشریف لے گئے اور ماتم پرسی کرکے اونکی تسلی و تشفی کی اونکی والدہ نے کہا یا رسول اللہ آپکو خداوند کریم صحیح و سلامت لایا مجھکو بیٹے کا کچھ غم نہین سبحان اللہ کیا غلبہ محبت ہی کہ آپکی سلامتی کو بیٹے کی شہادت پر

مقدم کر کے کچھہ غم نکلیا حکایت ابن عساکر نقل کرتے ہین کہ ایک یہود کے پاس
ایک گدہا تھا آپنے اوس سے نام دریافت کیا اوسنے کہا کہ میرا نام یزید بن
شہاب ہے اور خداوند کریم نے میری نسب مین ساٹھہ گدہے پیدا کئے اور وہ
سب انبیا علیہم السلام کی سواری مین رہے اب اوس نسل سے صرف مین باقی
ہون اور نبیون مین حضور امیدوار ہون کہ حضور اپنی سواری مین مجھکو سرفراز فرماوین
آپنے منظور فرمایا اور نام اوسکا یعفور رکہا اور جب یہود کے پاس تہا اوسکو سوار نہ
ہونے دیتا اور ٹیک دیتا یہود اوسکو مارتا اور دانا چارہ ندیتا جب حضور مین
آیا خوش ہوگیا اور اگر حضرت کو کسیکا بلانا منظور ہوتا تو اوسکو بہیجتے وہ جاکر
اوس شخص کے دروازہ سے سر رگڑتا جب وہ گہر سے باہر آتا تو حضرت کی طرف اشارہ
کرتا اور بلالاتا جس روز آپکی رحلت ہوئی غم واندوہ سے کنوین مین گرکر مرگیا
اور آپکی مفارقت کی تاب نہ لاسکا بروایت معتبر ثابت ہے کہ مسجد مین منبر نہ تہا
حضور ستون مسجد سے تکیہ لگاکر خطبہ پڑہا کرتے تھے جب نمازی بکثرت ہوئے
تو منبر بنایا گیا تا حضور منبر پر خطبہ پڑہین جسوقت آپنے منبر پر قدم مبارک رکہا
ستون حنانہ آپکے درد مہاجرت اور غم مفارقت سے بآواز بلند رونے لگا آپنے
سبب رونے کا پوچہا ستون نے عرض کیا کہ حضور تکیہ مجہپر لگاتے تھے مجہکو تفاخر
دارین حاصل تہا اب بسبب منبر کے مین اس عظمت سے محروم ہوا حضور نے اوسکو
اپنے سینے مبارک سے لگایا اور اوسکی تسلی وتشفی کماحقہ کی اور فرمایا آپنے کہ
اگر مین اسکی تسلی نکرتا تو یہ قیامت تک ایسا ہی رویا کرتا یارو چوب خشک کو
آپسے یہ محبت اور حمار بے زبان کو آپکی سواری کی یہ رغبت اور آپکی مفارقت اور

اور مہاجرت کی یہ کلفت کہ مرگیا اور زندہ نرہا افسوس بر حال امت کہ حکم آپکا بالکل نہ سنین اور نافرمانی کرین اور آپکو امت کے حال پر یہ شفقت اور امت کو آپسے یہ غفلت کہ بالکل حکم نمانین اور اگر کوئی کہے تو یہ جواب دین کہ بال بچے پیٹ وتن سے فرصت نہین کیونکر کرین جناب آپ پر پڑی نہین وگرنہ آپ بہی سب بہول جاتے غرض اسطرح کے حیلے حوالے کرکے نعمت دین سے محروم رہین صحبت علما سے دور بہاگین اولاد بے تعلیم رکہین نماز روزہ حرام حلال نہ سکہائین ؂

کام مین دین کے سدا سستی کرو ۔ کار دنیا مین پہنسے ہردم رہو
اور سمجھو پائی جو تمنے حیات ۔ کہانے پینے سے ہے بہتر کون بات
بس سدا روزی خدا سے لیجئے ۔ مال و دولت خوب حاصل کیجئے
اور جو اعضا کے حق نے عطا ۔ اوسنے لیجئے کار دنیا بس سدا
عقل اور ادراک جو ہمکو ملا ۔ کار دنیا تا رہے اپنا بنا
نفع اور نقصان سوچو دنیوی ۔ گو تباہ ہو کار و بار اخروی
حق نے جو رستہ بتایا دین کا ۔ اوسکو گر سیکہین تو ہمکو نفع کیا
کام مین دنیا کے آجاوے فتور ۔ کار دین کیونکر کرین اے ذی شعور
بال بچے ساتہ ہین اور پیٹ وتن ۔ پرورش انکی ہے صاحب بس کٹہن
ہے پڑی جس پر وہی ہے جانتا ۔ آپ پر گذری نہین اے پیشوا
ورنہ جاتے بہول تم بہی دین کو ۔ اور سب اسلام کے آئین کو

جواب

ہے سراسر لغو تیرا یہ سخن ۔ اہل دین کا کیا نہین ہے پیٹ وتن

وہ بھی ہے محتاج آب و نان کا | بال بچے خانگی سامان کا
سبکی خدمت وہ کرے اور حق ادا | خدمت معبود بھی لاوے بجا
اوس سے کیونکر ہوتے ہین یہ دونون کام | یعنے دنیا اور دین کے سب تمام
پر تمہین دہوکا دیا شیطان نے | چھوڑ رکھا ہے تمہین رحمن نے
سب سمجھ اولٹی تمہاری ہوگئی | عمر غفلت مین تمہاری کھوگئی
کچھہ نہ سمجھی زندگی کی قدر کو | مفت کھویا ہائے تمنے عمر کو
یہ ملی تھی تاکما لو آخرت | اور کرلو کاروبار عاقبت
سو کمائی تمنے دنیا کھوکے دین | کیا سمجھ ہے واہ واہ صد آفرین
جوکہ خالص زر تھا اوسکو کھو دیا | مال کھوٹا باندہ لیکے خوش ہوا
کب چلے بازار محشر مین یہ مال | یہ تو ہوگا جان کا تیرے وبال
یہ تو مارا جائیگا منھہ پہ تیرے | اور مصیبت لائیگا سر پر تیرے
اب بھی جو باقی ہے اوسمین کرلو کام | ہے سویرا اور نہ پھر آتی ہے شام
چشم و گوش و دست و پا عقل و حواس | سب چلیجاوینگے ہوگا کچھہ نہ پاس
اک فقط بیچارگی رہجائیگی | وہ تجھے ہر بات کو ترسائیگی
وہ بھی ہوگی ایک روز آخر فنا | لیجئے بس ہو چکا دور بقا
آج اون کی ہوچکی ٹرکے تمام | چلدئے چپکے نہ نکلا کچھہ کلام

نزول رحمت خالق ہو لاتعد ولاتحصے | بروح سید کونین و سرور دوسرا
مومنو باہم پڑہو تم الصلوۃ والسلام | کیونکہ ہے یان ذکر پاک حضرت خیر الانام

راویان اخبار و ناقلان آثار نے لکھا ہے کہ اللہ تبارک و تعالے نے جب آپکا نور

کرامت ظہور پردۂ غیب سے بمنصۂ شہود جلوہ گر فرمایا تو وہ نور فوراً مثل ستون بلند
ہوکر پردۂ عظمت تک پہونچا اور سربسجود ہوکر الحمد للہ کہا خطاب بارگاہ رب سے
آیا لِذٰلِکَ خَلَقْتُکَ وَسَمَّیْتُکَ مُحَمَّدًا وَمِنْکَ اَبْدَءُ الْخَلْقَ وَبِکَ اَخْتِمُ الرُّسُلَ
یعنی اسیواسطے پیدا کیا مینے تجھکو اور نام رکھا مینے تیرا محمد ابتدا کرونگا خلق کی تجھسے اور
انتہا کرونگا انبیا کی تجھپر روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے
دریافت کیا کہ حضور کو منصب رسالت و رتبہ نبوت کب سے حاصل ہے فرمایا جب خداوند
کریم نے عرش بنایا اور آسمان و زمین پھیلایا اور اوٹھانیوالونکی دوش پر عرش
عظیم رکھا اوسوقت ساق عرش پر قلم قدرت سے لکھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ ایکبار اصحاب کبار نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ
کسوقت سے پیغمبر ہین فرمایا کہ جب آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنے آدم
علیہ السلام پیدا بھی نہین ہوئے تھے اور مین نبی تھا پھر خداوند کریم نے اوس نور
کرامت ظہور سے چار حصے لیکر ایک سے عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے لوح
چوتھے سے قلم بنایا اور حکم فرمایا قلم کو کہ لکھہ قلم یہ خطاب سنکر ہیبت سے
ہزار برس تک کانپتا رہا پھر عرض کی قلم نے کہ کیا لکھون پروردگار میرے حکم ہوا
لکھہ توحید میری قلم نے لوح پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھا پھر حکم ہوا کہ لکھہ دستور العمل
اور روزنامچہ سب امتونکا اسطرح پر کہ اولاد آدم سے جو فرمان برداری و تابعداری
حکم احکم الحاکمین کی کریگا بہشت مین جاویگا اور جو سرکشی اور نافرمانی کریگا
وہ جہنم مین ڈالا جاویگا القصہ قلم بموجب ارشاد جناب رب العباد یہی مضمون
تمام انبیاء علیہم السلام کی امت کی نسبت برابر لکھتا چلا آیا جب نوبت امت

بابرکت محمدیہ کے لکھنے کی آئی قلم نے لکھا کہ امت محمدی سے جو کام نیک کریگا بہشت پائیگا اور جو نافرمانی کریگا چاہتا تھا قلم کہ لکھے دوزخ مین جاویگا کہ ناگاہ بارگاہ جلیل سے خطاب ہوا کہ ادب کر اے قلم ادب کر اے قلم یہ خطاب باعتاب سنکر ہیبت سے پھٹ گیا اور دست قدرت سے اوسمین قط لگا اور حکم ہوا لکھہ اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ یعنے امت گنہگار ہے اور خداوند کریم بخشنے والا اور غفار ہی اے امتیان گناہگار بدل وجان فرمان بردار حکم کردار و شکر گزار جناب سید ابرار رہو کہ بدولت آپکے خداوند کریم کس شفقت و رحمت سی تمپر بشان رحمت رحیم وکریم ہے موسی علیہ السلام کو باوجود عظمت نبوت و حرمت رسالت کے فرماتا ہے لَنْ تَرَانِیْ ہرگز نہ دیکھہ سکھیگا تو اور تمکو باوصف کثافت معصیت کے خطاب باصواب فرماتا ہی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ دعا مانگو تم مجھسے قبول کرونگا مین آدم علیہ السلام کو بسبب ایک خطا کے بہشت سی نکال دیا اور تمکو باوجود کثرت اور ہزارون معصیت کے داخل بہشت کریگا بطفیل و تصدق اپنے حبیب کی

کس منہہ سی کرین حمد خداوند دو عالم — امت مین کیا اونکی جو ہین سب سی معظم
اس عزت و توقیر کے قابل تھے کہان ہم — صدقہ یہ اونہین کا ہے ہوئے ہم جو مکرم
مالک سی خطائین سبھی بخشائین ہماری
کیا شان الوالعزم ہی واللہ تمہاری
اے امت احمد تمہین کس بات کا ڈر ہے — مالک تمہین بخشیگا یہ تحقیق خبر ہے
اب بار سی عصیان کی ہمین کون خطر ہے — جب طالب و مطلوب کی رحمت کی نظر ہے
یہ بوجھ گناہون کے خدا ہمسے اوٹھالے

کفار کی گردن پہ رکھے تازیین ڈالے

شفقت ہی پیمبر کی عنایت ہی خدا کی	پاکیزہ جو نعمت ہی وہی ہمکو عطا کی
ماباپ سے بڑہکر بخدا ہمسے وفا کی	خالق نے کیا فضل محمد نے دعا کی

لازم ہے ہمین شکر خدا اور اطاعت
منظور نظر حق ہوئے ہم جنکی بدولت

نزول رحمت خالق ہو لاتعد ولاتحصے	بروح سید کونین وسرور دوسرا
مومنو باہم پڑہو تم الصلوۃ والسلام	کیونکہ ہی بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

لکھا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے حضرت آدم کو پیدا کرکے نور کرامت ظہور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشانی آدم مین امانت رکھا اور حضرت آدم سے لیکر درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ نقل وتحویل کرتا ہوا حضرت عبد اللہ کی پیشانی مبارک مین جلوہ افروز ہوا لکھا ہے کہ نور محمدی پیشانی عبد اللہ مین ایسا چمکتا تہا جسطرح آفتاب وقت طلوع چمکتا ہے اسی سبب سی زنان مکہ معظمہ فریفتہ حسن وجمال حضرت عبد اللہ کی ہوکر درخواست نکاح کرتی تہین عبد المطلب نے بخیال اس بات کے کہ مبادا عبد اللہ کسی عورت کے دام مین پہنسجاوین حضرت آمنہ بنت وہب کے ساتہہ اُنکا نکاح کردیا۔

نزول رحمت خالق ہو لاتعد ولاتحصے	بروح سید کونین وسرور دوسرا
مومنو باہم پڑہو تم الصلوۃ والسلام	کیونکہ ہی بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

مدارج النبوت اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ تحویل نطفہ زکیہ محمدیہ کی پشت حضرت عبد اللہ سے رحم بی بی آمنہ مین شب جمعہ ہوئی اسی سبب سی حضرت امام احمد حنبل

رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کی راتکو افضل و اعلی شب قدر سے کہتے ہین اور فرماتے
ہین کہ جو خیر و برکات اور انوار و حسنات اس رات اہل دنیا پر نازل ہوئے
تا روز قیامت نازل نہونگی اسی سبب سی شب میلاد خیر العباد بہتر شب قدر سے
ہوئی اخبار مین آیا ہی کہ اوس رات عالم ملکوت و سموات مین منادی ہوئی
کہ تمام عالم با نوار قدس منور و ملائکہ زمین و آسمان سرو ریکسر کرین اور
جبرئیل کو حکم ہوا کہ علم سبز محمدی بام کعبہ پر نصب کرے اور خوشخبری اہل دنیا کو
سنادے کہ نور محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پایا اب زمانہ ولادت باسعادت
ابو القاسم خیر البشر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب آیا بہترین خلایق خوشترین
امت پر مبعوث ہوگا نہایت خوش قسمت وہ امت کہ محمد پر ایمان لاوے
اور نہایت سعادت مند وہ قوم کہ احمدؐ سا پیغمبر پاوے **روایت ہے** کہ جس
رات نور کرامت ظہور حضور سی رحم بی آمنہ مشرف و منور ہوا تمام بت روی زمین کی
اوندہے ہوگئے اور تخت بادشاہون کے اولٹ گئے اور سب مکان دنیا کے
روشن ہوگئے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہین کہ اوس
رات خداوند کریم نے چرند و پرند روے زمین کو گویا کیا اور آپس مین ایک
دوسرے کو بشارت دیتے تھے اور خوشخبری سناتے تھے کہ اب زمانہ خیر البشر
ابو القاسم محمدؐ ابن عبد اللہ کے ظہور کا قریب پہنچا اور جانوران دریائی اور
طائران صحرائی باہم مژدہ رسانی کرتے تھے

الٰہی آسمان سے آج کیسی عطر باری ہی	ہوای گلشن فردوس کیون دنیا مین جاری ہی
مبارکباد کیون دیتے ہین آپس مین ملایک آج	بناو حور و غلمان کیون ہی کیون جنت سنواری ہی

خس و خاشاک بدعت کیون ہو جہتر تار دی دنیا کا
بہائی کفر اوندھی کیون منعان کیون جانسے عاری ہے

سراسیمہ ہین کافر اور شیاطین بھی پریشان ہین
اوڑاتا خاک کیون شیطان بحال گریہ زاری ہے

تزلزل قصر ہین نوشیروان کے کیسا آیا ہی
گرے کیون کنگرے اوسکے یہ کیسی انکساری ہی

نگون کیون ہو گئی اصنام و بت ساری خدایا کے
پڑا ہی لات کیون اوندھا یہ کیون عزیٰ کی خواری ہے

ہوی بیت الصنم مسمار و بتخانے ہوی ویران
وفور غم سے سر تن پر ہوا کافر کی بھاری ہے

فسردہ ہو گئے آتشکدے سارے مجوسونکے
ہوے باطل مذاہب کل یہ کیسی بیوقاری ہی

ہوا باغ جہان آراستہ اور کوہ و صحرا بھی
گیا موسم خزانکا اور چلے باد بہاری ہے

گل و بوٹے سبی اشجار زمین بازیب و زینت ہین
شگفتہ گل ہین ہر جانب سجی ہر ایک کیاری ہی

بچھا ہی ہر طرف فرش زمرد گون بصد زینت
نیا عالم نے رنگ بدلا عجب کچھہ وجد طاری ہی

وحوش و طیر آپس مین مبارکباد دیتے ہین
لو آتا ہے زمین پر وہ کہ جسکی انتظاری ہے

جڑی بوٹی کے آپس مین بھی ہوتا ہی یہی چرچا
جناب عالی آتی ہین عجب قسمت ہماری ہے

الٰہی کس شہنشہ کی جہان مین آمد آمد ہے
کہ جسکی انتظاری مین نہایت بیقراری ہے

یکایک یہ ندا آئی کہ ای اہل زمین خوش ہو
جناب سرور عالم کے آمد کی طیاری ہی

کیا فردوس دنیا کو قدم سے اپنے اوس شہ نے
مبارک ہو کہ آئی اوس شہنشہ کی سواری ہے

ہوا رونق فزا امت کا حامی باغ دنیا مین
تعالی اللہ زہی طالع یہ ہم پر فضل باری ہے

بپاس امت عاصی شہا تشریف لائے ہین
بحمد اللہ عجب دولت خدا نے یہ اوتاری ہے

اوٹھا گردن سے مسلم کے یہ بیداد ملحد کا
مبارک ہو مسلمانون بن آئی اب تمہاری ہی

نکالو حوصلے دل کے اوٹھالو لطف جینے کا
خدا نے بن طلب تم پر عجب دولت اوتاری ہی

جسے شک ہو رسالت مین نبوت مین شفاعت مین
وہ کافر ہے وہ ملحد ہی وہ مشرک ہی وہ ناری ہی

خدا حامد ہے تیرا جا بجا اے سرور عالم — تیری ذات مقدس سب سے خالق کو پیاری ہے
تصدق سے تیری مقبول آدم کی ہوئی توبہ — تیری ممنون احسان سرورا مخلوق ساری ہے
کرینگے التجا تمسے گروہ انبیا آکر — تعالی اللہ زہے شوکت عجب عزت تمہاری ہے
توقع ہے تیرے الطاف بی پایانسے امت کو — بچا لوگے جہنم سے کہ یہ امت تمہاری ہے
عجب کچھ کشمکش مین مبتلا خادم تمہارا ہے — خبر لیجیے مدد کیجیے کہ شاہا وقت باری ہے
نہین کچھ لطف جینے کا نہو الفت اگر تیری — قفس مین تن کے طایر ہے کہ کرتا دم شماری ہے
تصور مین خط و خال رخ پر نور اقدس کے — کبھی صحرا نوردی ہے کبھی اختر شماری ہے
بلا لیجیے حضوری مین شہ ابرار حافظ کو — کہ مدت سے او سر فرقت مین حضرت اشکباری ہے

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصے — بر روح سید کونین و سرور دوسرا
مومنو باہم پڑھو تم الصلوۃ والسلام — کیونکہ ہے یہان ذکر پاک حضرت خیر الانام

بی بی آمنہ صاحبہ فرماتی ہین کہ مجھکو اپنے حمل کا حال معلوم نتھا جب چھ مہینہ گذرے درمیان خواب و بیداری کیا دیکھتی ہون کہ کوئی شخص مجھسے کہتا ہے کہ تو حاملہ ہوا اور تیرے شکم مبارک مین حبیب اللہ ہے تو آپ فرماتی ہین کہ اوسوقت مجھکو معلوم ہوا کہ مین حاملہ ہون اور جب وقت ولادت شریف پایا اور درد زہ معلوم ہوا تو بسبب تنہائی کے گھبرائی مین اور خداوند کریم سے یہ دعا کی کہ اسوقت خواتین عبد مناف میرے پاس ہوتین اسی تمنا مین تھی کہ کیا دیکھتی ہون کہ استقدر عورتین خوبصورت و جمیل میرے پاس آئین کہ تمام مکان بھر گیا مینے اونسے دریافت کیا کہ تم کون ہو انہون نے کہا کہ ہم حورین ہین جنت کی حکم حق تبارک و تعالی سے تمہاری خدمت کیواسطے حاضر ہوئی ہین بی بی آمنہ صاحبہ فرماتی ہین کہ وقت ولادت کے ایک آواز دہشتناک میرے کانمین آئی اوسی سنکر مجھپر خوف غالب ہوا پھر دیکھا کہ

کہ ایک مرغ سفید میرے پاس آیا اور اپنے بازو میرے شکم پر ملنے لگا فورًا وہ خوف و دہشت مجھسے دور ہوگیا پھر وہ مرغ بصورت انسان ہوگیا ہاتھہ مین پیالہ شراب طہور لئے ہوے مجھسے کہا پی لینے پیا اسیطرح مبالغہ کرکے تین بار مجھکو پلایا اپنے پیا یہ او سنے میرے شکم کو ہاتھہ سے مس کیا اور کہا اُظْهُرْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اُظْهُرْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُظْهُرْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ اُظْهُرْ یَا مُحَمَّدُ ابْنِ عَبْدُ اللّٰہِ پھر بارہوین تاریخ ربیع الاول روز دوشنبہ وقت صبح صادق کے سید کونین سلطان دارین حبیب خدا محبوب کبریا باعث تخلیق عالم و عالمیان موجب آفرینش زمین و آسمان سیدنا و مرشدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہزارون جاہ و جلال و حشمت واقبال سے رونق افروز فرش زمین ہوے

سرو قد استادہ ہون سب آپکی تعظیم کو	سر جھکائے ہون مؤدب صدق سے تسلیم کو

نظم استادہ بخوانند

کھلا آج نخل رسالت مین گل
معطر ہین جس سے دماغ رسل

فرستادۂ خاص رب قدیر
شفیع الورا خلق کے دستگیر

رسالت کے دریا کے دریتیم
سپہر نبوت کے نجم عظیم

بنے جنکے باعث زمین آسمان
وہ تشریف فرما ہوے آج یان

زمین کا کیا مرتبہ وہ بلند
کہ پستی بلندی کو آئی پسند

کدورت گئی اور ظلمت مٹی
سعادت بڑھی اور نحوست گھٹی

ترقی پہ کی خیر و برکات نے
لیا گھیر عالم کو حسنات نے

برسنے لگا نور افلاک سے
نکلنے لگی روشنی خاک سے

نباتات سے اور جمادات سے | ندا تھی بلند ہر مقامات سے
کہ سردار کونین پیدا ہوے | وہ محبوب دارین پیدا ہوی
کہین سے مبارک کہین یہ پیام | کہ رحمت خدا کی ہو تم پہ دوام
پیارے خدا کے رسول کریم | قیامت کے شافع جہانکے رحیم
ضلالت کے مانع ہدایت مآب | دکہاتے رہے سبکو راہ ثواب
دکہائین وہ راہین جو دیکھی نہین | سنائین وہ باتین جو حق سے سنین
خلائق پہ وہ رحم ظاہر کیا | کہ خالق نے رحمت کا تمغا دیا
کہا رحمۃ العالمین آپ کو | کیا شافع المذنبین آپ کو
جو مانگا سو پایا علاوہ برین | یہ کہتا ہے سچ حافظ کمترین
نہ تم حکم سے اونکے سر پھیرنا | پکڑ اونکا دامن اونہین گھیرنا
جو رکھو محبت تو اونسے رکھو | جو کلمہ پڑہو تو اونہین کا پڑہو
تمہین گر نجات اپنی منظور ہے | بجا لاو ادب جو کہ دستور ہے
یہی حکم خالق بھی قرآن مین | رکھو پاس آداب ہر آن مین
حبیب مکرم کے حالات کو | ادب سے سنو اور خاموش ہو
کہ ہو حق کی رحمت کا تمپر نزول | سنو غور سے تم بجانا یہ بھول
کہ شوخی و گستاخی بہتر نہین | نہین مفسدونکا ٹھیکانا کہین
جسے جو ملا ہے ادب سے ملا | مطیع محمد حبیب خدا
اگر اہل ثروت کا اقرار ہو | تمہین دوست کہتا ہو ان تم یار ہو
تو ماری خوشیکی نہ پہولے سمائین | اوسے چھوڑ کر پھر کدہر ہی نجائین

بڑی شان و شوکت کو ظاہر کرین | زمین پر قدم فخر سے کم دہرین
ارے بھائیو حکم خالق ذرا | سنو تو وہ کہتا ہی کیا برملا
تمہین دوستی مجھسے کرنا ہی گر | تو رکہدو محمد کے قدمونپر سر
جو فرماے احمد اوسے مان لو | نجات اپنی تم اوسمین بس جانلو
محبون مین بیشک مرے وہ ملا | جو دل سے مطیع محمدؐ ہوا
مین رکہتا ہون اوس سی محبت مدام | جو رکہتا ہے حب علیہ السلام
طفیل اس محبت کے ای نیکنام | تو پاویگا خدمت مین دار السلام
ہمین چاہیے کوشش اس کام مین | کہ باغ ارم پائین انعام مین
اطاعت کا حلقہ کرین ہم بگوش | ہمیشہ کرین جام الفت کا نوش
بھلا حب دنیا پہ نازان ہو کیا | تم ایسے ہزارون کو دی ہی دغا
محبت پہ اہل و دل کے میان | نہ بہولو رہِ راستی کا نشان
خدایا سمجھہ دے تو ہمکو بھلی | کہ ہو جاے یہ راز مخفی جلی
محبت رکہین دلمین اونکی سدا | تصدق کرین جان اور دل فدا
علیک الصلوٰۃ علیک السلام | حبیب خدا اے رسول انام

سبحان اللہ کیا مہر منیر سپہر جاہ و جلال و بدر پر تنویر فلک عز و اقبال نے مطلع بے زوال وافق لایزال سے ساتھہ ہزارون کمال و جمال کے برج قدم سے ساحت حدوث پر نزول اقبال و صدور اجلال فرمایا کہ جسکے نور کرامت ظہور نے مشرق سے مغرب تک منور و مسرور اور زمین سے آسمان تک روشن و معمور کردیا اور شجر و حجر اور جن و بشر دست بستہ مستعد صلوٰۃ

وسرگرم سلام مبارک انجام تھے

اے شہ ہر دوسرا والا مقام — اپنے بندے خاص کا لیجئے سلام
مین سوا اسکے نہ کچھ اور کام — چاہیئے مجھکو تو بس ہر دم سلام
رات دن صلی علی اور صبح وشام — بس غرض پہونچے مرا تمکو سلام
آپکے در پہ اگر پہونچے غلام — ہو حضوری مین میرا پھر تو سلام
آپ اگر چاہین تو اے خیر الانام — کون مشکل ہے حضوری مین سلام
آپ ہین محبوب رب خاص وعام — آپ کو کرتا ہے خود مالک سلام
اور فرشتے جن اور انسان تمام — آپکے در پر کرین جھک کر سلام
اے شفیع عاصیان اے ذوالکرام — آپکی امت بھی کرتی ہے سلام
اے صبا پہونچا دے تو ہی یہ پیام — بندۂ ناچیز کرتا ہے سلام
حافظا اب ختم کر پڑھکر سلام — کیونکہ ہے اب التجا کا یہ مقام

التجا بحضور لامع النور

اے طبیب حاذق قلب سقیم — چارہ ساز درد ہائے ہر الیم
ہر بشر ہے خود پرستی مین پھنسا — نفس امارہ ہے غالب پیشوا
درد مرض معصیت کا زور ہے — یا رسول اللہ مقام غور ہے
ہو عنایت اس مرض کی کچھ دوا — آپسے سائل ہے یہ مسکین گدا
اِهْدِنَا وَانْظُرْ اِلٰی حَالِ السَّقِیْم — هَبْ لَنَا وَاَعْطِ لَنَا قَلْبٌ سَلِیْم
دشمنون کا ہر طرف سے زور ہے — حال دین کا اب دگرگون طور ہے
اپنے دین پاک کی لیجے خبر — ہوگئے اوراق دین بالکل بتر

اسکی پھر شیرازہ بندی کیجئے	دین داروں کو تسلے دیجئے
امت اے خیر الوریٰ ناچار ہے	سیدی دیجئے دوا بیمار ہے
استجب ہذا دعا اے یا رسول	از طفیل آل و اصحاب و بتول
حافظا آخر تو کر اس پر کلام	دین اور امت کا کیجئے انتظام

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

حاجتین بر لا تو سبکی کبریا	از طفیل سید خیر الورے
واسطے صدیقؓ اور فاروقؓ کی	وہ جو عاشق تھے تیرے معشوق کی
باحیا و حلم عثمان غنیؓ	باسخا و جود و اکرام علیؓ
کیا ہی رونق دین کو اونسے تو نے دی	خوب خدمت امر حق کی اونسے لی
دے وہی قوت ہمین اس آن مین	جان آجاوے تن بیجان مین
واسطے حسنینؑ کے ای کردگار	امر حق پر سب رہین ہم برقرار
از طفیل فاطمہؓ بنت رسول	کر دعا یا رب ہماری یہ قبول
دین و دنیا مین رہین ہم سرخ رو	روز افزون ہو ہماری آبرو
از طفیل غوث اعظم اے خدا	دین و دنیا مین ہمارا کر بھلا
خاتمہ بالخیر کر سب کا کریم	نام ہے غفار تیرا اور رحیم

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصی	بروح سید کونین و سرور دوسرا
مومنون باہم پڑھو تم الصلوۃ و السلام	کیونکہ ہے یان ذکر پاک حضرت خیر الانام

بی آمنہ فرماتی ہین کہ جب حضور رونق افروز ہوئے تو چار عورتین ذی شان آسمان سے آئین اور وہ مثل عورات مکہ معظمہ کے نہ تھین مجھکو خوف معلوم ہوا

بینے اونسے دریافت کیا ایک اونمین سے بولی مین حوّا مادر بنی آدم ہون دوسری
نے کہا مین سارا مادر اسحق ہون تیسری نے کہا مین ہاجرہ مادر اسمعیل ہون چوتھی
نے کہا مین آسیہ بنت مزاحم ہون حوا کے پاس طبق سونیکا سارا کے پاس آفتابہ
چاندیکا اوسمین پانی کوثر کا آسیہ کے پاس مندیل سبز بہشت کا ہاجرہ کے پاس عطر
جنت کا اونہون نے آپکو نہلا دہلا لباس قدس پہنا عطر بہشتی لگا بی آمنہ کی
گود مین دیا بی آمنہ فرماتی ہین کہ اوسوقت حضرت نے سجدہ کیا اور دعا مانگی کہ
خالق میری بخش میری امت کو میرے واسطے خداوند کریم نے فرمایا بخشا مینے تیری
امت کو بسبب ہمت عالی تیری کے اور فرمایا حق جل وعلی نے کہ اے ملائکہ
گواہ رہو تم کہ حبیب میرا نہ بھولا اپنی امت کو وقت ولادت کے پھر کیونکر
فراموش کریگا اونکو دن قیامت کے ای امتیان احمدؐ ہی مقام اداے شکر ہے
کیا درجہ قبولیت پایا تمنے ؎

اے مہ لقا نور خدا ای رہنما صل علے	ہو جان و دل تمپر فدا ای دلربا صل علے
شمس الضحیٰ بدر الدجی نور الہدی صل علے	ابر سخا مہر وفا چرخ دنے صل علے
کیسا نبی ہمکو ملا مقسوم مین تیری فدا	جسکو خدانے خود کہا ای مجتبےٰ صل علی
حاجت روا مشکلکشا تھی دہونڈتی ہم جا بجا	حقنے دیا تمکو بتا اے مصطفےٰ صل علی
جسنے سنا تیرا کہا اوسکا کہا حق نے سنا	منظور ہے تیری رضا رب کو سدا صل علے
اے شافع درماندگان ای چارۂ بیچارگان	ای دستگیر بیکسیان ای مقتدیٰ صل علی
جاتی رہی سب بیکلی غم کی بلا سر سے ٹلے	جب سے خبر تیری ملی خیر الوری صل علے
دارین کے مختار ہو کونین کے سردار ہو	تم سید ابرار ہو ای پیشوا صل علے

امت پہ کیا انعام ہی ہر ایک نیک انجام ہی	دو جگ مین شاہا نام ہی صدر و جاصل علے
حق نے کیا تجھکو پسند بس شان ہی تیری بلند	مین کیا لکھون اے ارجمند تیری ثنا صل علے
جسکی صفت خالق کرے اوسکی ثنا کب ہو سکے	حافظ لکھے تو کیا لکھے اسکے سوا صل علے
نزول رحمت خالق ہوا اتنی دلا تجھے	بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑہو تم الصلوۃ والسلام	کیونکہ ہین یان ذکر پاک حضرت خیر الانام

نقل ہے کہ عبد المطلب آپکو خانہ کعبہ مین لے گئے اور شکر الہی بجالائے اور چند اشعار آپکی مدح مین پڑہے پھر وہانسے لاکر بی آمنہ صاحبہ کے آغوش مبارک مین دیا تین ۳ یا ساتہہ روز بی آمنہ نے آپکو دودہ پلایا پھر بی ثوبیہ چند روز اس نعمت سی مشرف ہین پہر حلیمہ سعدیہ نے بمشیت ایزدی یہ دولت پائی اون ایام مین قوم بنی سعد بسبب قحط سالی کے سخت تکلیف مین مبتلا تھے آپکے قدوم میمنت لزوم کی برکت سی سب تکلیف اور پریشانی اونکی دور ہوئی حلیمہ کہتی ہین آپکے دست مبارک کی برکت سی میری بکریان اسقدر دودہ بکثرت دینی لگین کہ ایک روز کا دودہ چالیس روز کفایت کرتا اور ساتہہ بکریونکی ساتہہ سو ہو گئیں اور اکثر محتاج و مساکین میرے دروازہ پر پڑے رہتے جب عمر شریف نو مہینے کی ہوئی بفصاحت تمام کلام فرماتے ایک روز حلیمہ سے حضور اقدس نے دریافت کیا کہ بہائی دن کو کہان رہتے ہین حلیمہ رضہ نے عرض کیا کہ بکریان چرانیکو جاتے ہین امت نواز محبوب بے نیاز نے فرمایا کہ ہم بھی جایا کرینگے ہر چند حلیمہ نے عذر کیا مگر قبول نہ ہوا اکثر ہمراہ فرزندان حلیمہ کے صحرا کو تشریف لیجاتی جب عمر شریف چار برس کی ہوئی فرشتون نے سینہ مبارک چاک کیا اور دل اقدس

منزل سے ایک نقطہ سیاہ نکال کر پھینکدیا اور کہا کہ یہ حصہ شیطان کا تھا ایدوست خدا کے حلیمہ یہ حال سنکر نہایت خوف زدہ ہوئین اور ارادہ روانگی مکہ معظمہ کا کیا جب آپکو ہمراہ لیکر قریب حرم محترم پہونچین وہان ایک آواز سنی کہ ای حلیمہ مبارک ہو کہ آج آفتاب سپہر نبوت ماہتاب برج رسالت تجہین قدم رنجہ فرماہے حلیمہ حضرت کو حطیم مین بٹھا کر اوس آواز دینے والے کی تلاش مین گئین جب واپس آئین تو آپکو حطیم مین نپایا ہر چند ایدہر اودہر دوڑین مگر آپکا سراغ نلگا مجبور و مایوس ہو کر رونے لگین اور نہایت بیقرار ہونے لگین اونکی بیقراری اور گریہ وزاری ایک پیر مرد نے دیکھکر کہا کہ اے حلیمہ چل تجھکو عزیٰ کے پاس لیچلون وہ بڑا بت ہے اور غیب کی باتین بتاتا ہے القصہ وہ مرد ضعیف حلیمہ کو اوس بت کے پاس لے گیا اور اوسکے آگے سجدہ کیا اور منت وزاری کرکے یہ کہنے لگا

سجدے مین جبین رکھ کے کہا پیر نے عزیٰ — ہے ملک عرب اور عجم پر تیرا قبضا
حاجت تو روا سبکی کرے اور تمنا — یہ دائی حلیمہ کی بھی امید تو برلا

روتی ہے محمدؐ کے یہ گم ہونیسے معبود
دیدے تو عنایت سے اسی گوہر مقصود

سنتے ہی گرے نام محمد کا صنم سب — فریاد و فغان کرکے بہم کہنے لگے تب
یہ نام و نشان میٹے گا چھوڑیگا ہمین کب — کیون لیتا ہے وہ نام تو آکرکے یہان اب

کیا عقل کو اے پیر تیری آج ہوا ہے
کیون لینے کو عزے کی تو عزت کو کھڑا ہے

سنکر کے ہوا پیر یہ تقریر کو ششدر — حیران ہوا وہ دیکھ کے اصنام کو مضطر

کہنے لگا وہ دل مین یہ ہے بات مقرر ۔ تجہسے ہون برباد مٹین جتنے ہین برابر

سنتے تھے کہ آویگا نبی صاحب توقیر
سو آیا بہلا پہوٹے نکیون عُزّی کی تقدیر

بعد اوسکے کہا پہرکے دائی سے او سیدم ۔ کچہہ دل مین نکر اپنے حلیمہ تو ذرا غم
لیجائیگا وہ تجہکو ابہی نیر اعظم ۔ اوسکا تو محافظ ہے خداوند دو عالم

کیونکر وہ گمے بہولونکو جو راہ بتادے
گمراہونکو وہ رستہ خود سیدہا چلاوے

جب عبد المطلب نے آپکے گم ہونیکی خبر سنی تو روتے ہوئے خانہ کعبہ مین گئے اور جناب باری مین عرض کی کہ الٰہی بوسیلہ تیری محبوب کے تجہسے درخواست کرتا ہون کہ وہ محبوب و مرغوب ملجاوے ندا آئی کہ اے عبد المطلب مایوس مت ہو خداوند کریم اوسکا نگہبان ہے وہ گم نہوگا اور تجہکو ملیگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ابوجہل اوس درخت کے تلے کہ جہان آپ تشریف رکہتے تہے گیا آپکو وہان اکیلا دیکہکر متحیر ہوا اور اپنے اونٹ پر پیچہے بٹہالیا ہرچند ابوجہل نے چاہا کہ اونٹ چلے مگر ایکقدم آگے نہ بڑہا مجبور ہوکر اپنے آگے سوار کیا جب اونٹ آگے چلا حیران ہوکر آپکو عبد المطلب تک پہونچاکر کہنے لگا کہ مجہکو خوف ہے نہین معلوم تمہارا فرزند میرے ساتہہ کیا معاملہ کرے الغرض چہٹے برس والدہ ماجدہ حضور پرنور نے منزل ابوا مین واپس آتے ہوئے مدینہ منورہ سے رحلت فرمائی اور والد ماجد نے ہنوز اپنے گلشن دنیا کو مثمر برکات نفرمایا تہا یا دو برس چار مہینے کے تہے کہ سرائے فانی کو ترک کرکے دار بقا آباد کیا پہر آپکی خدمتگذاری کفیل عبد المطلب

ہوئے ساتوین یا آٹھوین سال ولادت سے عبد المطلب نے قضا کی بہر دولت
جان نثاری و نعمت خدمتگذاری آپکی نصیب ابو طالب ہوئی اور حضرت
اسرافیل بحکم رب جلیل بقول حضرت مجد الدین فیروزآبادی ساتوین برس سے
گیارہوین سال تک آپکے ہمراہ رہے اور بارہوین برس سے جبرئیل آپکی حفاظت
ونگہبانی کیواسطے مقرر ہوئے پچیسوین ۲۵ سال حضرت خدیجۃ الکبرےٰ سے آپنے نکاح
کیا اکتالیسوین برس ولادت سے آپ مشرف برسالت وممتاز بہ نبوت ہوئے
روایت ہے کہ آپنے حضرت صدیق اکبر سے فرمایا کہ حق تبارک وتعالے نے مجھکو
نبی کیا آپنے عرض کیا کہ مین ایمان لایا عورات مین سب سے پہلی جناب خدیجۃ الکبرےٰ
اور مردون مین سب سے پہلے جناب صدیق اکبر اور اطفال مین سب سے اول امیر المومنین
حضرت علی موالی مین سب سے پہلے حضرت زید بن حارث عبید مین سب سے اول حضرت
بلال مشرف باسلام ہوے رضی اللہ تعالی عنہم چھٹے سال ہجرت سے حضرت امیر حمزہ
ایمان لائے اوسوقت اونتالیس ۳۹ مسلمان معہ حضرت امیر حمزہ کے تھے بعد اونکے
حضرت عمر مشرف باسلام ہوئے جناب رسالت مآب نے قبل اسلام حضرت
عمر کے اللہ تبارک وتعالے سے دعا کی تھی کہ الٰہی عزت دے اسلام کو ساتھ عمر
یا ابو جہل کے خداوند کریم نے بحق حضرت عمر دعا آپکی قبول فرماکر دین محمدی کو
رونق وعزت دی اور اسلام روز بروز ترقی ورونق پاتا گیا اور اہالیان اسلام
جمیع اقوام پر غالب ہوئے آپکے زمانہ خلافت مین ایک ہزار شہر فتح ہوئے
اور قبضہ اہل اسلام مین آئے روایت ہے کہ قبل ہجرت بمقام مکہ معظمہ بارہوین
برس نبوت سے آپکو دولت معراج حاصل ہوئی داستان واجب الایقان

معراج شریف غزل

سارے عالم سے پیاری ہے دلا آجکی رات
اپنے پیاریکو بلاتا ہے خدا آجکی رات

نور تقدیس سے معمور ہین افلاک و زمین
ہے شب قدر سے رتبہ مین سوا آجکی رات

تہا چہپا پردہ وحدت مین جو دلآرا بستہ
شافع روز جزا پردہ کہلا آجکی رات

سب کہڑے ہوکے بجا لائین رسوم تعظیم
ہی بلند دونون جہان مین ندا آجکی رات

فضل و اخلاق و کرم عز و شرافت حرمت
جو کہ دینا تہا انہین حق نے دیا آجکی رات

منصب قرب الی اللہ وصال ذاتی
جو کسیکو نہ ملا تہا وہ ملا آج کی رات

مردے ہوجاین سبہی زندہ ملا انکو نجات
نفخۂ صور سے آتی ہے صدا آج کی رات

ہوئی تاکید یہ مالک کو کہ دوزخ سی ابہی
کر دے آزاد انہین کیونکہ ہے معراجکی رات

جشن احمد کی مچی دہوم فلک پر حافظ
شور ہر سو ہے بلند صل علی آج کی رات

ناقلان آثار و راویان اخبار نے اس بیان واجب الایقان کو اسطرح باحاطۂ تحریر مقید کیا ہے و روایات متعددہ بحیز تقریر لائے ہین اکثر کا یہ بیان ہے کہ بماہ ربیع الاول بارہوین برس نبوت سی دولت معراج حصول ہوئی بعض کا قول ہے کہ بمقام مکہ معظمہ ہجرت سی ایک برس پانچ مہینے پہلے وصول ہوئی اس حساب سی شوال کی گیارہ تاریخ ہوتی ہے ایک روایت مین ستائیسوین رجب کی مرقوم ہے اور اسی پر اکثر محدثین ثقہ کا اتفاق ہے اور تمام علماء اکمل و فضلاے افضل اسیکو اختیار کرتے ہین اور کسی جا سترہوین رمضان المبارک بہی بارہوین برس نبوت سی مرقوم ہے اور اتفاق علماء نامدار و فضلاے باوقار کا اس قول پر ہے کہ شب دوشنبہ تہی اور کسی فرقہ اہل اسلام امت خیر الانام کا وقوع معراج شریف مین

اختلاف نہین منکر معراج کا فر ہے بوجہ انکار نص قرآنی وکتاب رحمانی کہ سُبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے الذی اور احادیث صحیحہ مشہورہ متواترہ کہ جسکے تیس صحابی اجل واکمل مثل خلفاے راشدین وعشرہ مبشرین کے راوی ہین وقوع واقعہ معراجمین وارد وصادر ہین اور عالمان والاشان وفاضلان صادق البیان نے چند رموز واسرار تحریر فرماے ہین اونمین سے چند رموز لکھتا ہون حق تعالے نے چاہا کہ جمیع اقسام وحی سے اپنے محبوب مرغوب کو سرفراز فرماوے بواسطہ جبرئیل علیہ السلام آپ پر وحی نازل ہوتی تھی اور افضل واعلی قسم وحی یہ ہے کہ بلا واسطہ ہو اسواسطے آپ کو بحضور خود طلب کرکے بلا واسطہ جبرئیل نے باتین کین اور آیہ آمن الرسول الی آخرہ سورۃ تک خود تلقین کی سبحان اللہ کیا مرتبہ عنایت کیا رمز دوم جب نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ مادہ جمیع کائنات واصول جملہ ممکنات کا ہے تمام خلایق سے پہلے نور احدیت سے بنایا تو اوسکے واسطے تین مقام مقرر فرمائے اول مقام ہیبت دوم مقام لطف سوم مقام قربت ہزار سال مقام ہیبت مین رکھا تا مودب ہو پھر ہزار برس مقام لطف مین رکھا تا منبسط ہو پھر ہزار سال مقام قربت مین رکھا تا انس بجانب الی اللہ ہو جب اوس نور مطہر و مقدس کو قالب انسانی عطا ہوا مشتاق مقام اصلی کا ہوا اور توجہ بے اختیار اصل کی جانب کرنے لگا اسواسطے معراج ہوئی تا عروج پاکر ملحق باصل اور مسرور بوصل ہو رمز سوم درمیان سبحان ملاء اعلی وکروبیان عالم بالا کے چار لاکھ برس سے چند مسائل مین اختلاف تھا اور گفت وشنید آپسمین ہوتی تھی

نکرد و مسائل طے نہین ہوتے تھے جب آپ نے قدوم میمنت لزوم سے فرش زمین کو ممتاز فرمایا تو فرشتون نے بجناب رب العزت بہزار منت التجا کرکے آپکو وہان بلوایا آپنے اونکا فیصلہ کرکے تسلی و تشفی کما ینبغی فرمائی رفع چہارم حق تعالی نے جب زمین و آسمان پیدا کیا تو اون مین باہم مناظرہ ہوا ہر ایک اپنی بڑائی کی دلیل بیان کرکے ایک دوسرے کو الزام دیتا تھا آسمان نے کہا مین رفعت رکھتا ہون وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا زمین نے کہا مین بسط رکھتی ہون وَ جَعَلَ الْاَرْضَ بِسَاطًا ؛

مسدس مناظرہ آسمان و زمین

زمین و آسمان لڑتے تھے باہم
کہا سنکر زمین نے یہ اوسی دم
مین افضل ہون زمین سے اور زمین کم
کیا مجھکو خدا نے تجھسے اکرم
یہ سنکر آسمان بولا زمین سے
تجھے کیا فخر ہے مجھپر بتا دے

کہا پھر آسمان نے شان و شوکت
مجھے حاصل ہے تجھسے بڑھکے رفعت
مین رکھتا ہون بڑی ہے میری عزت
ہر صورت سے ہے مجھکو تجھپہ سبقت
بھلا یہ رتبہ کب ہی خاک تیرا
مقابل ہوتی ہے کس منھ سے بتلا

کہا سنکر زمین نے ساری گفتار
سراسر نیک ہین سب میری اطوار
مگر اے آسمان ہے یہ تکرار
مین رکھتی بسط ہون اور پاک آثار
تو رفعت رکھے مین بھی بسط رکھون

نہین رتبہ ہے تیرا مجھسے افزون

کہا پھر آسمان نے سنکے تقریر
ہین کرتے جود سے سب مجھکو تعبیر

مین رکھتا جود کی ہون خود مین تاثیر
سخاوت مین ہوئی ہے میری تشہیر

کرم کی مجھمین بس اعلی صفت ہی
زمین تجھمین کہان یہ منقبت ہی

زمین نے پھر کہا یہ آسمان سے
تجھے قدرت یہ حاصل ہے کہان سے

نہ اپنا فخر کر اپنی زبان سے
بڑہاتا ہے جو خود کو سب جہان سے

مجھے تجھسے سوا ہے جود حاصل
جو مجھمین ہے وہ تجھمین کب ہی حاصل

کہا پھر آسمان نے مجھمین انوار
زمین بولی بھرے ہین مجھ مین اسرار

ثوابت ہین کواکب اور سیار
کواکب تجھمین ہین تو مجھمین اشجار

گل و اشجار سے ہون مین بھی معمور
ہزارون رنگ کے مجھمین بھی ہین نور

کہا پھر آسمان نے ای زمین اب
بھلا رتبے کو میرے پہونچے تو کب

سناتا ہون فضیلت اپنی مین سب
مین راکب ہون تیرا اور تو ہے مرکب

لقب میرا فلک ہے سب مین مشہور
بنا ہے دیکھہ مجھپر بیت معمور

ملائک سب ہین مجھ مین اور جنت
ہے حاصل لوح اور کرسیکی عظمت

ملی ہے عرش کی بھی مجھکو نعمت
بڑی ہے تجھسے میری بہت عزت

مین ہر اشیاء اقدس کا مکان ہون
اسی باعث سی مین فخر زمان ہون

بنا ہے مدرسہ ادریس کا بھی
ہے عزت دیکھہ حاصل مجھکو کیسی

سکونت مجہپہ عیسے نے بھی آ کی
بتا تو ہی یہ حرمت تجھکو کب دی

ہین جبرائیل و میکائیل مجہپر
ہین اسرافیل و عزرائیل مجہپر

مقام سدرہ بھی حاصل ہے مجھکو
ملا ہے رتبہ عالی یہ کسکو

نہین مخفی یہ ہے معلوم سبکو
بھلا نسبت ہی کیا اے خاک تجھکو

حقیقت دیکھہ اپنی تو ذرا خاک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

سنی جب آسماں سے رفعت و شان
رہی اس حال پر اپنے وہ گریان

ہوئی خاموش و غمگین اور پشیمان
بصد درد و الم اور آہ و افغان

زمین اندوہ مین رہتی تھی اسکے
دعا کرتی تھی ہر دم اپنے حق سے

خدایا آسمان کو تونے عزت
ملے ذلت مجھے اور اوسکو حرمت

عنایت کرکے دی اور مجھکو ذلت
رلاتی ہے مجھے ہر دم یہ حسرت

الٰہی تو اگر چاہے بڑھا دے
فلک کا مرتبہ مجھسے گھٹا دے

ہوئی بیچارگی مقبول اوسکی
دعا نے اوسکے یہ تاثیر بخشی

زمین تیرا مراتب ہوگا عالی ۔ رہیگی تو نہیں عظمت سی خالی

شہ کونین تجھ مین ہونگے پیدا
بڑہیگا آسمان سے تیرا رتبا

ہوئے پیدا شہ ہر دو سرا جب ۔ زمین بولی فلک سی لے تتا اب
ملا یہ مرتبہ تجھکو ہلاک ۔ گھٹے رتبے ترے مجھسے فلک سب

نکلتا تخت تجھپر اب تو افلاک
ہوئے ہین تجھمین پیدا شاہ لولاک

یہ سنکر آسمان با آہ و زاری ۔ دعا کرنے لگا حق سے کہ باری
زمین سے ہے مجھے اب شرمساری ۔ مٹے حرمت گھٹے توقیر ساری

ہین اس غم سی سدا رقتار ہونگا
اسی ماتم مین جان کھوتا رہونگا

ندا آئی تمکو تو اشک […] باری ۔ ہوئی منظور رب کو تیری زاری
شب معراج کی اب ہے تیاری ۔ بلاؤنگا مین تجھپر ایک باری

قدم محبوب کا آویگا تجھپر
تجھے عزت ملیگی فخر کر

گئے جب آسمان پر پیغمبر تو ۔ رسول پاک یعنی شاہ انور
ہوا تھا آسمان جو حد سی مضطر ۔ ہوئی تسکین اوسکے دل […]

شرف تا بخشین حضرت آسمانکو
گئے تھے اس لئے وہ لامکانکو

نزول رحمت خالق ہو لاتعد و لاتحصی — بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنو باہم پڑھو تم الصلوۃ و السلام — کیونکہ ہے یان ذکر پاک حضرت خیر الانام

نعمت معراج جو بوقت شب عنایت ہوئی اسمین یہ مصلحت تھی کہ صدیق و زندیق مین تمیز ہو جاوے اگر دنکو یہ معاملہ ہوتا تو سب یکبیک کو شک و شبہ نہ ہوتا جناب صدیق اکبر نے واقع معراج سنکر صدقت کہا خطاب صدیق پایا عتبہ نے کذبت کہا وہ زندیق مشہور ہوا دوسری وجہ یہ ہے کہ دو آفتاب ایکوقت ایک آسمان پر طلوع نہین ہو سکتے جب آفتاب جہانتاب غروب ہوا تب مہر برج نبوت برج خلوت سے طلوع ہو کر فروغ بخش سپہر وحدت ہوا

نزول رحمت خالق ہو لاتعد و لاتحصی — بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑھو تم الصلوۃ و السلام — کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

ماہران رموز معرفت و واقفان اسرار حقیقت نے روایت بصدق و صفا یون کی ہے کہ بارھوین تاریخ ربیع الاول شب دوشنبہ کو بخانہ ام ہانی بنت ابوطالب بعد فراغ نماز عشا سید الثقلین نبی الحرمین تھے خواب مین تھے کہ چشم مبارک راغب باستراحت و دل قدسی منزل مایل برب العزت و توجہ بمغفرت امت تھی کہ بارگاہ خداوند ذوالجلال و ایزد متعال سے حضرت جبرئیل کو یہ حکم پہونچا

مسدس

جب جبرئیل امین کو یہ ندا عرش سے آئی — کہ اے خادم درگاہ خداوند الٰہی
پر نور شب قدر سے جو رات بنائی — رتبہ مین ہے ہر لیل جو نامتناہی
وہ عزو کرامت کی یہی رات ہے جبرئیل

دی ہمنی سبھی باتون مین اس رت آنکو تفضیل

دریائے تسنیم مین تو نہا کر لے صفائی
حلہ وہ پہن قدس کے ہو جسکی بنائی
جامہ وہ بدل جسمین ہو ہیرونکی جڑائی
ہو نور کا بخیہ تو تجلی کی سلائی
قدسی ہو لباس اور مرصع ہو تمامی
یاقوت و زمرد ہون لگے اوسمین گرامی

کر جلد بدن اوس سے تو آراستہ اپنا
لے باندھ کمر اپنی سے یاقوت کا پٹکہ
طاوس نگارین کی طرح ہو کے مصفا
اور سبز زمرد کا بھی لے ہاتھ مین کوڑا
رکھ فرق پہ اپنے تو ابھی تاج اطاعت
لینا ہی ہمین تجھسے کسی کام کی خدمت

تسبیح و ریاضت کا اوٹھا آج مصلا
خدمت کا جو ہوتا ہی تجھے حکم بجا لا
تہلیل و عبادت کی معافی ہی تجھے جا
روزیکا جو قسام ہی کہہ اوسکو بھی آگا
پیمانہ ارزاق کو وہ ہاتھ سی دہر دی
اور قابض ارواح بھی بند قبض کو کر دی

پہونکے نہ کبھو صور سرافیل بھی اسدم
فراش فلک نور کے جاروب سے باہم
دربائی خوشی کھول دے بند کر دے در غم
میدان فلک جھاڑ بچھا نور کی جاجم
آراستہ پیراستہ کر صحن فلک کو
تاکید تو جبرئیل یہ کر جملہ ملک کو

دوزخ کے بھی دروازے کرو جاکر ابھی بند
رضوان بھی کرے نور سے ہر نخل کو پیوند
مالک سی یہ کہدی کہ یہ ہے حکم خداوند
موزون ہون شجر اپنی جگہ ہون نہ پراگند

ہر گلشن فردوس کو تو خوب سجا دی
جو چیز ہو ناموزون اوسی موزون بنا دی

دریا بھی نہون جاری رہی بند ہوا بھی
تکلیف رہے گور سے موقوف سزا کی

حوران جنان عود کی سلگا وین انگیٹھی
آئیگی سواری ابھی محبوب خدا کی

جا جنت فردوس کے تو ایک مکان مین
جسمین کہ براقون کی ہزارون ہین قطارین

لے ایک براق اونمین سے بہتر ہو جو سب سے
اور کہنا یہ پیغام میرا شاہ عرب سے

جا لیکے اوسے پاس محمد کی ادب سے
ہی شوق تیرے دید کا دل مین میری کب سے

آیا ہون اسی واسطے مین مالک کونین
لایا ہون سواری کو بھی ای سرور دارین

جبریل امین حکم خداوند سے فی الفور
کرتا ہی ہر اک عشق محمد مین فغان شور

جنت مین گئے دیکھا وہان ماجرا کچھ اور
چاہتا ہی ہر اک یہ ہی کہ مین جاؤن کسیطور

ہر چند کہ ماتھے پہ لکھا نام نہی ہے
پر لینے جسے آیا ہون مین وہ تو نہین ہے

آگے جو پڑا دیکھا براق ایک وہان پر
دریافت کیا اوس سے جو جبرئیل نے جاکر

غمگین و حزین روتا ہی سر اپنا جھکا کر
رو کر کے لگا کہنے میرا حال ہے ابتر

لذت ہی نہ کھانے مین نہ پینے مین مزا ہی
جب سے کہ مینے نام محمد کا سنا ہے

وہ دل پہ میرے عشق محمد کا اثر ہے
رہتا ہون مین جنت مین مگر مجھکو سقر ہی

جبرئیل میرے درد کی کیا تجھکو خبر ہے	آنکھوں سے لہو جاری ہے اور ٹکڑے جگر ہے

خونناب دل پیتا ہون اور غم کی غذا ہے
یہ زندگی حق مین میرے اک کالی بلا ہے

مدت سے تمنا ہے کہ ہو یار کا دیدار	قسمت جو کرے یاری تو ملجائے مجھے یار
کشتی حیات اپنی ہو ورطے سے ابھی پار	بار غم اندوہ سے ہو جاؤن سبکسار

پر مجھکو تو جبرئیل اسی غم نے گھلایا
جو درد نہ دیکھا تھا مجھے اوسنے دکھایا

وہ کون مصیبت ہے کہ جو مجھپہ نہ آئی	ہر سو سے میرے سر پہ گھٹا غم کی ہے چھائی
رو رو کے لہو آنکھوں سے تمام عمر گنوائی	آنکھوں سے مجھے دیتا نہیں ابتو دکھائی

یارب میری قسمت مین نہین ہے جو زیارت
مرنا مجھے بہتر ہے ملے غم سے تو فرصت

اے رنج و محن مجھ سے اوٹھایا نہین جاتا	ہر چند گھٹاتا ہون گھٹایا نہین جاتا
تقدیر کے لکھے کو مٹایا نہین جاتا	اس غم کو ہٹاتا ہون ہٹایا نہین جاتا

اے جان تیرے عشق نے کیا حال بنایا
جز یاد تیرے دل سے میرے سبکو بھلایا

اس زیست سے جبرئیل مجھے موت بھلی ہے	بیکل ہون میرے سینے مین اک آگ لگی ہے
قسمت تو مجھے دیکھیے کیا خوب ملی ہے	کیا کاتب تقدیر نے فرقت ہی لکھی ہے

جنت تو مجھے رہنے کو خالق نے عطا کی
اس عشق کی آتش نے مگر نار بنا دی

غزل بزبان حال براق

مرتا ہون مین فرقت مین مجھے جلوہ دکھا دو
اک جام مئے وصل کا للہ پلا دو

ہین کام و زبان خشک تپ ہجر سے میری
تسکین کو میرے شربت دیدار پلا دو

مر جاؤنگا اک روز یونہین دیکھنا دلبر
لو جلد خبر میری مجھے آکے جلا دو

بس شعلے بھڑکتے ہین میرے سینے کے اندر
آب رخ پر نور سے اے شاہ بجھا دو

فرقت مین مرونگا کہ کبھی وصل بھی ہوگا
جو حال کہ ہونا ہے مجھے بھی تو سنا دو

یہ بار الم کو وہ ستم سر پہ رکھا ہے
الطاف و عنایت سے اسے آپ ہٹا دو

بیمار ہی فرقت مین یہ حافظ بھی تمہاری
ہو جائے شفا اسکو بھی کچھ ایسی دوا دو

بیکس کی مصیبت کو تمہین جاکے سنا دو
یا رستہ کوئے وصل کا تم مجھکو بتا دو

کچھ بھی تو کرو دیکھو مصیبت سے چھڑا دو
اس حال مین للہ میری جلد خبر لو

احسان فراموش مین ہرگز نہ کرونگا
تا زندہ ہون مین آپکا ممنون ہونگا

جبرئیل علیہ السلام نے سنکر کے کہا چل تو میرے ساتھ
مطلوب کو پاویگا مقرر تو اسی رات

قسمت مین تیرے مجھکو نظر آتی ہی یہ بات
ہون تجھپہ سوا آج شہ ارض و سموات

قسمت نے تجھے آج یہ دولت ہی دکھائی
محبوب جو صورت تھی وہ پیش نظر آئی

ہمراہ اوسے لیکے ہوے حاضر دربار
دیکھا کہ وہان خواب مین ہین سید ابرار

جا پاس کھڑے ہوکے کہا احمدؐ مختار | مین لینے کو آیا ہون تمہین حق ہی طلبگار

دریاے کرم خالق اکبر کا روان ہی
ہوویگا عیان تم پہ جو اور و نپہ نہان ہی

الغرض حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جو داغ عشق محمدی اوس براق کے دل پر دیکھا تو اوسکو ہمراہ لے آستانۂ نبوت کاشانہ پر حاضر ہوئے روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بخانۂ ام ہانی شب دوشنبہ ماہ ربیع الاول مین نماز عشا سے فارغ ہوکر جامہ خواب مین مشغول تہا بظاہر خفتہ و درباطن بیدار کہ آواز جبرئیل میرے کانمین پہونچی خواب گاہ سے جو اوٹہا مین تو جبرئیل کو کھڑا پایا کہا جبرئیل نے تحقیق اللہ تبارک وتعالی نے سلام کہا ہے آپکو اور طلب فرمایا ہی اور مین آپکے لینے کیواسطے آیا ہون تا لیجاؤن آپ کو رب العزت کی طرف اور اللہ جلشانہ مکرم فرمائیگا آپکو ایسی کرامات سے کہ نہ مکرم کیا دیسے کسیکو پہلے آپسے اور نہ بعد آپکے کریگا بلکہ نہ سنا نہ خطرہ گذرا اوس مقام کا ہرگز کسی بشر کے دل مین طیار ہوجیے اور تشریف لیچلیے مسدس

المختصر اوٹہا مین جو جبرئیل سے سنا | کرکے وضو نماز دو رکعت ہی کی ادا
باہر جو آیا گھر سے تو جبرئیل نے اوڑہا | جھکو ردائے نور دی اور جسم کھیریا

پہنائین میرے پاؤنمین اوسنے زمردین
نعلین اپنے ہاتہون سی لایا تہا جو امین

باندہا کمر سے پٹکہ بھی یاقوت سرخ کا | اک تازیانہ سبز زمرد کا بھی دیا

تھے جسمین موتی چار سو جون شہرہ خوشنما ۔ اطراف مین لگے ہوے تابندہ جابجا

آئے وہانسے جانب بیت الحرام کے
ڈالا تہا ہاتھہ ہاتھہ مین خیر الانام کے

تازہ وضو پھر آپنے زمزم سے وان کیا ۔ پہر طواف کعبہ جو ہے خانہ خدا
کرکے طواف کعبہ چلے وانسے پیشوا ۔ تھے پہر حطیم قدس مین بیٹھے جناب جا

صدر منور آپکا شق پہر وہان کیا
تا ہوئے دل سے دور یہ اسباب ماسوا

طشت طلا مین حکمت وعرفان بہرا ہوا ۔ لائے تھے اپنے ساتھہ جو جبریل باصفا
قلب منور آپکا دہوا اوسمین خوب سا ۔ نور تجلیات سے معمور کردیا

دل رکھکے اوسکی جا پہ دیا چاک کو ملا
درد و الم نہ آپ کو اوسمین ذرا ہوا

پہر آپکو وہ عزت وحرمت تمام سے ۔ بطحا کی سمت لائے وہ بیت الحرام سے
دیکھے وہان ملایک والا مقام سے ۔ آئے وہ جملہ پیش دعا و سلام سے

پہر آپنے بھی بندہ نوازی اونہونپہ کی
سبنے نوید آپکو حق کی رضا کی دی

پہر وہان ایک مرکب دیکہا مینے کہ نام اوسکا براق تہا وباوصاف گوناگون موصوف تہا

مسدس در صفت براق

بنین شاخین طوبے کی یکسر قلم ۔ ہون قرطاس ارض وفلک اور ارم
سیاہی بنین سارے عالم کے یم ۔ لکہین جن وانسان ملایک بہم

صفت اوسکی جائے نہ ہرگز لکہی
کرے جستجو گرچہ عالم سبہی

مرصع جواہر سے درج دہن / مکلل یواقیت سے سب بدن
وہ اس حسن و خوبی سے آیا تہا بن / تہا الماس و گوہر سے پوشیدہ تن

فرشتہ خصایل تہا انسان رو
مبارک لقا اور فرخندہ خو

سم اوسکے صفائی مین رشک قمر / سپیدی مین مثل بیاض سحر
چلے اک قدم اپنی جاسے اگر / کہ جا پہونچے فوراً بحد نظر

نہ رفتار کو اوسکے پہونچے صبا
نہ برق اوسکی سرعت کو پاوے ذرا

بزین بہشتی فریب کمر / بتاج جواہر مزین بسر
معطر ز عطر گل تازہ تر / معنبر ز مشک عدن سر بسر

پہریری اگر لیتا وہ بے نظیر
تو جہڑتا تہا مشک اور عنبر عبیر

تہی آنکہہ اوسکی جون گوہر شب چراغ / بدن اوسکا گویا تہا جنت کا باغ
صبا دیکہہ تیزی کو کہاتی تہی داغ / اگر برق ڈہونڈے نپاوے سراغ

نہ تہا اوسسے ہرگز کسیکو فروغ
نہین قول اپنا یہ ہرگز دروغ

تہا یاقوت احمر کا سینہ تمام / زمرد کے پا اوسکے تہے لا کلام

شکم حوض کوثر کا گویا تھا جام — بغل صاف چون چشمۂ فیض عام

دم اوسکی تھی جنت کے مرجان کی
رکابین تھین یاقوت رمّان کی

نہ قد اوسکا کوتہ نہ حد سے طویل — توسط کے درجہ مین بیحد شکیل
نہ فربہ نہ لاغر نہایت جمیل — خدا نے بنایا اوسے بیعدیل

چڑا او جو اوسپر دو پر لگے
جو کہولے تو مشرق سے مغرب ڈہکے

اوسے خوبی خالق نے وہ کی عطا — نہ اورون کو یہ وصف ہرگز ملا
وہ افراد مین اپنے بے مثل تھا — جبین منور پہ تھا یہ لکھا

نہین کوئی معبود حق کے سوا
محمدؐ ہین برحق رسول خدا

کیون وصف اوسکو یہ ہووی عطا — کہ مرکب تہا وہ حق کے محبوب کا
دو عالم مین راکب بھی یکتا ہوا — تو بے مثل مرکب نہو کیون بھلا

زہے فخر حافظ عجب خوش نصیب
کہ اسوار ہوا اوس پہ حق کا حبیب

محدثین صداقت آئین نے لکھا ہے کہ جسوقت حضور اقدس اوسپر سوار ہوئے جبرئیل نے رکاب تہامی میکائیل نے باگ پکڑی اور عرض کیا یا رسول اللہ مشتاقان ملا اعلی اور مقربان عالم بالا انتظار قدوم سعادت لزوم مین صف بصف استادہ ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب نظر رحمت اثر آپکی براق پر پڑی

تو غمگین ہوکر سرنگون ہوئے خطاب بارگاہ وہاب سی صادر ہوا کہ جبرئیل سبب تامل وباعث تتلل کیا ہے

نظم

جو دیکھا براق آپنے وان کھڑا | تو امت کا غم دل مین پیدا ہوا
خطاب آیا اوسدم یہ جبرئیل کو | کہ محبوب سے میرے یہ پوچھہ تو
یہہ رنج والم آپکو کیون ہوا | سبب اسکا کیا ہے حبیب خدا
یہ سنکر کے فرمایا پھر آپنے | کہ امت ضعیفہ کا غم مجھکو ہے
وہ نکلینگے قبرون سے روز قیام | برہنہ تن و گرسنہ تشنہ کام
رکھا سر پہ ہوا اونکے بار گناہ | مصیبت زدہ اور حالت تباہ
قیامت کے میدان مین ہو پھر گذر | کہ دہشت سے ہے جسکے پانی جگر
مصیبت کے مارے چلین وانسے پھر | سوے پل صراط اور نار سقر
وہ ہے موسے باریک اور تیز تر | گذرنا ہوا اوس سے بحکم قدر
یہ امت ہی میری بہت ناتوان | اوٹھے اونسے کیونکر یہ بار گران
خیال اونکی بیچارگی پر مجھے | جو آیا تو دل پر میرے رنج ہے
مجھے آج عزت خدا نے یہ دی | براق جنان کی سواری ملی
فرشتے مقرب جلو مین تمام | چلین میرے آگے وہ کرتے سلام
ملایک الوالعزم افلاک پر | وہ ہین میرے آنیکے سب منتظر
مقام تقرب بھی مجھکو عطا | براہ خداوندی اوس نے کیا
مجھے عز و توقیر یہ کی عطا | اور امت کی حالت ہوا ایسی تبا
سب مجھے رنج اسکا بھلا کیون نہو | یہ انصاف جبرئیل تم ہی کرو

ہوا حکم نازل یہ رب جلیل / نگر رنج اس کا تو میرے خلیل
جنہون نے صداقت سے کلمہ پڑھا / نبوت کا تیری جو قایل ہوا
ترے حکم جسنے کئے سب قبول / تجھے دل سے سمجھا خدا کا رسول
محبت مین تیری رہا جو سدا / بموجب تیرے حکم کے جو چلا
مین بھیجونگا قبرونپہ اونکے براق / نہ دونگا مین اونکو یہ تکلیف شاق
نہو روز محشر بھی اونکو عذاب / بدولت تمہارے رسالت مآب
گذارون مین آسانی سے اونکو پھر / نہو خطرہ پل کا نہ خوف سقر
بشارت یہ سنکر شفیع الوریٰ / ہوئے مطمئن شکر مالک کیا

غزل

الٰہی تیرا شکر کب ہو ادا / نبی کیسا غمخوار ہمکو دیا
نہ بھولے کسی حال مین ہمکو آپ / ہوا ون پہ دل و جان ہمارا فدا
بوقت تولد کیا ہمکو یاد / اور اوس دم کہ چھوڑا یہ دار فنا
سدا امتی امتی آپکی / زبان مبارک پہ جاری رہا
ادہر ہمکو بتلاتے راہ نجات / سفارش اودہر کرتے حقسے سدا
کیا ساتھ امت کے جو آپنے / نہ ہرگز وہ ماں باپ نے بھی کیا
کیا ترک آرام و راحت تمام / نجات امم تاہو پیش خدا
نبی نے کیا ہمسے سب کچھ سلوک / مگر ہمنے اوسکو دیا سب بھلا
رکھا حکم پر آپکے کچھ نہ دھیان / کیا ہائے افسوس ہمنے یہ کیا
رہ راستی کو دیا ہمنے چھوڑ / جو رستہ برا تھا وہ ہمنے لیا

خداوند عالم تو توفیق دے	
سبھونکو یہ کرتا ہے حافظ دعا	

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصے	بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑھو تم الصلوۃ والسلام	کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

روایت ہے کہ اسّی ہزار فرشتے براق کی داہنی طرف اور اسّی ہزار بائین جانب مشعلین نور عرش کی روشن کئے ہوئے حضور جناب رسالت مآب مین مؤدب کھڑے تھے اونکے نور ولمعات سے عرصہ بطحا ایسا منور وروشن تھا کہ چراغ مہروماہ وشمع نجوم سما بیفروغ تھا اوسی حالت مین فرمان خالق دوجہان جاری ہوا کہ اے جبرئیل ہزار پردون مین نور ہمارے حبیب کا مخفی ہی اون پردونسے ایک پردہ اوٹھادے جبرئیل نے بموجب حکم کے ایک پردہ اوٹھا دیا تمام مشعلہاے نور عرشی پر نور حضور غالب آیا القصہ جب آپ سوار ہوئے تو آپنے باگ براق کی کھینچی جبرئیل امین نے عرض کیا کہ باگ چھوڑ دیجیے یہ حکم کیا گیا ہے پہونچانے پر مقام مقصود کے آپنے باگ چھوڑ دی وہ روان ہوا حضرت جبرئیل نے آپکو وصیت کی کہ یارسول اللہ اگر راہ مین کچھ آواز آوے تو التفات نفرمائیگا اور اگر کوئی پکارے جواب نہ دیجیگا اور مین آپکو بیت المقدس مین ملونگا حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم فرماتے ہین کہ جب کسیقدر راہ طے کی مینے تو داہنے جانب سے آواز ایک آدمی کی سنی مینے کہ کہتا ہے یَا مُحَمَّدُ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّکَ اَخْطَأْتَ الطَّرِیْقَ یعنے اے محمد جلدی مت کر کیونکہ راہِ ثواب چھوڑ کر خطا کے راستے پر جاتا ہی تو چونکہ وصیت جبرئیل کی مجھکو یاد تھی

اوسکی طرف مینے التفات بالکل نہین کیا پھر بائین جانب سے ندا آئی اوسکا بھی جواب
مینے نہین دیا پھر سامنے اور پیچھے سے کسینے پکارا مینے کچھہ خیال نہین کیا اور کسیکی
باتکا جواب دیا پھر ایک عورت خوب زیور سے آراستہ اگر براق کے آگے کھڑی ہوئی
اور کہنے لگی کہ ایک ساعت توقف کیجیے کہ آپ سے مجھے کچھہ عرض کرنا ہے مینے اوسکی
طرف بھی نہین دیکھا اور براق کو چمکا کر آگے نکل گیا جبرئیل سے پوچھا مینے یہ کون تھی
جبرئیل نے کہا کہ اول پکارنے والا یہود تھا اگر اوسکی بات کا جواب دیتے تو امت آپکی
بعد آپکے یہودی ہو جاتی اور دوسرا بلانے والا انصاری تھا اور اوسکا کہا آپ سنتے
تو امت آپکی نصاری ہو جاتی اگر تیسرے پکارنے والے کی طرف التفات فرماتے تو
امت آپکی مشرک ہو جاتی چوتھے پکارنے والیکی باتکا اگر آپ جواب دیتے تو امت
آپکی گبر و آتش پرست ہو جاتی اور عورت دنیا تھی اگر اوسیر نگاہ کرتے تو امت آپکی
حرص وہوا مین مبتلا ہو کر آخرت کو بھول جاتی سمجھنا چاہیے کہ مصلحت اسمین
یہ ہے کہ جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات کو خیال واندیشہ اسبات کا تھا
کہ مبادا امت میری بعد میرے دین اسلام کو ترک کرے یا اسلام پر قائم رہے یا نہ
رہے سو اللہ تبارک وتعالی نے آپکی تسلی وتشفی کردی کہ امت تمہاری دین اسلام
پر قائم وثابت قدم رہیگے چنانچہ کلام اللہ مین فرمایا ہے یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ پھر فرمایا آپنے کہ ایک پتھر بہت بڑا دیکھا مینے اور اوس مین ایک سوراخ
تھا اوس سے پانی نکلتا تھا اور پھر اوسمین جا نہین سکتا تھا جبرئیل سے دریافت کیا
مینے تو اوسنے کہا کہ یہ پتھر مثل دہن کے ہے اور سوراخ مانند زبان کے اور پانی بمنزل
بات کے یہ بھید آپکی تعلیم کے واسطے دکھایا گیا اور حکمت اسمین یہ ہے کہ جو بات منہہ

سے نکلتی ہی وہ پہر لوٹ کر منہہ مین نہین آسکتی جیسی پانی سوراخ پتہر سے نکل کے پہر سوراخ مین نہین جا سکتا
اور دور دور بہتا چلا جاتا ہی اسیطرح جو بات منہہ سے نکلتی ہی دور دور مشہور ہو جاتی ہی اسواسطے بہت
ہوشیاری اور دانائی سے بات کرنا چاہیے تا پشیمانی اور ندامت نہو۔ پہر فرمایا آپنے کہ دو پیالی مروارید کے
سرپوش سے ڈہکی ہوی مجہکو دی گئے ایک مین دودہ دوسرے مین شراب تہی مینے دودہ اختیار کیا اور
شراب کو چہوڑ دیا جبریل نے کہا بہت خوب کیا آپنے کہ شراب ترک کی اور شیر اختیار کیا اور اسمین حکمت یہہ ہی
کہ شراب آپکی امت پر حرام کی گئی اور راہ مستقیم دیگئی اور ایسی چیز قبول کی آپنے کہ جسمین غذا اور پانی دونون
مین یعنی بہوکہا ہی تو پیٹ بہر جاوی اور پیاسا ہی تو پیاس بجہہ جاوی بعد پہر دو جام ایک پانیکا دوسرا شہد
کا مجہکو مرحمت کیے گئی مینے دونون پی لئی جبریل نے کہا کہ نہایت بہتر کیا شہد سبب بقای امت ہی تا قیامت
اور پانی سبب شست وشوی عملہای بد اُمت یعنی امت آپکی قیامت تک قایم رہیگی اور جو اونسی گناہ
ہوگا اگر توبہ کرینگی معاف کرکے عوض اوسکی نیکی پاوینگی پہر فرمایا آپنے کہ آگی چلا مین تو ایک شخص نظر آیا کہ انبار
لکڑیون کا اوسنی اسقدر جمع کیا تہا کہ اوٹہا نہین سکتا تہا اور لالاکر اوسپر دہرتا جاتا تہا حضرت جبریل نی
کہا کہ یہ آدمی حریص ہی جسقدر مال بڑہتا جاتا ہی اوسیقدر حرص بڑہتی جاتی ہی اور رکہا نہین سکتا جب
مریگا یہ چہوڑ جاویگا اور حسرت مال کی ہمراہ لیجاویگا اور قیامت تک عذاب مین مبتلا رہیگا۔

مسدس در مذمت حرص

نہو حرص مین آدمی مبتلا خداوند عالم ہو اوس سے خفا	کہ ہین فعل مذموم حرص و ہوا ہو امت سے حضرت کے بہی وہ جدا
مفاد دو عالم سے محروم ہے	نہایت وہ بدبخت اور شوم ہے
رہی خوار دایم حریص پلید رکہی مال و دولت اگرچہ مزید	اوٹہاتا رہے سر پہ محنت شدید مگر فیض سے اوسکے رہوی بعید

خیال اوسکے دل مین گیا ہی یہ جسم — کہ گر حشر مین لاؤن ہو جاوے کم

نہ آرام دنیا مین اوس کو ملے — مزہ بخل کا قبر مین جا چکھے
خدا اوسکو محشر مین رسوا کرے — یہ تینون جگہہ وہ مصیبت سہی

سنا کیا نہین ہے یہ تمنے کبھی ۞ — طمع را سہ حرفست وہر سہ تہی

پہر اور ایک شخص کو دیکھا کہ کوئین مین ڈول ڈالتا ہی اور خالی نکالتا ہی حضرت جبریل نے کہا یہ وہ شخص ہے کہ عبادت اور خیر و خیرات دکھانی اور نام کے واسطے کرتا ہی اگر خدا کیواسطے کرتا تو آج اجر و نیکی پاتا داخل بہشت ہوتا دکہانیکی واسطے کیا تہا یہان کیا پایا

مثنوی

بندگی کر تو خدا کے واسطے — تا تجہے وان اجر اور نیکی سے ملے
کار حق بندون کے دکہلانیکو کر — جو کرے گیا ہاتھ آوے وان ثمر
جسکے دکہلانے کو کی ہے بندگی — جا اوسی سے مانگ اجرت کام کی
گر خدا کے واسطے کرتا تو کام — دیتا مالک تجہکو اوسکا انتقام
تو نے محنت اپنی سب برباد کی — فہم ناقص سے یہ سب آفات لی
جو کیا برباد سارا ہو گیا — جو بچے تجھے ساتھ لے وہ کھو گیا
جو کہ طاعت رب کی ہی رب کو دکھا — تا کرے مالک صلہ تجھکو عطا

پہر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مین مسجد اقصیٰ مین پہونچا تو دیکھا مینے فرشتون کو کہ میرے استقبال کیواسطے آسمان سی اوترے ہین اور مجہکو اللہ تبارک وتعالیٰ کیطرف سی بشارت کرامت کی دیتے ہین اور اس عبارت سی مجہکو فرشتون نے سلام کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَوَّلُ یَا اٰخِرُ مینے کہا یہ کسطرحکا سلام ہی اور کیا اشارہ ہی اونہون نے کہا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَاَنَّكَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ الْحَشْرَ بِكَ وَبِاُمَّتِكَ یعنی تم اول شفاعت کرنے والے ہو اور شفاعت قبول کیگئی ہو اور آپ آخر الانبیا ہین ظہور مین اور حشر خلایق بروز قیامت نیز قدم مبارک آپکا اور آپکی امت کی ہوگا پہر مجہے جبریل نے براق سی اوتارا اور قنا مسجد مین جہان

مرکب اور انبیا کا مقام تہا میرے براق کو وہان بہشت کی ریشمی ڈوریسی باندہا پہر مسجد اقصی مین داخل ہوئے وہان جماعت انبیا و رسل نے کہ میرے استقبال کے واسطے تشریف لائے تھے مراسم تحیات وسلام ادا کین یہان دو روایت ہین ایک یہ کہ فرمایا آپنے کہ اللہ جل جلالہ نے میری ملاقات کے واسطے اونکو زندہ کیا تہا دوسرے یہ کہ ارواح کو اونکی وہان جمع کیا تہا مینے جبرئیل سے دریافت کیا کہ یہ کون ہین جبرئیل نے کہا کہ یہ انبیا ہین تمہارے بہائی تَقَدَّمْ وَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ بِاِخْوَانِكَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ یعنے امام ہوجئے آپ اور دو رکعت نماز ادا کیجئے تاکہ سب بہائی پیغمبر تمہاری اقتدا کرین مینے نماز پڑہائی اور سب ملایک اور انبیا نے میری اقتدا کی جب نماز سے فارغ ہوا مین سب انبیا نے حمد الٰہی بیان کی اور جو جو نعمتین خداوند کریم نے اونکو عطا کی تہین اونہون نے ظاہر کین اور پہر مینے بھی حمد الٰہی مع عطیات تنناہی کہ مخصوص تہین میرے ساتہہ بیان کین سب انبیا علیہم السلام نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق سبحانہ وتعالےٰ نے جو بزرگی اور عظمت آجکی رات آپکو مرحمت کی ہے اولین وآخرین سے کسیکو نہین دی ہے اور نہ دیگا ضرور حتی الامکان تخفیف وآسانی امت کیواسطے سوال کرنا۔

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصی	بروح سید کونین سرور دوسرا
سو منون باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام	کیونکہ ہے یان ذکر پاک حضرت خیر الانام

راویان راست گفتار و ناقلان صداقت شعار نے لکہا ہی کہ فرمایا آپنے کہ بعد فراغ محامد الٰہی کے جبرئیل میرا ہاتہہ پکڑکے حجر بیت المقدس پر لیگئے وہان دیکہا مینے حجر سے آسمان تک ایک سیڑہی ہی کہ ایک سرا اوسکا یاقوت سرخ کا اور دوسرا زمرد سبز کا ایک پایہ

چاندی کا اور دوسرا سونیکا تمام جواہر بے بہاسے جڑا ہوا اور دو پر سبز زمرد کے اوسمین لگے ہوئے نہایت بڑے اور وسیع اگر ایک پر بچھاوے تمام زمین ڈھکجاوے اسیکو معراج کہتے ہین اور اوس معراج یعنے سیڑی کے پچاس مقام تھے ہر مقام ستر ستر ہزار برس کی راہ تہا اور ہر مقام پر ایک فرشتہ مقرب معین تھا اور ہر فرشتے مقرب معین کے تابع پچاس پچاس ہزار فرشتے تھے وہ سب آپس مین ایک دوسرے کو بشارت میرے آنے کی دیتے تھے اور میری طرف اشارہ کرتے تھے اور اوس معراج پر مین براق پر سوار ہوکر چلا ایک پلک مارتے مین آسمان اول پر پہونچا مین

احوال آسمان اول

نام اوسکا باب الحفظہ دروازہ اوسکا یاقوت سرخ کا تھا مرواریدکا قفل لگا تھا اسمعیل نام فرشتہ اوسکا دربان اوسنے آواز جبریل سنکر دریافت کیا کہ کون ہے آمین خدانے کہا مین ہون جبریل اور ہمراہ میرے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہین اوسنے دروازہ کہولدیا اور کہا مرحبا مرحبا خوش آمدید اور ایک روایت مین ہے کہ آسمان کا نام رقیعہ ہے سبز مرد کا بنا ہے وہان فرشتے برابر صف باندہے کہڑے ہین اور یہ تسبیح پڑہتے ہین سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ آپ فرماتے ہین کہ جبریل سے دریافت کیا مینے کہ عبادت انکی یہی ہے جبریل نے عرض کیا کہ جب سے یہ پیدا ہوئے ہین اسیطرح کھڑے ہین اور تا قیامت ایسے ہی قیام مین رہینگے آپ رب العزت سے دعا کرین کہ آپکی امت کو یہ عبادت نصیب ہو آپ نے دعا کی خداوند کریم

نے دعا آپکی قبول کی اور نماز پنجگانہ مین قیام فرض کیا۔ ہمین مناسب ہے کہ قیام نماز بہت درستی اور راستی کے ساتھہ ادا کرین تا درجہ قبولیت حاصل ہو پہر آپ فرماتے ہین کہ آسمان اول پر چند جماعت مجھکو دکہائی گئین اونکی کیفیت یہ تہی

نظم

گئے آسمان پر جو خیر الانام ۔ علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
مشرف کیا جبکہ افلاک کو ۔ تو دیکہا وہان شاد وغمناک کو
جماعت وہان دیکہی ایک خوشخصال ۔ نہایت فرحناک وخندہ حال
بدولت عمل نیک کے وہ تمام ۔ معزز وممتاز ذو الاحترام
وہ کرتے تہے وان کشتکاریکا کام ۔ وہ مصروف تہے اوسمین ہر صبح وشام
خدانے وہ برکات اوسمین رکہین ۔ کہ اک دانہ مین ساتھہ بالین لگین
تہے ہر بال مین سو سو دانے لگے ۔ اور بوتے ہی فوراً وہ پیدا ہوئے
لگی دیر اوسمین نہ اک آن کی ۔ یہ قدرت ہی اوسکی عجب شان کی
کہا پہر یہ حضرت نے جبرئیل سے ۔ جماعت یہ کسکی ہے اور کون ہے
کہا اونے اے سرور کائنات ۔ یہ دنیا مین جب تک رہے نیک ذات
سدا مال اپنا براہ خدا ۔ محبت سے کرتے رہے یہ فدا
جو تہے فعل بہتر وکار ثواب ۔ اونہین مین یہ دیتے تہے اے مستطاب
کیا خرچ راہ خدا مین جو مال ۔ تو حق نے دیا آج اونکو کمال
جو راہ خدا مین کرے خرچ مال ۔ خدا اوسکو وان دیوے عز وجلال
کلام خدا مین بہی آیا ہے یہ ۔ سنا گر نہین ہے تو سن مجہسے لے

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

تو سمجھا خدا نے جو دی یہ مثال ۔۔۔ غرض اس سے کیا اور کیونکر یہ چال

براہِ خدا یعنے دے جو کہ ایک ۔۔۔ ملین ساتھ سو مرتبے اوسکو نیک

جو چاہے تو اوسکو بھی دوگنا کرے ۔۔۔ رہِ فضل اوسکے کہان بند ہے

بیان خبر لے کاہلان نماز

جماعت وہان دیکھی پھر ایک اور ۔۔۔ عذاب والم سے وہ کرتے تھے شور

فرشتے کچلتے تھے پتھر سے سر ۔۔۔ وہ حالت یہ اصلی کے آتا تھا پھر

کچلتے چلے جاتے تھے ہر گھڑی ۔۔۔ سرون پر تھی اونکے مصیبت پڑی

کیا جبکہ سرور نے اونسے سوال ۔۔۔ کہا پھر ایہین خدا نے یہ حال

نماز ونکے وقتون کو جو ہین جواز ۔۔۔ اونہین تنگ کرکے یہ پڑہتے نماز

علاوہ ازین یہ رکوع و سجود ۔۔۔ تشہد و جلسہ قیام و قعود

کیا تھا اونھون نے بطرز خراب ۔۔۔ سو بدلے مین اوسکے یہ پایا عذاب

نماز جمعہ اور جماعت مین سب ۔۔۔ یہ کرتے تھے سستی سوا اوسکے سب

عتاب الٰہی مین ہین مبتلا ۔۔۔ کبھی اس سے ہونگے نہ ہرگز رہا

بھلا جو کہ پڑہتے تھے وقت تنگ کر ۔۔۔ سنین تمنے شامت کی اونکی خبر

جو پڑہتے نہین اونکا کیا ہوگا حال ۔۔۔ پڑی سب سے زیادہ اونھون پہ وبال

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ

بیان شامت نادہندگان زکوۃ

پھر ایک قوم دیکھی نہایت ذلیل — مرین پیاس سے پڑے کب سبیل
ملے خون اور پیپ کھانیکو وان — ہکادین فرشتے تو جاوین وان
ہکاتا ہے جیسے کوئی جانور — ہکالین اونہین سوی نارِ سقر
امین خدا نے کہا اونکا حال — زکوۃ اپنے واجب تھی رکھتے تھے مال
مگر ایک حبہ انہون نے ادا — سمجھکر کے واجب نہ کاہے کیا
ہوا حکم پر کچھ نہ اونکو خیال — ہوا مال آخر وہ جی کا وبال

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ

بیان خرابی شرابخوران

جو دیکھا وہان ایک جماعت کھڑی — ہے اونپر نہایت مصیبت پڑی
ہے آنکھ اونکی نیلی و منہہ ہے سیاہ — نہایت خرابی سی حالت تباہ
گیا ہونٹ اونپر کا سر سی گذر — پڑا ہونٹ نیچے کا زیر کمر
ملے اونکے کھانیکو پیپ اور لہو — لگی بھوک اونکو جو مانگین کبھو
تھی آواز اون کی مثال حمار — نہایت بُری اور بہت ناگوار

جو پوچھا تو بولے امین خدا	شرابی ہین یہ لوگ اے رہنما
خرابی ہے انکی کہ حکم خدا	نمانا انہون نے تو پائی سزا
کہین یہ امت تمہاری جناب	معذب ہوئے ہین بوجہ شراب

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

بیان خبر شاہدان کاذب

گروہ اور دیکھا بحال خراب	مصیبت کی اون کی نہ پوچھو حساب
زبان کھینچکر سر سے دی تھی نکال	عذاب و الم سے زبس تنگ حال
ہوا منہہ بھی سوّر کا اونکا تمام	عجب قہر مین مبتلا تھے وہ خام
تلے اور اوپر سے اونپر عذاب	غرض ہر طرف سے تہا اونپر عتاب
یہ فرمایا جبریل نے اوس گھڑی	مصیبت جو اسدم ہے انپر پڑی
گواہی یہ دیتے تھے جھوٹی بنا	بدل اوسکا اسدم یہ انکو ملا
خدا رکھے محفوظ اسبات سے	کہ جھوٹی گواہی دمی آفات لے

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

بیان سزائے سود خواران

ہوا حال ظاہر پہر اک قوم کا	گلے مین پڑا طوق لعنت کا تھا
گیا پیٹ بھی پھول رنگت تہی زرد	بڑا بار گردون سے اعضا مین درد
پڑی ہاتھہ پاؤن مین تہی ہتکڑی	مصیبت تھی اونپر نہایت کڑی

جو اوٹھتے تو گرتے وہ سب منہہ کے بل
زد و کوب سے تہا بدن اونکا شل

تلے اور اوپر بحال خراب
ہزارون طرح سے تہا اونپر عذاب

کہا بیاج کہانیکی یہ ہے سزا
کہ جسے منع حق نے کیا برملا

یہ کہا یاکئے سود ہوکر نڈر
رکہا خوف دل مین نہ جانیں خطر

الٰہی بچانا نہ کہاوین حرام
کرین کام وہ جس سے ہون نیکنام

اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ

بیان زنان نافرمان شوہران

گروہ عورتون کا وہان دیکہا پہر
بہرا میل آنکہون مین اور گنجہ سر

ہوا منہہ بھی کالا سیہ جون توا
لباس بدن آتشین سبکا تہا

فرشتے جو گرزونسے کرتے تہے مار
تو کتیون کے مانند کرتی پکار

کبہی مثل سور کے چلاتی تہین
پڑے قہر و آفت غضب مین پہنسین

سوا سب سے تہا اونکے اوپر عذاب
نہایت ذلیل اور حالت خراب

جو پوچہا شہ دوسرا نے کہا
امین خدا نے کہ یہ روسیاہ

سدا رکہتین ناراض خاوند کو
لڑا کرتین اون سے سدا جنگجو

یہ احسان خاوند فراموش کر
بہلا منہہ کو لڑتی تہین یہ بدگہر

خدا کا ہوا آج انپر عتاب
کہ حق میٹ اونکا کیا گہر خراب

چرا مال اورون کو دیتین کہلا
نکرتی خرابی یہ اون کی بگا

پڑا حق شوہر کا اونپر وبال
شرارت سے اپنے ہوئین پایمال

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ

پھر فرمایا آپنے کہ ایک فرشتہ دیکھا مینے کہ آدہا جسم اوسکا برف کا تہا اور آدہا آگ کا برف آگ کو بجھاتی نہین تھی اور آگ برف کو گلاتی نہ تھی حضرت جبرئیل نے کہا حق سبحانہ و تعالے نے عجب قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے اسکو بنایا ہے اور بادل پر اسکو موکل کیا ہے جس جگہہ حکم الٰہی ہوتا ہے وہین ابر کو لیجاتا ہے یہ رعد و برق یعنے کڑک و بجلی اسکی صحبت سے ہے جب ابر کو چلاتا ہے آواز رعد ظاہر ہوتی ہے اور جب اظہار سختی کرتا ہے برق چمکتی ہے پھر وہان سے مین ایک بڑی عظیم الشان دریا پر پہونچا اور جو عجائبات مینے اوس دریا مین دیکھی بیان نہین ہو سکتے پانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید اور موجین مانند پہاڑ کی مارتا تہا حضرت جبرئیل نے کہا نام اس دریا کا بحر الحیوت ہی بروز قیامت جب مردونکو زندہ کرینگے تو اسی دریا کا پانی برساوینگے اسکی تاثیر سے کل اعضاء پوسیدہ و خاک شدہ زندہ ہوکر میدان حشر مین جمع ہوجاوینگی پھر اوس دریا سے گذر کر آسمان دوم پر گیا مین

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصے	بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام	کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

ذکر آسمان دوم

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان دوم نہایت نورانی اور صاف تہا بسبب زیادتی نور کی اوسپر نظر نہین ٹھہرتی تھی اور ایک روایت مین لکھا ہے

کر سونیکا تہا حضرت جبریل نے بدستور سابق دروازہ کہلوایا داروغہ سے ملاقات
کرکے آگے گیا ہین تو ایک جماعت فرشتون کی بیٹہے دیکہی کہ حالت رکوع مین ہین
جبریل سے مینے دریافت کیا جبریل نے کہا جب سے کہ یہ پیدا ہوئے ہین اسی
حالت مین ہین کبہی سر اوٹہاکے اوپر کا آسمان نہین دیکہا انکی یہی عبادت ہے
آپ بہی دعا کرین تا خداوند کریم یہ عبادت مقبول آپکو اور آپکی امت کو مرحمت
کرے آپنے دعا کی خداوند کریم نے دعا آپکی قبول فرماکر نماز مین رکوع فرض
کیا پہر ایک فرشتہ اور دیکہا کہ اوسکے ستر ہزار سر تہے ہر سر مین ستر ہزار منہہ تہے
ہر منہہ مین ستر ہزار دہن تہے ہر دہن مین ستر ہزار زبانین ہر زبان سے نئی بولی
بولتا تہا ایک بولی سے دوسری بولی مخالف ہوتی تہی اور یہ تسبیح پڑہتا تہا
سُبحَانَ الخَالِقِ العَظِیمِ سُبحَانَ العَظِیمِ الاَعظَمِ سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ
اَستَغفِرُ اللّٰہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسکی روزی تنگ ہو یہ تسبیح درمیان
سنت و فرض فجر کے پڑہا کرے اسکی برکت سے خداوند کریم اوسکی روزی کشادہ
کرے اور تکلیف دور ہو پہر آپنے حضرت جبریل سے دریافت کیا کہ اس فرشتے
کو کیا خدمت سپرد ہے حضرت جبریل نے کہا کہ یہ بندون کے رزق پر موکل
ہے قاسم اسکا نام ہے ہر ایک کی روزی بموجب حکم الٰہی ہر دن کم و بیشکے پہونچاتا ہے

ذکر احوال آسمان سوم

آپ فرماتے ہین کہ پہر آسمان سوم پر گیا ہین وہان جماعت فرشتون کی دیکہی
بیٹہے کہ صف بستہ سجدے مین مشغول ہین حضرت جبریل نے کہا کہ انکی یہی

عبادت ہی اور ہمیشہ سجدے مین رہا کرتے ہین آپ بہی دعا کیجیے تا آپکو اور آپکی امت کو
یہ عبادت مقبولہ عنایت ہووے مینے دعا کی خداوند کریم نے میری دعا قبول فرماکر
سجدہ نماز مین فرض کیا اور دو سجدے فرض ہونیکا یہ سبب ہی کہ جب مینے فرشتونکو
سلام کیا تو اونہون نے سر اوٹہاکر مجہکو سلام کا جواب دیا اور پہر سجدے مین مشغول
ہوگئے اس سبب سی دو سجدے نماز مین فرض ہوئے پہر وہانسے گذر کر ایک فرشتے
کو دیکہا مینے کہ کرسی پر بیٹہا ہے اوسکے ستر ہزار سر ہین اور ستر ہزار پر ہین ہر پر مشرق
سے مغرب تک دراز ہے اور گرد اوسکے اور فرشتے بڑے بڑے قد آور بیٹہے تہے۔
طول ہر ایک کا دو لاکہہ نو د ہزار سالہ راہ کا تہا عمود ہاے آتشین ہاتون مین
لئے ہوئے ایک جماعت کو مارتے تہے اور ریزہ ریزہ کرتے تہے پہر وہ درست
ہوجاتے تہے پہر مار کر ٹکڑے ٹکڑے کرتے تہے اور وہ چلاتے تہے حضرت
جبرئیل نے کہا کہ اس فرشتے کا نام صوخائیل ہے اور یہ قوم کہ جس پر عذاب
شدید ہوتا ہے منکر اور ظالم اور جابر آپکی امت کے ہین قیامت تک یہ قوم
بد اسی عذاب مین مبتلا رہے گی نجات نپاوے گی

دربیان حالات چرخ چہارم

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چرخ چہارم نقرۂ خام کا ہی نور کا قفل
لگا ہے اوس پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکہا ہے جبرئیل نے دروازہ
کہلوایا مین اوپر گیا موضائیل فرشتہ اوسکا موکل ہے جبرئیل نے کہا اسے سلام
کرو مینے سلام کیا اوسنے جواب سلام دیکر مجھے کنار مین لیا اور ہاتہ چوم کر کہا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرَانِیْ وَجْهَكَ یعنی حمد ہے اوس خداے عزوجل کو جس نے
آپکے دیدار سے مجھے شرف بخشا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو رات تشریف کی
ہے اس رات اپنی امت ضعیفہ کو مت بھولنا اور جو عنایت ہو حصہ امت کا بھی
ضرور لینا اور جو فرض کیا جاوے اوس مین تخفیف اعمال امت کا سوال کرنا
پھر فرمایا آپنے کہ اور فرشتونکو دیکھا مینے کہ دوزانو بیٹھے تسبیح مین مشغول ہین جبرئیل
نے کہا انکی یہی عبادت ہے حضور نے پسند فرماکر اپنے لئے اور امت کے واسطے دعا مانگی
حق تبارک وتعالی نے درخواست آپکی منظور فرماکر قعدۂ اخیرہ فرض کیا پہر
عزرائیل کو مینے دیکھا کہ کرسی پر بیٹھے ہین اور روبرو اونکے ایک طشت اور ایک
دفتر رکھا ہے اور لوح ہاتھ مین ہے اور ہر دم اوس پر نگاہ ہے اور ایک درخت
عظیم الشان سامنے اونکے ہے اور طشت مین سے دمبدم کچھ اوٹھا اوٹھا بھی
سیدھی طرف کے فرشتونکو اور کبھی بائین جانب کے ملایک کو دیتے تھے اونکے
دیکھنے سے مجھے خوف معلوم ہوا اور لرزہ بدن مین آیا جبرئیل سے مینے دریافت
کیا جبرئیل نے کہا نام انکا عزرائیل ہے مٹانیوالا راحتونکا پریشان کرنیوالا جماعتونکا
یتیم کرنیوالا بچونکا بیوہ کرنے والا عورتونکا پھر جبرئیل نے میرے حال سے عزرائیل
کو اطلاع دی مجھے دیکھکر تبسم کیا اور تعظیم دی اور بشارت عظمت وکرامت کی
دی مین خوش ہوا اور کہا اے عزرائیل اس حال کی خبر دو مجھکو کہ یہ کیا ہے
کہا یہ طشت مثال دنیا ہے اور لوح اجلنامہ اور دفتر روزنامچہ اور درخت
نشان زندگی ہے درخت کے پتونپر ایک طرف نام بندونکا اور دوسری جانب
سعادت وشقاوت لکھی ہے داہنے جانب کی فرشتے رحمت کے اور بائین جانب

کے ملایک غضب کے ہین جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے پتّا اوسکے نام کا زرد ہوجاتا ہے جب پتّا لوح پر گر پڑتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اجل اسکی آگئی اور نام اوسکا مٹ جاتا ہے مین اوس سے دریافت کرکے قبض روح کرتا ہون اگر مرنیوالا مرد نیک سخی نمازی متقی پرہیزگار ہوتا ہے تو روح اوسکی قبض کرکی داہنے جانب کے فرشتے جو رحمت کے ہین اونکو دیتا ہون اور اگر مرنیوالا کافر یا مشرک یا زانی یا شرابی یا سودخوار یا بےنماز یا دغاباز یا منافق ہوتا ہے تو روح اوسکی نکال کر بایئن جانب کے فرشتے جو قہر وغضب اور عذاب کی ہین اونکے سپرد کرتا ہون

مسدس

تھے داہنے جانب جو کھڑے اونکی فرشتے
رحمت کے نشان چہرہ انور سے ٹپکتے
انوار ضیا چہرے سے تھے اونکے چمکتے
انوار نکلتے تھے کبھی بات جو کرتے
دیکھے جو کوئی اونکو دم سختئے سکرات
فوراً ہو عیان چہرے سے شادی کی علامات

تھے بایئن طرف اور ملایک بھی وہان پر
صورت تھی مہیب ایسی جو دیکھے تو لگی ڈر
دیکھا جو اونہین لرزہ ہوا میرے بدن پر
ملبوس سیہ اونکا تھا اور چہرہ سیہ تر
شعلے بھی نکلتے تھے سیہ اونکے دہن سے
جان کرتی تھی پرواز اونہین دیکھ بدن سے

پوچھا تو کہا قابض ارواح نے حضرت
رحمت کے فرشتے ہین یہ اے حامی امت
ہین داہنے جانب جو فرشتے میری اسوقت
حقسے ہے مقرر انہین اسبات کی خدمت

خاصانِ خدا کے یہ دم واپسین جاکر
ارواح کرین قبض مگر مژدہ سنا کر

ہین جانب بائین جو فرشتے میر ہواسدم
سکرات کی سختی کا کیے تکرین غم

یہ قبض کرین کافر و بدکار کا جادم
پہونچائین وہ ایذا کہ جو دیکھی ہو بہت کم

جان کہینچے وہ اسطرح سے ہر عضو بدن کی
کہینچے کوئی کانٹو نپہ بچا بر دمن کی

آپ فرماتے ہین کہ مینے عزرائیل سے پوچھا کہ سب فرشتے کسقدر ہین عزرائیل نے کہا کہ گنتی انکی مجہکو معلوم نہین مگر ہر بندیکی قبض روح کو چہہ لاکہہ فرشتے رحمت کے نیک لوگونکے واسطے اور چہہ لاکہہ فرشتے عذاب کے بدکارونکے واسطے ہر روز نئے آتے ہین پہر مین جیسا مردہ ہوتا ہے روح قبض کرکے ویسی فرشتونکو دیتا ہون اور جو ایکبار فرشتے آتے ہین پہر وہ دوبارہ قیامت تک نہین آتے پہر مینے دریافت کیا کہ ہر شخص کی روح تمہین قبض کرتے ہو یا اور فرشتون کو بہی اوسمین دخل ہے کہا جبسے مجہے یہان بٹہایا ہے اوٹہنے یا ہلنے کی فرصت نہین ملی یہین بیٹہا ہون لیکن ستر ہزار فرشتے میرے تابع ہین اور ہر ایک فرشتہ ستر ستر ہزار لشکر فرشتونکا مالک ہے اونہین بہیجتا ہون وہ تمام بدن سے روح کہینچکر حلق تک لے آتے ہین پہر مین یہین سے ہاتہہ دراز کرکے قبض کرلیتا ہون ـــ

مسدس

پہر خود ملک الموت کا شفقت سے پکڑ ہاتھ
کی عرض کہ اے باعثِ تخلیق سملوات

فرمایا جو ماتون تو کہون تمسے مین ایکبات
ارشاد ہو فدو لیسے وہ ہین کون مہمات

فرمایا کہ امت کا مجھے اپنے الم ہے
یہ قہر و غضب یکہ نہایت ہوا غم ہے

اس سختی و تنگی کی کہاں اونمین ہے طاقت
حالت ہی ضعیف ایسی نہین جسکی نہایت
ہرگز متحمل نہو اسکے میری امت
اونسے تو یہ دیکھی بھی نجاویگی مصیبت

آسانی اگر حال پہ امت کے کروگے
احسان کا یہ بار گویا مجھپہ دھروگے

سنکر ملک الموت نے کی عرض کہ حضرت
اسکی نہ کرین فکر کبھی شافع امت
شفقت ہے میری آپکی امت پہ نہایت
ہو جیسے کہ ماباپ کی اولاد پہ شفقت

اس امر کی تعمیل تو بدل سے کرونگا
فرمایا جو حضرت نے خیال اسکا رکھونگا

پر عرض ہے خدمت مین سوا اسکے میری اور
کرتا ہون بیان قسمیہ فرماوین ذرا غور
منظور رضا جسکو کہ ہے آپکی ہر طور
کرتا ہے دعا آپکی مقبول ہے فی الفور

سردار کیا جسنے تمہین جملہ نبی پر
کہتا ہون قسم آپسے اوس ذات کی کھاکر

ہر بار ندا حق سے مجھے ہوتی ہے دن رات
امت پہ محمد ص کے نکرنا تو صعوبات
وہ فضل کا رکھتے ہین مرے دلمین خیالات
میرے ہی بہت حال پہ ہے اونکی عنایات

آسانی و نرمی تو سدا اونسے کیا کر
محبوب کی امت ہی خیال اونکا رکھا کر

حضرت عزرائیل فرماتے ہین کہ حضور کبریائے جلیل سے ہر رات دنمین ستر ہزار مرتبہ

مجھکو تاکید اور خطاب ہوتا ہے کہ امت محمدی اور غلامان احمدی کے ساتھ اے عزرائیل وقت سکرات جانکنی کے سہولت و آسانی اور شفقت و مہربانی کر

قطعہ

کو عذاب حشر جا قطا اور تنگی گور کی	سخت ہین یہ سب مقامات مصیبت بیگمان
پھر ہمین کیا خوف ہی جب ہو ہماری حال پر	فضل مولے ظل احمد اور فرشتہ مہربان

فرمایا جناب سرور کائنات نے کہ بیت المعمور میں کہ کعبہ ہے آسمانپر فرشتونکا گیا ہین اور دیکھا مینے کہ ایکدانہ یاقوت سرخ کا بنا ہے اور زمرد کے دو دروازے لگے ہین ہزار قندیل لعل و یاقوت و گوہر کے آویزان ہین منبر سونیکا ہے مینارے سفید نقرہ خام کی بلندی مین پانسو برس کی راہ کی اور جب سے وہ بنا ہے قیامت تک ستر ہزار فرشتے ہر روز عرش بریں سے دریائے نور مین غسل کر کر دامے نور دوش پر ڈالکر لبیک کہتے ہوئے طواف اوسکا کرتے ہین اور جو ایکبار طواف کر کے چلے جاتے ہین پھر وہ دوبارہ نہین آتے دوسرے آتے ہین قیامت تک یہی سلسلہ جاری رہیگا جبرئیل میرا ہاتھ پکڑ اندر لیگئے اور کہا یا حبیب اللہ یہان ساتون آسمان کے فرشتے جمع ہوتے ہین انکے امام آپ ہو جئے اور دو رکعت نماز پڑھائی جیسے دنیا مین انبیا کے امام ہوکر نماز پڑہائی تہی مینے دو رکعت نماز پڑہائی سب فرشتون نے میری اقتدا کی وہ جماعت فرشتون کی دیکھکر مجھکو تمنا ہوئی کہ میری امت مین بہی ایسے ہی جماعت ہوا کرے اللہ تبارک و تعالی نے میری تمنائے دلی معلوم کرکے فرمان جاری کیا کہ اے محمد تیری امت کو بروز جمعہ ایسے ہی جماعت اور حاضری دربار کا حکم صادر

کرو نکا چنانچہ فرمایا یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ اور فرمایا حق تبارک وتعالی نے کہ ثواب عبادت عابدان اس مکان مقدس کا تیری امت ضعیفہ کو جو عبادت کرتے ہین اور نماز جمعہ یا جماعت ادا کرتے ہین دونگا اور جو نماز نہین پڑھتے وہ اس نعمت عظمی سے بے نصیب ومحروم ہین لکھا ہے کہ بروز جمعہ سب فرشتے بیت المعمور مین جمع ہوتے ہین حضرت جبرئیل مینار پر اذان دیتے ہین اور اسرافیل منبر پر خطبہ پڑھتے ہین میکائیل امام ہوکر نماز پڑھاتے ہین ساتون آسمانکے فرشتے اونکے پیچھے نماز پڑھتے ہین جب نماز سے فارغ ہوتے ہین تو جبرئیل کہتے ہین اے فرشتو گواہ رہو تم کہ مینے اپنی اذان واقامت کا ثواب موذنان امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا پھر اسرافیل کہتے ہین کہ مینے ثواب خطبے کا خطیبہاے امت احمدیہ کو بخشا پھر میکائیل کہتے ہین کہ مینے ثواب امامت کا اماموں امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا پھر سب فرشتے ساتون آسمان کے جو مقتدی تھے کہتے ہین ہمنے ثواب اپنی نماز کا مقتدیان امت محمدی کو بخشا پھر فرمان حق جل وعلی نازل ہوتا ہے کہ اے ملایک تم کیا سخاوت وفیاضی اپنی ہمارے روبرو نسبت امت محمدی ظاہر کرتے ہو مین پیدا کرنیوالا سخاوت وفیاضی کا ہون مجھسے بڑا سخی کون ہے گواہ رہو تم کہ مینے امت محمدیہ کو بخشا اور عذاب آخرت سے نجات دی شعر

بڑی ہی شان مالک کی وہ ایسا شانوالا ہے	کرے فضل وکرم جسپر تو اوسکا بول بالا ہے

افسوس ہے اوپر حال بے ملال اون اشقیان غافل وبے پرواکے کہ بسبب کاہلی اور سستی کے نماز جمعہ اور نماز پنجگانہ ترک کرکے اس ثواب عظیم اور بخشش خداوند کریم

سے محروم و مایوس ہو کر اپنی جانکو بسبب ارتکاب معاصی و ترک نماز دوزخ کے
عذاب الیم مین پہنساتے ہین خداوند کریم توفیق دے ۔

نزول رحمت خالق ہو لاتعد ولا تحصے	برروح سید کونین و سرور دوسرا
مومنون باہم پڑہو تم الصلوۃ والسلام	کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

احوال آسمان پنجم

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان پنجم یاقوت سرخ کا ہے اور اسقدر بڑا ہے کہ یہ چارون آسمان اور ساتون زمین اوسکے نیچے ڈہکجاوین وہان ایک جماعت فرشتون کی مینے دیکہی کہ کہڑے تسبیح مین مصروف ہین جبرئیل سے مینے دریافت کیا کہ انکی عبادت یہی ہے جبرئیل نے کہا کہ ہان آپ بہی دعا کیجیے آپنے دعا کی خداوند کریم نے مستجاب فرما کر مجہکو اور میری امت کو عنایت فرمائی پہر مینے ایک ایسے بڑے فرشتے کو دیکہا کہ بیان نہین ہوسکتا اور گرد اوسکے اور فرشتے ویکہے نہایت طویل سر اونکے زیر عرش اور پاؤن ساتون زمین کے نیچے ہاتون مین عمود آتشین لئے ہوئے اور ایک جماعت آدمیون کی اولٹے لٹکے ہوئے اور لباس آتشین اونکو پہنایا گیا اور وہ فرشتے اونکو مارتے تھے ہر ضرب کے ساتہہ آگ نکلتی تہی اور گوشت اونکا ریزہ ریزہ ہو کر گرتا تہا پہر درست کرکے مارتے تہے پہر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا تہا جبرئیل سے مینے پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نے کہا کہ یہ مشرک ہین جو ثالث ثلثہ کے قایل ہین یعنے جو کہتے ہین کہ خدائی بٹی ہوئی ہے تین شخصون مین اللہ اور عیسے اور مریم مین قیامت تک اسی عذاب مین مبتلا رہینگے

آسمان ششم

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان ششم موتی کا بنا ہی وہانکے
عابدونکو مینے دیکھا کہ سب قیام مین ہین نہایت عاجزی اورانکساری
کے ساتھہ پھر وہانسے گذر کر ایک دروازہ کافور کا مینے دیکھا آستانہ اوسکا
سفید درازی مین تحت الثرے سے عرش تک قفل اوسمین ساتون آسمان
وزمین کے برابر لگا ہوا اوس دروازیکے درازی اور قفل کی بڑائی دیکھکر
مجھکو تعجب ہوا مینے جبرئیل سے دریافت کیا جبرئیل نے کہا کہ اس دروازیکا
نام باب الامان ہے جب حق تعالی نے دوزخکو پیدا کیا اور عذاب طرح
طرحکا اوسمین رکھا دوزخ نے شرر ریزی اور شعلے افشانی شروع کی ساتون
آسمانکے فرشتون اور ساتون زمین کے آدمیون نے خداوند کریم سے امن
وحفاظت چاہی اللہ تبارک وتعالے نے کمال فضل وکرم سے یہ دروازہ
درمیان دوزخ اور آسمان وزمین کے حائل کردیا تا سب امن وامان مین رہین

آسمان ہفتم

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان ہفتم جوہر سفید کا ہی اور فرشتے
اوس پر بے انتہا ہین اون مین ایک فرشتہ دیکھا مینے کہ اوسکے چار منہہ تھے
اور کرسی پر بیٹھا تھا ایک منہہ آدمیکا اور ایک گائیکا اور ایک سبع کا اور ایک
مرغ کا ہر منہہ مین زبان تھی ہر زبانسے تسبیح کہتا تھا اور اللہ تبارک وتعالی سے

رزق مانگتا تھا اوسکی دعا کی برکت سے دنیا مین ان چار قسم کے مخلوق کو رزق ملتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو وہان دیکھا میٔنے اور اونھون نے یہ وصیت کی مجھکو کہ اپنی امت سے کہو کہ زمین بہشت کی پاک قابل زراعت ہی اوس مین کھیتی کرین اور درخت لگاوین مینے پوچھا کیونکر اونھون نے فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کثرت سے پڑہا کرین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بکثرت پڑہا کرین اسکی برکت سے نعماے بہشت نصیب ہون گی پہر وہانسے مجھکو سدرۃ المنتہے پر لے گئے۔

سدرۃ المنتہیٰ

وہ ایک درخت ہی تنہ اوسکا سونیکا ڈالیان بعض موتی کی بعض زمرد کی بعض یاقوت کی اور بلندی اوسکی جڑہ سے ڈالیون تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے اور فرشتے اوس پر اسقدر ہین کہ سواے خداوند تعالیٰ کے اور کوئی نہین جانتا وہ سب فرشتے میری زیارت کو آئے اور تسلیم بجالائے اور رحمت رب العزت کی مجھکو بشارت دی اور تمام عبادت اپنی مجھپر تصدق کی اور ثواب کل زہد و ریاضت اور تسبیح و عبادت قیامت تک کا اپنا میری امت کو بخشتا ایک شاخ اوسکی ایکدانہ زمرد سبز کے بلندی مین ایک لاکھہ برسکی راہ ہر شاخ پر ایک پتہ کہ وسعت اوسکی برابر ساتہہ آسمانون کے اوس پتے پر ایک فرش نور کا

بچھا ہوا محراب اوسکی یاقوت سرخ کی بلندی اوسکی اٹھارہ ہزار برس کی
راہ کی وہ مقام جبرئیل ہے وہان ایک کرسی میرے نام کی بچھی تھی جبرئیل
نے مجھے اوس کرسی پر بٹھایا اوسکے پاس چودہ ہزار کرسیان یاقوت سرخ
کی بچھی تہین اونپر کلام مجید لکھا تھا گرد ہر کرسیکے چالیس ہزار فرشتے کھڑے
تلاوت مین مصروف تھی جبرئیل نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ
یہان دو رکعت نماز پڑہتے جائیے تا میرے مکان مین برکت ہو مینے دو رکعت
نماز وہان پڑہی سب ملائکہ سدرہ نے میری اقتدا کی پہر ایک نہر دیکھی مینے
کہ یاقوت اور زمرد کے ریزونپر بہتی تہی اور آبخورے اور گلاس موتی اور
یاقوت اور زبرجد کے اوسکے کنارے پر دہرے تھے جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض
کوثر ہے حق تعالی نے آپکو عنایت کیا ہے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ مینے ایک گلاس
پانی اوسکا پیا شہد سے زیادہ شیرین دودھ سے زیادہ سفید مشک سے زیادہ خوشبودار
برف سے زیادہ سرد پایا پہر ایک فرشتہ دیکھا مینے بہت بڑا اوسکی ستر ہزار سر تھے
ہر سر مین ستر ہزار رو ہر رو مین ستر ہزار دہن اور ہر دہن مین ستر ہزار گیسو ہر
گیسو مین ہزار ہزار موتی ہر موتی مین دریاے نورانی بہتے تھے اور اوسمین
مچھلیان تہین ہر مچھلی کے پشت پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ لکھا ہے
جبرئیل نے کہا یارسول اللہ اسے سلام کرو مینے سلام کیا اوسنے بازو کھولکر مجھے
بغل مین لیا اور پیشانی مری چوم کر کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو آپکو
اور آپکی امت کو کہ برکت سے رمضان المبارک کے بخشی گئی مین نہایت خوش ہوا
پہر مینے دیکہا کہ دو صندوق مقفل سو ہزار قفل سے نور کے رکھے ہین مینے پوچھا

اسمین کیا ہے اوسنے کہا انہین برات اور سند آزادی آتش دوزخسے روزہ
داران امت جناب ہین یعنے جو لوگ روزہ رکہتے ہین وہ بسبب روزنکے
آتش دوزخسے نجات پاوینگے بعد ازان ایک فرشتہ دیکہا مینے بصورت مرغ
سفید کے زیر عرش عظیم ایک ستون ہے نور کا وہ اوسکا مکان ہے دونو طرف
ساتہہ ساتہہ لاکہہ بازو ہین ہر بازو مین ساتہہ ساتہہ لاکہہ پر ہین مروارید اور یاقوت اور
زر سرخ اور چاندی سفید اور مشک اور عنبر اور کافور اور زعفران کے اور
ہر بازو پر اوسکے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ لکہا ہے پانچون وقت نماز کے
وہ بازو ہلاتا ہے اوس سے آواز پاکیزہ نکلتی ہے اوسکی ہواسے درخت بہشت کے
جنبش کرتے ہین حورین اوسکے پرون کی آواز سنکر لعل و یاقوت کی کنگرونمین
جاکر آپس مین خوشخبری دیتی ہین اور کہتی ہین کہ وقت عبادت اور نماز امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا اور جب یہ فرشتہ ہلتا ہے تو وہ ستون اور قبہ بہی
حرکت کرتا ہے عرش مجید جنبش مین آتا ہے خطاب حق تبارک اور تعالی کا
ہوتا ہے کہ اے فرشتے کیون ہلتا ہے وہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ الٰہی تو علیم
و دانا ہے اسوقت تیرے حبیب کی امت نماز ادا کرنیکے واسطے اوٹھی ہی فرمان
الٰہی ہوتا ہے کہ میرے حبیب کی امت نے میرا حکم قبول کیا اور فرمانکی تعمیل کی
مین راضی ہوا اونسے تو گواہ رہ اے فرشتے اسبات کا کہ مینے نماز پڑہنے والونکو
منظور کیا بنظر رحمت اور جو کوئی منظور میری رحمت کا ہے وہ دوزخسے آزاد
ہی اور مستحق نعماے بہشت کا ہی

نزول رحمت خالق ہو لاتعد ولاتحصے	بروح سیّد کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑھو تم الصلوۃ والسلام	کیونکہ ہے یان ذکر پاک حضرت خیرالانام

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبریل نے میرا ہاتھ پکڑکر اپنے مقام سے اعلاے سدرہ تک پہونچایا اور رخصت طلب کی مینے کہا اے جبرئیل مجھے تنہا چھوڑتا ہے عرض کیا یارسول اللہ یہانسے آگے جاؤنگی مجھے طاقت نہین مینے اوسکا ہاتھ پکڑکر ایک قدم آگے بڑہایا جبریل ہیبت جلال رب جلیل سے لرزان اور گریان ہوکر منت وزاری کرنے لگا کہ مجھکو میرے مقام پر پہونچا دیجیے ورنہ ہیبت جلال خالق ذوالجلال سے جل جاؤنگا مینے کہا کہ اگر ایک قدم پیچھے ہٹونگا شوق وصال سے سوختہ ہونگا جب مینے دیکھا کہ جبریل دہشت سے گلا جاتا ہے مینے ہاتسے ایک اشارہ کیا پانسوبرسکی راہ جبرئیل پیچھے چلا گیا اور اپنے مقام پر پہونچ گیا فرمان رب العزت مجھکو پوشیدہ ہوا کہ اے حبیب میرے کیا فکر کرتا ہے درازی میدان حشرکی یہان ایک اشارہ سے تمہارے ہاتھ کے پانسو برسکی راہ جبریل کو کہ تو ایک قدم مین لایا تہا پہونچا دیا فداے قیامت کو تمہارے لب شفاعت ہلانیمین امت اگرچہ پچاس ہزار سالہ راہ قیامت آن واحد مین قطع کرے تو کیا بعید ہے پہر مین وہانسے تنہا چلا بہت حجاب ظلمات و انوار کے طے کیے جب ستر حجابونسے گذر گیا مین تو براق رہ گیا پہر رفرف سواری کے واسطے حاضر ہوا مین اوس پر سوار ہوکر پایہ عرش تک پہونچا یہانتک کہ درمیان میرے اور عرش کے ایک پردہ رہگیا تب رفرف غائب ہوگیا پہر ایک صورت گہوڑے کی مرواریدآبدار سے بنا ہوا تسبیح کہتا ہوا منہ سے نور جہڑتا ہوا میری

پاس آکر مجھے خود پر سوار کراکر اوس پردیسی گذار کر ساق عرش پر پہونچا دیا جب
مین حجاب کبریا کو پہونچا وہ بھی غایب ہو گیا مین بے سواری رہگیا اور
بسبب تنہائیکے خوف غالب ہوا ناگاہ ابوبکر صدیق کی آواز کان مین آئی
کہ کہتا ہے قِفْ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّی یعنے ٹہر یا محمد کہ رب تیرا نماز پڑہتا ہی
حیران تہا کہ ابوبکر یہان کیونکر آیا ناگاہ حضرت رب العزت سے خطاب ہوا اُدْنُ یَا
خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ نزدیک ہوا ے بہتر خلق کی نزدیک
ہوا ے احمد نزدیک ہوا ے محمد ہر بار اس خطاب سے مشرف ہوتا تہا اور قدم
آگے بڑہاتا تہا ہر قدم مین اسقدر مسافت طی کرتا تہا جسقدر زمین سے دنیا تک
غرض ہزار بار خطاب اُدْنُ مِنِّی کا سنا پہر مرتبہ دَنٰی کو پہونچکر درجہ فَتَدَلّٰی پاکر
خلوتخانہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی سے فایز ہوکر مورد اختصاص فَاَوْحٰی
اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی کا ہوا **مسدس**

اک آنمین پہونچے وہ مقامات کو سرور
کہتے نبی آپ کی عظمت پہ نظر کر
جبرئیل کے جلتے تہے جلالت سی جہان پر
اس شانکا دیکہا نہ سنا ہمنے پیمبر
سردار کیا حق نے اونہین فضل و کرم سی
ممتاز کیا اونکو سبہی باتونمین ہمسے

کیا ہمت عالی ہے شہ ہر دوسرا کی
ہر چیز پہ مختار ہوئے ارض و سما کی
آنکہونسے وہان دیکہا سنین باتین خدا کی
منظور ہوئے آپکے ہر بات رضا کی
بے پردہ وہان کرتے رہی عرض ادب سے
خالق نے کہا آپسے اور آپ نے رب سے

کیا عزت و توقیر ملی آپ کو او سجا
مالک نے کہا بخشا تجھے ہمنے سبھی جا
جن باتونکا ارمان تہا وہ آپ کا نکلا
اور مانگ لے جو مانگنا ہے تجھکو تمنا

محبوب ہمیرے دل مین نہ رکھو اپنی تو وسواس
بیخوف و خطر کہا لے جو ہو جیمین تیری آس

کی عرض یہ حضرت نے کہ اے میرے خداوند
رہتا ہون اسیواسطے ہر دم مین جگر مند
عصیان نے لگی جامہ امت مین ہین پیوند
کر دے تو اگر عفو تو ہو جاؤن مین خورسند

دربار مین مالک کے یہی عرض ہے میری
فرمایا کہ بخشا جو خوشی اسمین ہی تیری

اے اقبال احمد و اے خادمان درگاہ محمد نثار ہو جانیکا مقام ہی کہ اللہ تبارک و تعالی فریفتہ و رضا جوی اپنے محبوب و مرغوب کا ہر وقت و ہر آن ہی اور محبوب کبریا و معشوق حق جل و علی شیدا و مفتون ہر لحظہ و ہر لمحہ امت اپنی کا ہی ہمین شکر اس احسان کا ہر وقت کرنا چاہیے

اے شفیع المذنبین اے رحمۃ للعالمین
ای مہبط روح الامین ای تاج فرق مرسلین
پاتے نہ ہم راہ ہدے ہوتے نہ تم گر پیشوا
کیسا کرم ہم پر کیا تمنے کریم الاکرمین
عصیان ہمارے پیش رب بخشائے تمنے سب کے سب
ہو شکر اسکا ہمسے کب اے رحمۃ اللعالمین
محبوب ذات کبریا جو حق سے مانگا وہ ملا
بخشائی امت کی خطا بر ہمتت صد آفرین
احسان کیا ہم پر کیا راہ ضلالت سے بچا
رستہ دیا سیدہا بتا اے رہنمای مومنین
منظور حق فوراً ہوا جب ہاتھ اوٹھا مانگی دعا
حق مین کیا سکے بہلا تمنے ولے المسلمین
معراج کو آئے آنمین اونکی کہون کیا شان مین
دیکہو لکہا قرآن مین پہونچے سر عرش برین

دیدارِ حق آنکھوں سے جا دیکھا سنا سب ماجرا
عاشق تمہارا ہی خدا ای صاحبِ عین الیقین

حق نے وہ رتبہ دیا سب خلق سی تمکو سوا
ای مرحبا صل علی تمسا سنا ہمنے نہین

جائین کدہر ہم چھوڑ کر ڈہونڈین ملی کب السیاد
ای سید والا گہر ہمکو سوا تیرے کہین

چارون طرف سے یہ گدا ہی فوج غم کے گہرا
اب کیجیے اسکو بچا ہی درد سے اندوہگین

اس نفس نے رسوا کیا در پہر آ کر ہے پڑا
اب در پہ لو اپنے بلا محبوب رب العالمین

مقبول ہو یہ التجا حافظ جو کرتا ہی دعا
آمین کہو کر کے بکا تم بھی گروہِ مسلمین

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصے
بروح سید کونین و سرور دوسرا

مومنون باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام
کیونکہ ہی بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

داستان صفت اشان تشہد یعنی التحیات

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مین پردے طے کرکے سوائے ایک پردے کے کہ نور کا تہا عرش پر پہونچا وہان ایک کرسی موتی روشن اور یاقوت سرخ کی تھی اوسپر بیٹھا مین پس پردے سے آواز آئی کہ یا محمدؐ اس آواز سے ایسی دہشت مجہپر غالب ہوئی کہ قریب تہا کہ مین گر پڑون ناگاہ ایک قطرہ منہہ مین میری عرش سے یا پردہ رحمت سی گرا مین اوسکو پی گیا بخدا اسقدر شیرین تہا کہ اوس سے زیادہ شیرین مینے تمام عمر نہین چکہا اوس قطرہ سے تمام علم اولین و آخرین مجہپر کہل گیا اور وہ وحشت و دہشت سب دفع ہوئی پہر مین حکم کیا گیا ساتھ حمد و ثنا کے پس بالہام ربانی کہا مینے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰۃُ وَالطَّیِّبَاتُ حق تبارک و

تعالی نے فرمایا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر ہمنے
کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جب ملائکہ ملکوت نے یہ مرتبہ
میرا دیکھا تو یکبارگی سبھی باآواز بلند یہ کہا اور اس آواز کا تمام ملکوت اور جبروت مین
شور و غلغلہ پڑگیا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ منقول ہے کہ حقتعالی نے فرمایا کہ جب کوئی سفر سے مراجعت کرتا ہے
تو دوستونکے واسطے کچھہ تحفہ لیجاتا ہے تم کیا لیجاوگے آپنے عرض کیا جو عنایت
ہو فرمایا جو ہمنے کہا اور تمنے اور ملائکہ نے کہا یہ سب تحفہ امت کیواسطے یعنی
التحیات لیجاؤ تا ہر نماز مین پڑہین اور سعادت ابدی حاصل کرین

روایت انفصال تحت ملائکہ مقربکے چالاکھہ برس سی کرتے تھے

اور حدیث معتبر مین ہے لکھا	اسطرح فرماتے ہین خیرالورے
مینے دیکھی خاص ذات کبریا	شکر کا سجدہ ادا اوسدم کیا

مجھسے پوچھا میرے خالق نے یہ حال
ہین فرشتے کس مین کرتے قیل و قال

عرض کی مینے کہ تو ہے اے کریم	راز سے مخفی و جلی سب کا علیم
تجھپہ ظاہر ہے یہ سب میرے رحیم	ذات عالی ہے تیری از بس عظیم

سنکے یہ رکھی ہتھیلی درمیان
دونون شانونکے میرے ہو مہربان

پایا اوس سے مینے رحمت کا نشان	اور راحت پہونچی دل کے درمیان

تھا جو حال غیب اور رازِ نہان		ایکدم مین ہو گیا مجہپر عیان

پھر کیا مجہسے بہی اُسدم سوال اب فرشتون کا بیان کر سارا حال

حق تبارک وتعالے نے پھر مجہسے دریافت کیا کہ اے محمدؐ کچھہ خبر ہے تجھکو کہ فرشتے کیا کہتے ہین اور کس بات مین جھگڑا کرتے ہین مینے عرض کیا کہ ہان جانتا ہون وہ کفّارات مین بحث کرتے ہین یعنے عبادات مین کہ موجب کفّارات گناہ ہین ارشاد ہوا کہ کیا ہین کفارات مینے عرض کیا اَلْکَفَّارَاتُ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ وَالْمَشْیُ بِالْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَتِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ یعنے چھپانیوالی گناہون کی تین چیزین ہین پہونچانا پانیکا وضو مین اوسکے مقامون پر وقت سردی اور سرکشی نفس کے اور جانا پیادہ پا واسطے ادائے نماز جماعت کے اور انتظار نماز آئندہ کا کرنا بعد نماز کے جو کوئی ان تین چیزونپر قیام کرے زندگی اچھی طرح گذارے اور دنیا سے باایمان جاوے اور گناہونسے پاک ہووے جیسے ماکے پیٹ سے پیدا ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ حق تعالے نے فرمایا فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَائِکَۃُ الْاَعْلٰی کس چیز مین جھگڑا کرتے ہین فرشتے مقرب حضرت نے کہا فِی الْکَفَّارَاتِ وَالْمُنْجِیَاتِ وَالدَّرَجَاتِ وَالْمُھْلِکَاتِ یعنے بیچ چیزین کفارات اور نجات دینےوالین اور درجہ بلند کرنے والین اور ہلاک کرنیوالے کی گفتگو کرتے ہین حقتعالے نے فرمایا صَدَقْتَ یَا مُحَمَّدُ سچ کہا تونے اے محمد پھر خطاب ملائکہ کو فرمایا کہ ای ملائکہ پایا تمنے اپنے مشکل حل کرنے والے کو دریافت کروانسے جو مشکل پیش

ہے تمکو مسدس

آگے اسرافیل نے یہ عرض کی — کیا ہین کفارات ای برحق نبی
بحث اس مین ہے ہماری ہورہی — آپ کردین فیصلہ اب واجبی

تا قضیہ ختم ہو سب مان لین
آپ جو فرماوین اوس پر بس چلین

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَكَارِهِ وَالْمَشْیُ بِالْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَةِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ حق تبارک و تعالی نے فرمایا سچ کہا تو نے اے محمد مسدس

آگے میکائیل نے پہر یہ کہا — جس سے ہو درجہ بلند اے پیشوا
وہ عمل دیجیے سکہا ہمکو بتا — تا کرین کوشش کہ درجہ ہو بڑا

ہو مخاطب اوس طرف لولی جناب
پہر کیا ارشاد اوسکا یہ جواب

اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءُ السَّلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ یعنے کہانا دینا مساکین کو اور سلام کرنا اور نماز رات مین پڑہنا کہ لوگ سوتے ہون حقتعالے نے فرمایا صَدَقْتَ یَا مُحَمَّدُ مسدس

پہر کہا جبریل نے ای نیک ذات — یہ بتا دیجیے کہ کیا ہین منجیات
کیا عمل ہے جس سی ہوتی ہی نجات — بس خبر دیجیے ہمین والاصفات

یہ کیا ارشاد اوسدم ای امین
مین بتادون تجہکو کار بہترین

خَشْيَةُ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ وَالْعَدْلُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ یعنے ڈرنا اللہ تبارک وتعالی سے پوشیدہ اور ظاہر اور ہالت محتاجی اور تونگری مین میانہ روے اور حالت غضب اور خوشی مین راستی اور درستی پر رہنا اللہ جل جلالہ نے فرمایا سچ کہا تونے اے محمد مسدس

آئے عزرائیل اور پوچھی یہ بات	مین نہین واقف کہ کیا ہین مہلکات
یا حبیب اللہ بتا دیجیے یہ بات	تا ہلاکت سے بچین اے نیکذات

سنکے فرمایا ہلاکت کا سبب
چند باتین ہین بچاوے اونسے رب

شُحٌّ مُّطَاعٌ وَهَوًى مُّتَّبَعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ یعنے بخیلی اطاعت کیگئی جو کچھ اوس پر عمل کرے اور پیروی کرنا خواہش نفس کی یعنے دل کی ایسی باتون مین فرمان برداری کرنا کہ جن باتون کو اللہ تعالے نے منع فرمایا ہے اور اپنے آپ کو اورونسے اچھا سمجھنا یہ باتین ہلاک کرتی ہین آدمی کو حق تعالے نے فرمایا سچ کہا یا محمد منقول ہے کہ ان چار مسئلہ مین چار لاکھ برس سے یہ فرشتے مقرب بحث کرتے تھے اور جواب نہین جانتے تھے شب معراج مین جواب شافی اور کافی اونکو حاصل ہوا اور بحث ختم ہوئی بعض نے لکھا ہے کہ سبب معراج یہی ہے چنانچہ پہلے مذکور ہو چکا ہے منقول ہے کہ جناب سیدہ معصومہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداوندکریم نے شب معراج مین کیا فرمایا۔ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تیری امت کے گناہون پر جو نظر کی یعنے تو بپاس خاطر

تیرے سواے بخشنے اور معاف کرنیکے اور کچھ چارہ نہ دیکھا ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا خداوند کریم نے کہ ای محمد کیا تحفہ لایا میرے واسطے حضرت نے عرض کی کہ دو قبضے ایک مین قصور بندگی امت اور دوسرے مین جفا و معصیت امت فرمایا حق جل و علا نے کہ تقصیرات طاعات امت بخشی مینے اپنی رحمت سے اور جفا و معصیت امت معاف کی تیری شفاعت سے

روایت از ابن عباس در نظم

روایت کرتے ہین یہ ابن عباس
کہ بیٹھا تھا شہ اقدس کے مین پاس
بیان کر حمد حق بیرون ز مقیاس
کہا یہ آپنے یا ایہا الناس

نہین انعام منعم کی نہایت
اداے شکر سے قاصر ہے ہمت

یہ فرمایا مجھے خالق نے او سید م
کہ جو مانگے محمد تجھکو دین ہم
کہا مینے الٰہی بخش اور رکم
بخوبی تجھپہ ظاہر ہے میرا غم

کہا خالق نے تقصیرات امت
رولاتی ہے تجھے ہر دم نہایت

کہا مالک یہ ایسا رنج و غم ہے
نہین ہوتا کسیدم دل سے کم ہے
مجھے ہر دم یہی مالک الم ہے
الٰہی بخشنے گر تیرا کرم ہے

ہوا ارشاد مجھکو اے محمد
نکر دلمین تو اسکا رنج بیحد

شفاعت اونکی تو مجھسے طلب کر
شفاعت تیری اے ساقئ کوثر

قصور انسے فرایض مین ہو اگر
مجھے منظور ہے ہردم سراسر

خطائین کین فرایض مین جو میری
شفاعت سے مین بخشون انکی تیری

قصور انسے جو سنت مین ہوا ہے
تو کردے عفو انکی جو خطا ہے

سراسر جرم یہ تیرا کیا ہے
محمد عفو کا رتبہ بڑا ہے

سفارش سے ہماری انکے عصیان
تو کردے عفو اے محبوب ذیشان

جو نافرمانی ہمنے رب کی کی تھی
خطائین ترک سنت کی ہماری

شفاعت سے وہ رب نے سبکی بخشی
سفارش سے نبی کے عفو کر دی

عجب قسمت کہ حضرت اور داور
کرین کیسا کرم اللہ اکبر

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول کریم علیہ الصلوة والتسلیم نے کہ شب معراج مین حق جل وعلا نے ارشاد کیا کہ اے محمد تیری امت کی آج تجھسے شکایت کرتا ہون کہ مخلوق سے چھپکر گناہ کرتے ہین اور مجھسے نہین شرماتے ظاہر مین دکھانیکو عبادت کرتے ہین جسمین ہمکو کوئی برا نکہی میرا خیال بالکل نہین کرتے لیکن مین اونکا خیال کرتا ہون کہ معاف کرتا ہون اور عیب انکا چھپاتا ہون **روایت ہے** جناب سیدہ معصومہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ فرمایا رسول کریم علیہ الصلوة والتسلیم نے کہ خداوند کریم نے میری

امت کی مجھسے چند شکایتین کین شکایت اول مین ضامن رزق کا ہون اور امت تیری ضمانت پر اعتماد نکر کے طلب رزق مین پریشان ہوتے ہین شکایت دوم بہشت تمہاری اور تمہاری امت کے واسطے بنائی ہے لیکن امت تمہاری بہشت کی خواہش ورغبت نہین کرتی یعنے ایسے عمل بد اور نا فرمانی کرتی ہی کہ بہشت اونکو نصیب نہو تیسری شکایت دوزخ تمہارے دشمنون کے واسطے بنائی ہے امت تیری دوزخ مین جانیکی کوشش کرتی ہے یعنے ایسے فعل بد اور سرکشی ہمارے حکم سے کرتی ہے کہ اون کو دوزخ مین لیجاوے چوتھی شکایت امت تیری چھپکر گناہ کرتی ہے اور مجھسے شرم نہین کرتی اور مخلوق سی شرماتی ہے کہ ہمکو برا نہ کہے اور میرے عذاب سے نہین ڈرتی شکایت پنجم حق تبارک نے فرمایا مین تیری امت سے کل کا عمل نہین طلب کرتا اور یہ بیکل ہو کر کل بلکہ ہفتہ بلکہ برسونکا باوجودیکہ مین اونسے پہلے رزق اونکا پیدا کرچکا ہون کچھہ اعتماد نکر کے طلب کرتے ہین اسی سبب سی برکت اونکے رزق سی اوٹھجاتی ہے شکایت ششم مین روزی انکی سوائے انکے دوسرونکو نہین دیتا یہ عبادت وطاعت میری غیرون کو دیتے ہین یعنے ریا کی عبادت کرتے ہین اور میری عبادت مین غیرون کو شریک کرتے ہین ساتوین شکایت عزت دینے والا مین ہون اور یہ اورونسے عزت مانگتے ہین آٹھوین شکایت نعمت انکو مینے دی ہی اور دیتا ہون یہ شکر اورونکا کرتے ہین اور مجھکو بھول جاتے ہین نوین شکایت یہ نا فرمانی میری کرتے ہین اور جو بیماری یا دکھہ انکو مین دیتا ہون اوسکی شکایت اور گلہہ مخلوق سے کرتے ہین اور مین انکی نا فرمانیکی شکایت

فرشتون سی نہین کرتا - اور ہماری یاد کہہ انکو مین اسواسطے دیتا ہون کہ جو گناہ
انہون نے کئے ہین اون سب سے یہ پاک ہوجاوین یہ شکایت کرکے اور دوجنیہ
بوجہہ گناہونکا سر پر رکھہ لیتے ہین - فرمایا اللہ تبارک و تعالے نے اے محمدؐ
اپنی امت کو میری طرفسے یہ پانچ پیغام بہیجا - پیغام اول اگر تم کسیکو بسبب احسانکے
دوست رکھو تو میرے برابر تمپر کسینے احسان نہین کیا مناسب ہے کہ مجھے دوست
رکھو کہ تمہارے حق مین بہلا ہے پیغام دوم اگر بسبب غضب کے کسی سے ڈر
رکھو تو بہتر یہ ہے کہ مجھسے ڈرو کہ مین حاکم اور مالک سب حاکمونکا ہون اگر میری
حکم کی تابعداری کروگے تو مین تمکو دنیا کی حاکم کے غضب سے بچا سکتا ہون
کہ سب میرے محکوم ہین اور حاکم دنیا تمکو میرے غضب سے نہین بچا سکتا
تیسرا پیغام اگر مراد برآنیکی امید کسی سے رکھو کہ یہ مراد ہماری پوری کریگا تو
لائق یہ ہے کہ میری درگاہ عالی مین امیدوار حصول مراد کے رہو کہ برآرندہ
حاجات مین ہون اور سب میرے محتاج ہین پیغام چوتہا یہ ہے کہ ظلم اور زیادتی
کسی پر نکرو اور مجھسے ڈرو اور دونکے ڈر سے ظلم کرکے شرم نکرو کیونکہ تمسے جفا
کاری آئی ہے اور مجھسے وفاداری پیغام پانچوان یہ ہے کہ اگر مال و جانسے
کسیکی خدمت کرو تو بہتر و مناسب یہ ہے کہ مال میری راہ مین صرف کرو اور جان
میری بارگاہ مین نثار کرو کیونکہ میرا وعدہ خلاف نہین اور طمع اور غرض
سے میری ذات پاک ہے +

نزول رحمت خالق ہو لاتعد لاتحصے	بہروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑہو تم الصلوۃ والسلام	کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیرالانام

جب اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی تمام ہو چکے تو اب یہ سنا چاہیئے فرمایا رسول
کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کہ رات و دن میں پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی اور
چھ مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہوا آپنے بموجب فرمانے موسی علیہ السلام کی امت
کیواسطے تخفیف کا سوال کیا حق تبارک وتعالے نے منظور فرما کر رات دن میں
پانچ وقت نماز اور ایک مہینے روزے رمضان کا حکم دیا اور فرمایا جو پانچ وقت
نماز باوقات مقررہ ادا کرے گا پچاس نماز کا ثواب پاویگا اور ایک مہینے رمضان میں
روزے رکھے کا چھ مہینے کے روزونکا اجر عطا کیا جاویگا پھر حق جل و علی نے
ارشاد کیا کہ اے محمد سبقت لیگئی میری رحمت غضب پر تیری امت کے حق میں
جو فرمان بردار اور مطیع حکم ہیں اونکے واسطے جنت بنائی ہے تو اوسکی سیر
کر اور اپنی امت کو اوسکی لطافت و تازگی اور نزہت و آراستگی سے خبر دے
آپ بموجب حکم احکم الحاکمین و خالق آسمان و زمین سیر بہشت عنبر سرشت
کو تشریف لے گئے آپ اوسکی تازگی و فضا اور تیاری خوش وضع اور عمارات
عالیشان و نعماے بے پایان ملاحظہ فرما کر شکر منعم حقیقی بارگاہ عالی میں
حاضر ہو کر بجا لائے اور سجدہ شکر ادا کیا پھر ارشاد ہوا کہ جو مقام تیرے دشمنونکے
واسطے بنایا ہے اوسکی بھی سیر کرو پھر آپ ہمراہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے
سیر دوزخ کے واسطے تشریف لے گئے حضرت جبرئیل مالک کے پاس جو دارغہ
دوزخ کا ہے لیگئے مالک نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے قدم مبارک کو
نیچے دیکھئے آپ فرماتے ہیں کہ مینے زیر قدم نگاہ کی ساتون آسمان شق ہوئے
زمین نظر آئی بیت المقدس معلوم ہوا پھر ایک فرشتہ دیکھا مینے درمیان آسمان

و زمین کے شعلۂ آتشین اوسکی ناک سے نکلتے تھے انگارے آگ کے ہاتھون مین
اوچھالتا تھا مالک نے کہا اے جبرائیل جو تیرے ساتھ مین ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو دکہا حضرت جبرئیل نے کہا اے مالک اسکو حکم دے کہ دروازہ دوزخ کا
کہولدے مالک نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نظر کیجیے بیٹہنے دیکہا کہ زمین
اول شگافتہ ہوئی اور بہت خلقت ہر جنس کی جو اوس طبقے مین تہی نظر آئی
پہر دوسری زمین پہٹی پہر تیسری زمین اوسمین سلاسل اور اغلال اہل
جہنم کے نظر آئے پہر چوتہی زمین شق ہوئی اوسمین اون پتہرونکے پہاڑ
دیکہے جنکو مشرک لوگ پوجتے ہین اور وہ بمصداق وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
کے سب دوزخ مین ڈالے جاوینگے معہ پوجنے والون کے پہر پانچوین زمین
شگافتہ ہوئی اوسمین سانپ اور بچہو جہنم کے تہے پہر چہٹی زمین شق ہوئی نام
اوسکا سجین ہے اوسمین دفتر اور نامۂ اعمال اہل دوزخکے دیکہے جو بروز
قیامت اون کو دکہائے جاوینگے پہر ساتوین زمین پہٹی نام اوسکا عجبناک
اوس مین دریائے آتشین دیکہی پہر مالک نے کہا آپکو دوزخ دیکہنے کی تاب
نہوگی آپنے فرمایا جسقدر دیکہہ سکون اوسقدر کہول مالک نے سوئی کے ناکہ
کے برابر درِ دوزخ کہولا آگ دوزخ کی ظاہر ہوئی نہایت سیاہ سات دروازے
دوزخ کے نظر آئے بعض بالا بعض پست ایک دروازے سے دوسرے دروازہ
تک پانسو برس کی راہ پہلے دروازے پر لکہا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ
عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ دوسرے پر وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ تیسرے پر وَيْلٌ
لِّلْمُكَذِّبِينَ چوتہے پر وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ پانچوین پر وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ چہٹے پر

پر فویل للقاسیة قلوبھم من ذکر اللہ ساتوین پر فویل للذین یکتبون الکتٰب بایدیھم اور دوزخ کے ساتھ طبقے ہین ہر نسبت پہلے طبقے کے از طبقات ہین عذاب سخت اور شدید ہے طبقہ اول ہین کہ نسبت دوسرے طبقات کی عذاب کم ہے ستر ہزار پہاڑ آگ کے ہر پہاڑ مین ستر ہزار جنگل نار کے ہر جنگل مین ستر ہزار غار آتشین ہر غار مین ستر ہزار مکان شعلہ ناک ہر مکان مین ستر ہزار سراے شرر انگیز ہر سرا مین ستر ہزار خانۂ اخگر بیز ہر خانہ مین ستر ہزار صندوق آتشین ہر صندوق مین ستر ستر ہزار طرح کا عذاب تھا آپ فرماتے ہین کہ مین نے مالک سے دریافت کیا کہ یہ طبقۂ نار کس کیواسطے ہے مالک نے شرم سے سر جھکا لیا کچھ جواب ندیا مین نے پھر پوچھا جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ مالک اسکے اظہار مین حضور سے شرم کرتا ہی آپ نے مالک سے فرمایا کہ بیان کر شاید اسکا آج کچھ تدارک ممکن ہو مالک نے کہا یا رسول اللہ یہ طبقۂ نار یہ حضور کی امت گنہکار کیواسطے ہے جنھون اپنی امت کو کثرت گناہ سے منع فرماوین والا مجھکو طاقت تخفیف عذاب نہوگی اور حضور بھی شرمندہ ہونگا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سر مقدس سے عمامہ مبارک جدا کرکے دست دعا بدرگاہ حق جل وعلا دراز کرکے نجات امت گنہگار و مغفرت غلامان خطا کار کے بہزار منت وزاری وگریہ واشکباری طلبگار ہوئی اور جبرئیل امین وملائکہ مقربین آپکے ساتھ دعا مین شریک ہوے خطاب مرحمت مآب جناب واہب العطیات سے صادر ہوا کہ حبیب میرے عزت وحرمت تیری میرے نزدیک بہت ہی اور درخواست تیری منظور خوش دل رہو کہ مین تجھکو راضی کرونگا اور مراد تیری برلاؤنگا تونے آج میری خدمت مین اسقدر

کوشش و مجاہدہ کیا کہ جو حق اوسکا تھا اور یہ فرمایا طٰہٰ مَا اَنزَلنَا عَلَیکَ
القُرآنَ لِتَشقٰی ترجمہ نہین اوتارا ہمنے اوپر تیرے قرآن اسلیئے کہ تو رنج
کھیچے اور بروز قیامت تیری شفاعت سے اسقدر گنہگار و خطاکار بخشونگا
کہ تو راضی ہوگا وَلَسَوفَ یُعطِیکَ رَبُّکَ فَتَرضٰی اور البتہ دیگا تجھکو
پروردگار تیرا ایس تو راضی ہوگا جب آپکی دعا نے درجہ قبولیت اور درخواست
نے مرتبہ اجابت پایا اور ہر صورت سے اطمینان حاصل ہوا تب خلعت خصوصیت
عنایت ہوا آپ خزائن برکات اور مراحم تحیات سے مالامال اور دولت
بے زوال فضل ذوالجلال سے خورم و خوشحال ہوکر دولت سرای اقبال
مین تشریف لائے زنجیر حجرہ ہلتی تھی بستر استراحت گرم تھا صبح کو آپنے حال
معراج بیان فرمایا جناب صدیق اکبر عاشق محبوب داور کے سنتے ہی فوراً کلمہ
صدقت یارسول اللہ زبان پر آیا اس صلہ مین خطاب صدیق اکبرؓ کا پایا
عتبہ نے کذبت کہا وہ زندیق مشہور ہوا الحمد للہ والمنہ کہ نسخہ متبرکہ مولود سعادت
آمود الموسوم بسفینۃ الحسنات در ذکر سرور کائنات بتاریخ دوم
رجب المرجب ۱۳۰۵ھ ہجری بروز دوشنبہ اختتام کو پہونچا التماس بخدمت
بابرکت ناظرین باانصاف و شایقین بے اعتساف کے مؤلف حقیر پر تقصیر
محتاج بارگاہ الہ فقیر عبداللہ مفوض الخدمت قضا رئیہ نسی اندور کیجانب
سے یہ ہیکہ فقیر محض ناقابل و بے استعداد ہی اگر کسی جا خطا یا نقص ملاحظہ فرماویں
بنظر کرم اخلاق و عنایت و اشفاق نشانہ تیر ملامت نفرماکر بزیور اصلاح مزین
و مزین کرکے داخل حسنات ہووین کیونکہ انسان ضعیف البنیان بمقتضاے

الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کے خطا و سہو سے خالی نہین

مثنوی مناجات بدرگاہ واہب العطیات و قصاید بحضور سرور کائنات

مناجات

مدینہ منور کو لیجل خدا
کہ مدت سے مشتاق ہی دل مرا

ہے مدت سے دل مین یہی آرزو
کہ دیکھون وہ روضے کی جا کر فضا

الٰہی عطا کر وہ انکھون کو نور
کہ دیکھون مین دیدار خیر الوری

کثافت سے دل کو میرے پاک کر
کدورت سے سینہ ہو بالکل صفا

الٰہی زمین دل کی عرفان سے ہو
تجلی چو آئینہ حق نما

محبت کا تخم اوسمین دی پھر تو ڈال
اور اسکو سدا آب رحمت پلا

تیری فیض باری سے یارب وہ تخم
کرے اوس زمین سے وہ نشوونما

ہواے حقیقت سے بالیدگی
ہو اوسکو زراہ عنایت عطا

لگین شاخ و برگ اوسمین پھر حلم کے
شگفتہ ہون گلہاے صبر و رضا

سموم ذمایم سے پیوند نفس کے
وہ محفوظ ہر دم رہے کبریا

رہے صرصر خود پسندی سے دور
نہ نخوت کا پہونچادے صدمہ ہوا

گرے اوسپہ ہرگز نہ برق حسد دل
نہ رعد ریا اوسکو دیوے جلا

رہے برف غیظ و غضب سے بھی دور
نہ پالا کرے معصیت کا فنا

بچا دست تلبیس ابلیس سے
حفاظت مین تیرے رہے وہ سدا

کجے ضلالت سے بھی وہ بری
رہے راستے مین چو راہ ہدے

جب اس فیض و رحمت سے ہو پرورش	لگے پہر ثمر اوس مین دیدار کا
الٰہی طفیل اپنے محبوب کے	مجھے دست قدرت سے وہ پہل کہلا
مزہ اوسکا لیتا رہون دمبدم	کبھی رنگ و بو پہ ہون اوسکی فدا
کبھی دیکھ اوسکو مین ہوجاؤن مست	پہرون مثل دیوانون کے جابجا
کبھی سونگنے سے ہون شوریدہ حال	رہے جسم و جان کے نہ پروا ذرا
یہ مشرق یہ مغرب جنوب و شمال	یہ ارض و قمر نجم و مہر و سما
یہ جنت یہ دوزخ ثواب و عذاب	یہ بعثت یہ محشر یہ روز جزا
غرض میرے دل سے یہ سارے مقام	الٰہی بجز اپنے دے سب بہلا
جدہر دیکھون آئے توہی بس نظر	جدہر جاؤن ہو توہی قبلہ نما
مقامات جبروت و لاہوت سے	گذر کر ہون ملحق بوحدت سرا
تصدق سے اوس شاہ لولاک کے	ہو مقبول حافظ کی یارب دعا
یہ سنکر کے آمین کہو مومنون	خدا تمکو نیکی کی دیوے جزا

مناجات

الٰہی کاسہ امید بہر دے	دوئی کے قید سے آزاد کر دے
نہال آرزو کو بارور دے	دعا کو میرے اے خالق اثر دے

محبت ماسوا کی میرے دل سے
بہلا کر تو محبت اپنی دیدے

یہی ہے آرزو مولے میری اب	کہ جاؤن بھول جز تیرے مین اور سب

رہوں کرتا میں ہر دم ورد یا رب تیرے ہی نام پہ کہو لوں سدا لب

میں اوٹھتے بیٹھتے تیرا ہی لوں نام
ہو سوتے جاگتے تجھسے ہی بس کام

تو اپنے فضل سے رہ پر لگادے جو راہ نیک ہے وہ ہی دکہادے
مزہ الفت کا اپنے کچھ چکہادے طریق معرفت مجھکو سکہادے

الٰہی بحر عرفاں کا شناور
بفضل خویش کردے مجھکو داور

رہے ہر دم مجھے حاصل حضوری نہ آوے جز تیرے مجھکو صبوری
الٰہی آرزو کر دے یہ پوری نہ ہو یکلحظہ مجھکو تجھسے دوری

رہوں دن رات تیرا دم میں بھرتا
پہروں ہر دم میں اللہ اللہ کرتا

شراب عشق سے مستانہ کردے خم دل کو مے عرفاں سے بھردے
مجھے اسرار مخفی کی خبر دے میں دیکھوں جس سے تجھکو وہ نظر دے

حجاب دوری و کثرت اوٹھادے
الٰہی پردہ وحدت دکہادے

یہ نقش حب دنیا اور اموال الٰہی دل سے میرے سب مٹاڈال
یہ اوصاف ذمیمہ اور ارذال چہوڑا کر مجھسے کروے نیک افعال

رہوں راضی سدا تیری رضا پر
رہ تسلیم اے مالک عطا کر

میں ایسی زندگی سے تنگ آکر — دعا کرتا ہوں یہ مالک کے در پر
حیات جاودان مجھکو عطا کر — الٰہی سب میری مشکل کو حل کر

رگ و پے میں میری ہو تو ہی ساری
رہے ہر دم زبان پر ذکر جاری

بھلا دے دل سے میرے ماسوا کو — بجھا دے آتش حرص و ہوا کو
مٹا دے لوح سے حرف خطا کو — الٰہی سن لے حافظ کی دعا کو

مجھے دنیا سے باایمان اوٹھالے
مجھو نمین مجھے اپنے بلالے

مناجات

الٰہی جو مخلوق پیدا ہوئے — تیرے حکم سے سب ہویدا ہوئے
وحوش و طیور و چرند و پرند — بہائم دواب و گزند و درند
زمین و جبال و بحور و شجر — سما و شموس و نجوم و قمر
غرض دونون عالم مین جو کچھ ہوا — اوسی تونے قدرت سے پیدا کیا
ولیکن خلافت کا خلعت عطا — کیا تونے انسان ہی کو کبریا
الٰہی بڑا ہم پہ احسان ہے — کہ پیدا کیا ہمکو انسان ہے
نہوتا اگر فضل تیرا کریم — تو کب پاتے عزت یہ ہم ای رحیم
شرف ہمکو بخشا پھر انسا نمین — پھنسایا نہین کفر و طغیان نہین
گروہ مخالف سے ہمکو بچا — رہ راست پر تونے ہمکو رکھا

کرین شکر کیونکر ادا اسکا ہم
کیا تونے جو کچھ کہ ہمپر کرم

کرم پہ کرم اور شرف یہ دیا
کہ امت مین خیر الوری کے کیا

امم مین ہی پہر ہین بہتر فریق
ہوی بحر طغیان مین وہ سب غریق

رہِ راست صدق وصفا وسنن
رہِ فضل و اکرام سے ذو المنن

ہمین تونے بخشی وہ راہ لطیف
کیا سب شریفون کا ہمکو شریف

ترا شکر کیونکر ہو خالق بیان
مین لاؤن کہانسے زبان و دہان

الہی جو عزت ہمین تونے دی
سراسر نظر لطف کی ہمپہ کی

اگر تو نہ دیتا شرافت ہمین
تو کیا زور تجہپہ تہا ثابت ہمین

وے جو دیا تونے خود ہی دیا
زراہ عنایت میری کبریا

نہو ہمسے یارب کبہی یہ جدا
یہ نعمت جو کی تونے ہمکو عطا

ترقی اسے دی بحد کمال
نہ آوے کبہی اسمین مالک زوال

ہے جگا وہ اہل کرم کا شعار
تلین چیز بخشیدہ وہ زینہار

حیات و ممات و قبور و قیام
ہون آسان ہمپر یہ مشکل مقام

طفیلِ حضورِ شہ دوسرا
ہو مقبول حافظ کی یارب دعا

اشعار نعتیہ کہ بوقت قیام میخوانند

تولد ہوئے آج برحق نبی
صفت جنکی توریت مین حقنے کی

ہوئے آج پیدا وہ شاہ زمن
سنا تہا کسینے نہ دیکھا کبہی

خدا نے کیا جا بجا اونکا ذکر
ثنا گو ہمیشہ رہے ہین سبھی

کرین کو ہزارون طرح سے رقم
صفت اونکی جائے نہ ہرگز لکھی

سجائین فرشتون نے بھی نوبتین
نہ صرف اہل دنیا نے کی یہ خوشی

ہوا کعبہ مین آپ کا جب نزول
اوسی قبلہ ہونے کی عزت ملی

ملے باغ دین کو سر نو بہار
جو شہ پر مردہ ڈالی تھی پہولی پہلی

رہ کفر ظاہر ضلالت عیان
وہ سب مٹگئین رسمہائے شقی

جو تہا رسم عالم مین بد کا شیوع
اوسے بند کر رہ سکہائی بہلی

جو لے نام اقدس کو مانگے دعا
خدا اُسکو دیدے مراد دلی

لکھی تو نے حافظ جو نعت نبی
خدا نے جو چاہا تو بگڑی بنی

غزل

حبیب خدا یا رسول خدا
غلامون کو دیدار دیجئے دکھا

میری التجا یہ ہو بصد قبول
مجھے باب عالی پہ لیجئے بلا

شہا تاب فرقت نہ دل کو رہی
غلامون مین اب اپنے لیجئے بلا

غبار کف پائے اقدس حضور
میرے دیدۂ دل مین دیجئے لگا

تمہین چھوڑ جائین کدہر ہم غریب
ہمین کون پوچھے تمہارے سوا

اے تاج الاطبائے زخم دلی
شفا پائے کامل وہ دیجئے دوا

جو رونق فزا آپ اسجا ہوی
کیا حق نے حق مین ہمارے بھلا

مین منت سے با صد چومون قدم
جو پہونچا دے پیغام میرا صبا

نکل جائے دل سے یہ خار الم
دخولِ جنان کی ہے خواہش اگر
اوتر جائے عصیانکا فوراً بخار
جو کلب مدینے کا رتبہ ملے

جو ہو جائے اوس سمت جانا میرا
تو سیر مدینہ کی مانگو دعا
جو کھائے مدینے کی آب وہوا
تو ہر دم کرون شکر قسمت ادا

اگر شام فرقت ہو صبح وصال
تو بر آئے حافظ دلی مدعا

غزل

بہلا دل سے سبکو جو ہے ماسوا
تو کر لے اوڑے میری خاک اے صبا
گنا ہون نہ میرے سمجھئے خیال
خطائین ہون اب میری بد معاف
گذارش یہ فدوی کی ہو التفات
طلب مین تغافل نہین چاہئے
گیا وقت پھر ہاتھہ آتا نہین
گذارے جو غفلت مین تو زندگی
مے شوق پیکر کے تو مست ہو

کہ حاصل ہو تجھکو مقام بقا
کرے دو جہا نمین تیرا حق بہلا
نظر فضل پر اپنی رکھیئے شہا
مین اپنی کئے کی سزا پا چکا
ہے دیرینہ سایل در فیض کا
کہ ہے باب فضل وکرم کا کھلا
غنیمت ہے غافل یہ دور بقا
بجز حیف پھر ہاتھہ آتا ہی کیا
اوٹھا کر صراحی کو دی منہہ لگا

مین طالب ہون جسکا وہ مجھکو ملے
نہ مایوس حافظ کو در سے پھرا

غزل

یہی دین و ایمان ہی حضرت ہمارا
یہان اور وہان ہی او نہیکا سہارا

پہرا اونکے در سے ہوا وہ لئیم
پہرے خوار عقبے مین لعنت کا مارا

نبیون نے پایا کہان یہ عروج
سوا اونکے ہے کون حقکا پیارا

پڑا شور عالم مین کیسا کہ جس دم
بجا چوب احمد سے دین کا نقارا

تمامی خدائی ہوئی ملتجی
عجب عالی رتبہ ہی واللہ تمہارا

جو ملجای رہنے کو وان تہوڑی جاگے
تو ہو جای اپنا بہی حضرت گزارا

دعا مانگو لے نام ہوئیون قبول
اوٹہا تیر گویا نشانے یہ مارا

در شاہ پہ بہیک چل کر تو مانگو
عجب نیست گر شہ نوازد گدارا

نہ ہو رنج و محنت سے حافظ تو غمگین
کوئی دم مین قسمت کا چمکیگا تارا

غزل

امت کی خطا عفو کرائینگے پیمبر
جنت کی طرف ہمکو بلائینگے پیمبر

تکلیف سے محشر کے بچائینگے پیمبر
دامن کے تلے ہمکو بیٹہائینگے پیمبر

ہمکو تو ذرا خوف نہین تشنہ لبیکا
پانی ہمین کوثر کا پلائینگے پیمبر

امید قوی ہمکو عنایت سی ہی یا اللہ
دیدار ہمین حقکا دکہائینگے پیمبر

الطاف و عنایت سے جرائم کی بدلمین
انعام ہمین حقسے دلائینگے پیمبر

حافظ جو لکہے نعت تو شفقت کی نظر سے
مژدہ تجہے بخشش کا سنائینگے پیمبر

غزل

مصور نے نئی صنعت سی یہ صورت بنائی ہی
کہین ممکن کہین واجب عجب قدرت دکھائی ہے

نہ تاب صبر ہے یارب نہ اوس در تک رسائی ہی
دل مضطر نے فرقت مین عجب آفت اوٹھائی ہی

تجلی گاہ یزدان ہی شبیہ احمدی جب تو
کوئی عاشق کوئی مفتون غرض شیدا خدائی ہی

یہ مشت خاک عاجز کو تیرے کوچہ سی باد تند
غریب و ناتوان پاکر اوڑاتی ہے دہائی ہے

نہ اوٹھونگا کبھی دولت سرا کی باب عالی سی
تیرے افضال کی پینے خبر تحقیق پائی ہے

یہی ہی آرزو دل کی رہے ہر دم غلامی مین
سوا اسکے تمنا کچھہ نہین میری الٰہی ہے

مخالف گو ہوا ہے پر توکل پر نگہبان کے
یہ بحر عشق مین پینے بھی اب کشتی چلائی ہی

توقع ہو کہ خاطر خواہ ہوگا حکم اب نافذ
حضور شاہ مین پینے بھی اب عرضی سنائی ہی

نکیون افسوس ہو عمر تلف کردہ کا اب ہمکو
یہ سلک بی بہا غفلت مین کیا ہمنے گمائی ہی

پڑا ہی کس مشقت مین غریب نا امید مسکین
کہین واعظ نے جنت کی اوسے رغبت دلائی ہی

کیا برباد پونجی کو خیال خام مین حافظ
لکھا کچھہ نعت حضرت نے یہی کچھہ کمائی ہی

غزل

بلند ہی کسقدر شان مدینہ
یہ بام نہ فلک ہے جسکا زینہ

بنا آرام گہہ ہے جس زمین پر
وہ ہے انگشت قدرت کا نگینہ

تجلی گاہ حق ہے وہ سراسر
ہے گنج معرفت کا وہ دفینہ

روان کی نوح نے طوفان مین کشتی
یہ ہے دریائے رحمت کا سفینہ

خواص بارگاہ حق وہی ہین
جنہین آتا ہے زیارت کا قرینہ

نہین ہے داغ عشق احمدی جسمین
بھرا ہے نقد ایمان سے خزینہ

جو خاک پای اقدس مجھکو لادی — مین دیدون اوسکو تابوت سکینہ

ہو دونرخ زندگی دنیا مین اونکی — جو رکہتے ہین حبیب حق سی کینہ

ادب کے باب مین کرتا ہے حجت — نہین شرماتا مالک سے کمینہ

ہو سیری اوسکو حاصل دو جہانکی — ملے وان کی جسے نان شبینہ

غبار پاک یثرب سے اٹھی
منور کردے حافظ کا تو سینہ

غزل

جو کہتا ہی کوئی ہمتو مدینہ پاک جاتے ہین — تو کیا کیا پیچ وخم دلمین ہم اپنے ہائی کہاتے ہین

دراقدس کی محرومی مجھے کیا کیا ستاتی ہے — الٰہی کب سنونگا یہ کہ چل تجھکو بلاتے ہین

رہی خواہش نہ دلکو آب کوثر اور زمزم کی — سنا جبسے کہ آب غسل تربت وان پلاتے ہین

بلا لیجیے بہلا ابتو کہ فرقت مین دل و دیدہ — بشوق آستان بوسی مجھے بیحد ستاتے ہین

الٰہی کب تلک صدمے جدائی کے سہون ابتو — یہ شعلے نار فرقت کی مجھے ہر دم جلاتے ہین

جو زائر روضۂ اطہر کی زیارت کرکے پہرتے ہین — ملایک آسمان سے اونکی زیارت کرنے آتے ہین

بہلا کیا فخر ای عیسے تمہین مردہ جلانے پر — غلامان محمدؐ ایکدم مین سو جلاتے ہین

عجب دریای رحمت بارگاہ فیض احمدؐ ہی — جو نا امید جاتے ہین وہ با امید آتے ہین

جنہین عشق و محبت ذات اقدس سی نہین حافظ
متاع عمر اپنی مفت وہ نادان گماتے ہین

غزل

کہون کیونکہ مدینہ کو کہ مثل عرش اعلی ہی — میرے مولے کا مسکن عالم بالا سی بالا ہی

حسینان جہان مین حسن یوسف گو کہ بہتر ہے / مگر عالم میری محبوب کا سب سی نرالا ہے
بھلا ظلمت سے مرقد کی مجھے کیا خوف ای ناصح / چراغ عشق احمد سے میرے گھر مین اوجالا ہے
رکھوں مرہم مین کیونکر ای طبیب مہربان تو / بھولا عشق کا مینے پلا کر خون پالا ہے
الٰہی کر عطا مجھکو وہ دولت فضل سی اپنی / کہ جسکا عشق دل مین میری تو نے آپ ڈالا ہے
رسائی کب میسر ہو بھلا منکر کو یثرب مین / سراسر دل تو اس مفسد کا گستاخی سی کالا ہے
وہ ایسا بحر رحمت ہی کہ جسکے فیض کے آگے / سمندر جسکو کہتے ہین وہ ادنی ایک نالا ہی
بلا خوف و خطر سیدہا گیا ہی باغ جنت کو / ہماری واسطے جو آپنے رستہ نکالا ہے

یہ زہد خشک ای حافظ عجب اک مرض مہلک ہی
یہ افواج ضلالت مین نہایت بدر سالہ ہی

مناقب غوثیہ

ہوا منظور خالق کو کرے خلقت کی مہمانی / تو بھیجا غوث اعظم کو عطا کر رزق روحانی
کیا سامان ضیافت کا چڑہائی دیگ عرفانکی / پکارا اذن دعوت کا بموجب حکم ربانی
مصالحہ دی شریعت کا جلائی آگ الفت کی / نمک دیکر طریقت کا محبت کا پلا پانی
غذای معرفت رکھی حقیقت کے ظروف نیز / بچھا کر خوان نعمت کا کھلایا کھانا حقانی
جو بھوکے ہین محبت کی وہ پاتے ہین اوسی در سے / ابھی تک فضل بیحد سی وہ نعمتہای الوانی
شرارت شرک کی کھودی ضلالت کفر کی میٹی / گھٹی کفار و مشرک کی شرارت اور طغیانی
ہوا دین رسول اللہ زندہ اونکی برکت سی / لقب پایا رسالت سے محی الدین جیلانی
نفوس قدسیہ سے اونکے پاتا ہی شرف عالم / موافق اور مخالف اونکے کرتے ہین ثناخوانی

خصایل پائی مصطفوی شمایل پائی مرتضوی — خطاب آیا جناب حق سے ای محبوب سبحانی

سرور سینۂ حسنین و نور دیدۂ عابد — جناب فاطمہ بنت رسول اللہ کی جانی

صداقت پائی صدیقی عدالت پائی فاروقی — سخاوت پائی مرتضوی حیا و حلم عثمانی

مصیبت میں کہی یا شیخ عبد القادر شیاً — بدل جاوی او سیدم وہ مصیبت سے بشادانی

کرون جاروب مژگانسے اگر مقسوم یاور ہو — وہ باب فیض و بخشش کی کبھی پاون جو دربانی

در اقدس پہ سایل ہون توجہ کیجیے خادم پر — اگر ملجای کچھ در سے تو مٹ جاوے پریشانی

مجھے ظل کرامت سے شہا محروم مت کہنا — مدد کر کے میری ایشاہ کیجیے دور حیرانی

یہی ہے آرزو دل کی تیرے افضال سے شاہا — کہ ہون کونین کے پورے میرے آمال و امانی

تمنا ہی یہ حافظ کی تمہاری خوان نعمت سی
ملے پس خوردہ نعمت معہ تکمیل ایمانی

قصیدۂ نعتیہ

ایماہ آسمان نبوت و سروری — وے آفتاب برج محبت و دلبری

باران لطف اپنی سے ایشاہ ذو الکرم — کھیتی امید عاصی کی کر دیجیے ہری

تمسا جہان میں دوسرا عالی ہمم کہان — کسکی مجال یہ کہ کرے تمسے ہمسری

سرخیل انبیا و اولوالعزم آپ ہین — حقنے کلاہ فرق پہ اعزاز کی دہری

پاتے کبھی نہ خضر رہ چشمۂ حیات — کرتے اگر نہ اونکی تم ایشاہ رہبری

پاتے نجات نوح نہ طوفانسے کبھی — کرتے نہ اونکی کشتیکی گر آپ یاوری

کی چشم التفات جو حال خلیل پر — خالق نے کر دیا اونہین اوس نار سے بری

پاتی نہ راہ نیل مین حضرت کلیم بھی
کرتے جو اونکی آپ نہ اوسوقت یاوری

دیکھی جو شان فخر دو عالم تو سب ملک
کہنے لگے ادب سے کہ اللہ ری جوہری

کیا لکھے کوئی وصف شہ بینظیر کا
ہے اسجگہہ پہ گنگ زبان سخنوری

غالب کیا خدا نے علی کل غالب
کس شان کی نبی ہو تم اللہ اکبری

پائی نہ انتہا تری دریائے شرف کی
ہر چند غوطہ زن رہے طوسی و عنصری

لکھا گیا نہ شمہ تیرے وصف کا شہا
ہر چند کی جہان نے تری مدح گستری

اے سرور دو عالم و سلطان جن و انس
لللہ حال زار من خستہ بنگری

کب تک رہون غریق چہ جرم و معصیت
کب تک کرونگا بحر گنہ مین شناوری

کیجئے شراب وصل سے مخمور خستہ کو
شاہا بلطف بندہ نوازی و سروری

مدت سی تیرے لطف کا امیدوار ہون
وقت مدد ہے اور دم رحم گستری

خادم ہون دلسے شاہ کے اصحاب و آل کا
صدیق و باحیا و فاروق و حیدری

ہوگی نجات غم سے دو عالم کی حافظا
رکھو ورد تا حیات ثنائے پیمبری

قصیدہ

شور ہے یارب جہان مین کسکی آمد کا بپا
شوق مین نکلی ہے منہہ سے کسکے ہر دم مرحبا

نافہائی مشک فردوس برین لیکہ صبا
ہر گلی کوچہ مین عالم کے بھرے ہے جابجا

وجد مین آکر فلک کرتا ہے ہر دم یہ ندا
گر زمین ہوتا تو ملتا آج مجھکو مرتبا

طائر بستان عالم کی زبان پر وجد مین
کسلئے جاری ہے ہر دم نغمۂ صل علی

شانِ والا مین محبت اور نیاز و پیار سی
سلموا کہتا ہی اور صلوا کہے رب علا

شیفتہ ہین کسکے تصدق ہوتی ہین ہر رات دن
آفتاب پر شعاع اور ماہتاب پر ضیا

اہتمام خسروانہ کرکے کہتے ہین ملک
جمع ہون سب انبیا اب وقت دربار آگیا

ہوگئی بنیاد قایم قصرِ دین پاک کی
کفر اور الحاد کا برباد نقشہ ہوگیا

ظلمت کفر و ضلالت ہوگئی عالم سی دو
تن گیا ساری جہان مین شامیانہ نور کا

تاکہ دہجاوے غبارِ شرک اور طغیان کفر
ابر دین چہرکاؤ رحمت خلق پر کرنے لگا

واسطے جنکے خدانے یہ زمین و آسمان
اور جو کچھہ انمین ہی وہ سب کا سب پیدا کیا

آج وہ عازم ہین سیر گلشن ایجاد ہین
نام جنکا حق نے رکہا شہ محمد مصطفے

کسلیے بیٹھے ہو چپکے سب پڑھو ملکر درود
ہر گل و غنچے کے منہہ سے آرہی ہے یہ صدا

ہو صلوٰۃِ بیعد و بیشمار و بیحساب
اونکی روحِ پاک و اقدس پر ہمیشہ اے خدا

ہی یہی وقتِ اجابت حافظا سرکار سی
مانگ لے مدت سے دلمین ہی جو تیری مدعا

ای رسول جن و انسان ای حبیب کبریا
آپ ہین سلطان عالم اور مین مسکین گدا

میری خواہش اور ارادہ آپ پر ہی مبرہن
ہے حصول مدعا کی مجھکو تمسے التجا

آپکے در سے بہرا سایل نہین مایوس ہو
جسنے جو مانگا اوسے سرکار سی فوراً ملا

دور ہو دل سے خیال ماسوا اور حب جاہ
دلمین ہو حب خدا اور لب پہ ہو یا مصطفے

زندگی اور مرتے دم اور قبر و حشر و نشر مین
ہو ترا دستِ کرم سر پر ہماری دایما

کر دعا مقبول حافظ کی الٰہی فضل سی
از برای آل و اصحاب رسول دوسرا

تمت

اغلاط وصحت نامہ نظم کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۹	نزول رحمت خالق ہو لاتعد ولاتحصی	نزول رحمت حق لاتعد ولاتحصی
ایضًا	۸	مُرض	درد
۱۲	۱۰	کر گئے خدمت کا حق اپنے سر سے وہ ادا	کر گئے خدمت کا حق وہ اپنے سر سے سب ادا
۱۴	۱۱	سجدہ نہ کیا حضرت ادم کو	سجدہ کیا نہ حضرت آدم کو
۱۸	۱۱	یہ تو مارا جائیگا منہ پہ تیرے	یہ تو منہ پہ تیرے مارا جائیگا + سر پہ تیرے سخت آفت لائیگا
۲۱	۴	لازم ہے ہمیں شکر کریں اور اطاعت منظور نظر حق ہوئے ہم جنکے بدولت	لازم ہے ہمیں شکر کریں اور اطاعت منظور خدا ہو گئے ہم جنکے بدولت
۲۳	۹	رنگ بدلا	نظر آیا
ایضًا	۱۳	آمد کی تیاری ہے	اب آنے کی باری ہے
۲۶	۱	ندا اٹھی بلند ہر مقامات سے	ندا آتی تھی سب مقامات سے
۲۸	۸	اور فرشتے جن اور انسان تمام	اور فرشتے جن وانسان سب مدام
ایضًا	۱۵	درد مرض معصیت کا زور ہے	معصیت کے اب مرض کا دور ہے
۳۵	۹	ہر سو ہے بلند	شور ہر سو سے ہوا
۴۰	۱۰	شب معراج کی اب ہے تیاری	شب معراج ہوا کر سواری
۴۳	۹	چاہتا ہے ہر اک یہی کہ میں جاؤں کسیطور	ہر ایک کی خواہش تھی کہ میں جاؤں کسیطور
۷۹	۱۱	اے شفیع المذنبین اے رحمۃ للعالمین	اے رحمۃ للعالمین وائے شفیع المذنبین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۱	۱۲	بلند ہے کسقدر شانِ مدینہ یہہ بام نہ فلک ہی جسکا زینہ	خدا کی شان ہے شانِ مدینہ کہ بام نہ فلک ہے جس کا زینہ
۱۰۲	۱۱	ملایک آسمان سے اونکی زیارت کرنے آتے ہین	زیارت کو ملایک آسمان سے اونکی آتے ہین

اغلاط وصحت نامۂ نثر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۳	ہزار	بزار
۹	۱۱	خداوند	خاوند
۱۰	۲	سوم	رسوم
۱۵	۱۹	سامتی	سلامتی
۳۶	۹	جبریل نے	جبریل کی
۳۶	۱۰	الی آخرہ سورتک	الی آخر سورہ
۵۳	۷	اور	اگر
۵۷	۱۳	سبز مرد	سبز زمرد
۸۱	۲	آوازیکا	آوازکا
۸۷	۳	ضمانت پر اعتماد	ضمانت پر میری اعتماد

قطعہ تاریخ من تصنیف مولانا عبد الحکیم صاحب عاصم تخلص

چو قاضی عبد اللہ باصفا
رقم کرد میلاد خیر الوریٰ
مرا شد طلب سال ہجری آن
کہ چون مایۂ دین و دنیا بود
فضیلت بہ حافظ خوش ادا
کہ می باشد از وے فروغ ہدیٰ
چنین داد ہاتف ز گردون ندا
بگو بہر سالش فروغ ہدیٰ
۱۳۰۵

قطعہ تاریخ من تصنیف مولوی و حکیم محبوب علی شاہ صاحب المتخلص باصغری نظامی الفخری

قاضی دین حافظ عبد اللہ
کرد تالیف مولد حضرت
ذکر نور نبی ست نور افشان
چون بجستیم سال تصنیفش
اصغری گفت از سر انوار
صاحب فضل و صاحب برکات
از روایات صادق الآیات
بر نبی صد صلوٰۃ و تسلیمات
تا بماند بصفحہ نقش ثبات
جلوۂ حق سفینۃ الحسنات
۱۳۰

دیگر

جناب حافظ عبد اللہ محب خاص حضرت نے
جو چاہا اصغری نے سال اس تصنیف کا کہنا
عجب لکھا ہی یہ مولد جزاک اللہ جزاک اللہ
تو بولا ہاتف غیبی زہی ذکر رسول اللہ
۱۳۰۴